COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نیا مکتبہ اقرا

عنبر، ناگ، ماریا اور کیپٹن خلا میں

ماریا دوزخ میں

اے۔ حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

قیمت : ۷/۵۰ روپے

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ھیں

بار اوّل : ۱۹۸۵
ناشر : نیا مکتبہ اقراء ۱۴ بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور ۸
طابع : تاج دین پرنٹرز، آبکاری روڈ، لاہور

عنبر ناگ ماریا کے دوستو!

"عنبر ہوشیار" یعنی عنبر ناگ ماریا کی واپسی کے سینچری نمبر کے سلسلے میں دوستوں کے خطوط برابر آ رہے ہیں جن میں اِس نمبر کی بے حد تعریف کی گئی ہے۔ سبھی دوستوں نے اس بات پر بڑی تسلّی، اطمینان اور خوشی کا اظہار کیا ہے کہ عنبر ناگ ماریا کیٹی زندہ ہیں اور اِن کا خلائی سفر شروع ہو چکا ہے۔ بھئی عنبر ناگ ماریا اور کیٹی آپ کے دوست ہیں اور دوستوں کو ہمیشہ سلامت رہنا چاہیئے۔ اب یہ ہمارے دوست خلاء میں سفر کر رہے ہیں اور عجیب و غریب سیاّروں پر پہنچ کر سنسنی خیز حالات سے دوچار ہوتے ہیں۔ آپ نے جس پیار اور محبت سے عنبر ناگ ماریا کے خلائی سفر کا استقبال کیا ہے میرے پاس اس کا شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ بہر حال مَیں آپ سب دوستوں کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس سیریز کو اتنا پسند کیا اور اسے اتنے شوق سے پڑھتے ہیں۔ سینچری نمبر پسند کرنے کا بھی بہت بہت شکریہ۔

آپ کا انکل

اے حمید

۴۵۲ - این راہِ چمن سمن آباد لاہور۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب

- راکٹ فائٹر
- ماریا دوزخ میں
- آدم خور مخلوق
- سیاہ شیشے کا عقاب
- عنبر بچھو

راکٹ فائٹر

زرد خلائی شیطانوں پر کالے سانپ کی سفید پھوار پڑی۔

اس پھوار کے پڑتے ہی سب سے پہلے ماریا نے یہ عجوبہ دیکھا کہ زرد شیطانوں کے لباس غائب ہو گئے۔ پھر ان کے جسم جو پہلے غائب تھے ظاہر ہو گئے۔ ان کے جسم سفید رنگ کے تھے اور ان سرخ بال لہرا رہے تھے زرد انسان اپنی جگہ پر پتھر بن کر کھڑے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ان کے جسم ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے اور پھر وہ چھوٹی چھوٹی کنکریوں کی ڈھیریاں بن گئے اور ان ڈھیریوں میں آگ لگ گئی۔ کالے سانپ نے اپنی زبان میں ماریا کو کہا۔

"عظیم ناگ کی بہن! میں نے آپ کے دشمنوں کو ختم کر دیا ہے۔ اب آپ کا راستہ صاف ہے۔"

مہا ناگ سانپ اور کالا سانپ ماریا سے اجازت لے کر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رخصت ہو گئے۔ ماریا خلائی راکٹ کی طرف بڑھی۔ راکٹ کے پاس پہنچ کر اُسے کسی قسم کا کوئی جھٹکا محسوس نہ ہوا۔ زرد خلائی شیطانوں کی موت کے بعد اِن کی شعاعوں کا جال بھی ختم ہو گیا تھا۔ ماریا راکٹ میں داخل ہو گئی۔ اُسے تھیوسانگ کی تلاش تھی۔ راکٹ میں جدید قسم کی الیکٹرونک خلائی مشینری لگی ہوئی تھی جس کے بارے میں ماریا کو کچھ زیادہ علم نہیں تھا۔ راکٹ کی دو منزلیں تھیں۔ اوپر والی منزل میں انجن کا کیبن تھا۔ دوسری منزل میں آکسیجن کے سلنڈر پڑے تھے۔ یہ راکٹ شمسی توانائی سے چلتا تھا۔ ماریا نے مشین روم میں شمسی توانائی سے چلنے والی بیٹریاں دیکھیں۔ اِن بیٹریوں کے پیچھے شیشے کی الماری تھی۔ اس میں ایک مرتبان پڑا تھا۔

ماریا کو خلائی انسان تھیوسانگ کی باریک آواز سنائی دی۔ وہ اِسے مدد کے لیے پکار رہا تھا۔ ماریا نے مرتبان کو الماری سے نکال کر اِس کا ڈھکن کھولا تو اندر ننھا سا تھیوسانگ زور زور سے بازو ہلا کر کہہ رہا تھا۔

"ماریا! مجھے باہر نکالو۔ اِس مرتبان میں ابھی تک خلائی شیطانوں کی شعاعوں کا اثر ہے۔ میں یہاں اپنے آپ کو بڑا نہیں کر سکتا۔"

ماریا نے تھیوسانگ کو دو انگلیوں سے پکڑ کر مرتبان سے باہر نکال کر فرش پر رکھ دیا۔ تھیوسانگ نے اپنی ایک آنکھ بند کر کے انگلی اپنے جسم سے لگائی تو وہ ایک دم سے پورے سائز کا انسان بن کر ماریا کے سامنے کھڑا تھا۔

"ماریا! مجھے تمہاری خوشبو آ گئی تھی۔ اب اِس مرتبان کو باہر پھینک دو۔ وہ لوگ کہاں ہیں؟ تم یہاں کیسے پہنچیں؟"

ماریا نے اُسے مہاناگ اور پھر کالے سانپ کی کرامت کا واقعہ سنایا۔ انہوں نے مرتبان کو اُٹھا کر راکٹ سے باہر پھینک دیا۔ تھیوسانگ راکٹ کے کاک پٹ میں آ گیا۔ ماریا اِس کے ساتھ تھی۔ تھیوسانگ نے راکٹ کے کمپیوٹروں، ڈائلوں اور مشینری کے ایک ایک پُرزے کو بڑے غور سے دیکھا۔ اور کہا۔

"ماریا! اس خلائی راکٹ کا رُخ کسی خاص سیارے کی طرف فکس کر دیا گیا ہے۔"

"کیا تم اِسے اپنی مرضی سے خلا میں کسی دوسری طرف نہیں موڑ سکو گے؟"

"نہیں۔ میں ایسا نہیں کر سکوں گا۔" تھیوسانگ نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہا۔

اُسے ماریا کی آواز آئی۔

"تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں۔ خدا کا نام لے کر اِسے فائر کر دو۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ کم از کم ایٹمی جنگ کی تباہی کے بعد کی اس بھیانک دنیا سے تو نجات ملے گی"

تھیوسانگ بولا۔

"اور یہ بھی ممکن ہے کہ خلا میں عنبر ناگ کیٹی سے کہیں ملاقات ہو جائے"

"ٹھیک ہے" ماریا نے آہستہ سے کہا۔

تھیوسانگ کاک پٹ میں اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے دو تین بٹن دبا کر راکٹ کے تمام دروازے بند کر دیئے۔ اور اندر کی فضا میں اتنا دباؤ پیدا کر دیا جو خلاء میں پہنچنے کے بعد اِن کے جسموں کو محفوظ رکھ سکتا تھا۔ راکٹ کی فضا میں آکسیجن آٹومیٹک طریقے سے سلنڈروں سے نکل کر پھیل رہی تھی۔ تھیوسانگ کے ساتھ والی سیٹ پر ماریا بیٹھ گئی۔ تھیوسانگ کو ماریا کی خوشبو آرہی تھی۔ اس نے پوچھا۔

"تم میری ساتھ والی سیٹ پر ہو نا ماریا؟"

"ہاں تھیوسانگ! میں تمہارے پاس ہی ہوں"

"اوکے" تھیوسانگ بولا۔ "میں راکٹ فائر کرنے لگا ہوں"

تھیوسانگ نے سٹارٹ فائر کا بٹن دبا دیا۔

راکٹ کو ایک دھچکا لگا اور اس کی دُم میں سے خوف ناک آگ کے شعلے زمین کی طرف خارج ہونے لگے۔ راکٹ نے آہستہ آہستہ اوپر اُٹھنا شروع کیا۔ زمین سے کچھ اوپر جا کر راکٹ کی سپیڈ تیز ہو گئی۔ تھیوسانگ راکٹ کو بڑی توجہ سے کنٹرول کیے ہوئے تھا۔ کیونکہ راکٹ کو بالکل سیدھا اوپر خلا کی طرف جانا تھا۔ اسے زمین کے گرد پھیلی ہوئی زمین کی کشش کی شعاعوں سے بالکل سیدھا نکل جانا تھا۔ تھیوسانگ مشینوں کو اس لیے کنٹرول کیے ہوئے تھا کہ کہیں راکٹ زمین کے مدار کی بیلٹ میں پہنچ کر اپنا رُخ زمین کے خم کی طرف نہ کر لے۔ اس طرح سے وہ زمین کے مدار کے گرد گھومنا شروع کر دیتا اور پھر شاید اِسے اِس گول چکر سے کوئی بھی باہر نہیں نکال سکتا تھا۔

بچو! آپ کو تو معلوم ہی ہو گا کہ زمین ۱۹ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے اپنے مدار کے گرد گھوم رہی ہے۔ یوں اگر را

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا رُخ زمین کے مدار کی طرف ہو جاتا تو یہ راکٹ قیامت تک ۱۹ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے زمین کے گرد چکر لگاتا رہتا۔

راکٹ کی رفتار اور تیز ہو گئی تھی۔ اس وقت راکٹ کی رفتار کوئی بیس ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ تھی۔ زمین کی کشش سے نکلنے کے لیے اتنی ہی رفتار کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب راکٹ زمین کے مدار میں پہنچا تو راکٹ کو جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔

تھیو سانگ کا سارا جسم ہل رہا تھا مگر وہ راکٹ کو کنٹرول کیے ہوئے تھا۔ اور اس کی رفتار کو زیادہ کر رہا تھا۔ بجلی کی لہر کی طرح راکٹ ایک لرزہ خیز دھماکے کے ساتھ زمین کی کشش کے دائرے سے باہر اوپر کی طرف نکل گیا۔ اس کے ساتھ ہی راکٹ کی رفتار بے حد تیز ہو گئی۔ تھیو سانگ نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے راکٹ کی رفتار کو نصف کر دیا۔

"ماریا! ہم خیریت کے ساتھ زمین کی کشش سے باہر نکل آئے ہیں۔"

ماریا نے نیبی حالت میں ہی اپنے سینے پر صلیب کا نشان بنایا اور بولی۔

"خداوند کا شکر ہے۔"

ماریا نے سامنے والی سکرین میں سے باہر خلا میں

دیکھا کہ آسمان کا رنگ پہلے نیلا تھا اور اب بالکل سیاہ پڑ گیا تھا۔ دور دور ستارے انگاروں کی طرح دھک رہے تھے۔ ان ستاروں کے گرد گھومنے والے سیارے بھی چمک رہے تھے۔ بچو ایک بات ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ ہماری اس ساری کائنات میں ہمارے نظام شمسی کی طرح کے اربوں کھربوں نظام شمسی ہیں۔ ہر نظامِ شمسی میں ستارے بھی ہیں اور سیارے بھی۔ ستارے سورج ہوتے ہیں جو گیسوں کی وجہ سے ایک بہت بڑے الاؤ کی طرح ہر وقت دہکتے رہتے ہیں ان سورج ستاروں کی زبردست کشش ہوتی ہے۔ پتھروں سے ہماری زمین جتنے بڑے بڑے اور اس سے بھی بڑے بڑے گولے جو ان سورجوں کی کشش کے دائرے میں ہوتے ہیں وہ ان سورجوں کے گرد گھومنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ پتھروں کے گولے ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ یعنی وہ خود سورج کی طرح نہیں جل رہے ہوتے بلکہ سورج انہیں روشن کرتا رہتا ہے۔ ایسے بڑے بڑے گولوں کو سیارے کہتے ہیں۔ سیارے کے لفظ ہی سے ظاہر ہے۔ سیارہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جو خلا میں سیر کر رہا ہو۔ ہماری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زمین بھی ایک سیارہ ہے جو سورج کے گرد سیر کر رہا ہے۔ یعنی چکر لگاتا ہے اور ایک سال میں سورج کے گرد اپنا ایک چکر پورا کرتا ہے۔ اسی طرح ہماری زمین کے علاوہ آٹھ اور سیارے مثلاً عطارد، مشتری، زحل، پلوٹو وغیرہ بھی ہیں جو ہماری زمین کے ساتھ ایک قطار میں لگے سورج کے گرد چکر لگا رہے ہیں۔ جو سیارہ سورج سے جتنی زیادہ دور ہے وہ اتنی ہی مدت میں سورج کے گرد ایک چکر پورا کرتا ہے۔ ان نو سیاروں کو جن میں ہماری زمین بھی شامل ہے ہمارے سورج کا نظام شمسی کہتے ہیں۔ بچو! ہماری زمین کا سیارہ سورج کے گرد ایک سال میں اپنا چکر پورا کرتا ہے۔ لیکن ہمارے نظام شمسی کا سب سے آخری سیارہ پلوٹو سورج کے گرد اپنا ایک چکر تقریباً پونے تین سو سال میں پورا کرتا ہے۔ ہے نا مزے دار بات؟

چنانچہ جب آپ آسمان پر نظر ڈالتے ہیں تو یاد رکھیں کہ جو ستارے زیادہ دور سے بھڑک رہے ہوتے ہیں، اور بہت دور ننھے ننھے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ سورج ہوتے ہیں اور جو ستارے جھلملاتے نہیں اور قریب بھی دکھائی دیتے ہیں وہ سیارے یعنی ہماری زمین

کی طرح کے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو سیارے ہوتے ہیں۔ یعنی یہ وہ سیارہ چاند ہوتے ہیں جو اپنی زمین ماں سے الگ ہو کر اسی کے گرد گردش کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جس طرح کہ ہمارا ایک چاند ہے اور وہ سورج کی بجائے ہماری زمین کے گرد چکر لگاتا ہے۔ اسی طرح مشتری سیارے کے بارہ چاند ہیں۔ بہرحال یہ خلائی سائنس کی باتیں تم بڑے ہو کر پڑھو گے۔

اس وقت ماریا راکٹ کے کیبن میں تھیوسانگ کے ساتھ بیٹھی خلا میں ستاروں اور سیاروں کو دیکھ رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ ستارے بڑے بڑے دہکتے ہوئے سورج ہیں اور ان پر کسی قسم کی آبادی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں کسی سیارے پر کوئی آبادی ہو سکتی ہے۔ اس نے تھیوسانگ سے پوچھا۔

"کیا کمپیوٹر ہمیں اس سیارے کے بارے میں کچھ بتا سکتا ہے۔ جہاں ہمارا راکٹ جا رہا ہے"

تھیوسانگ نے کمپیوٹر کے بٹنوں کو دبایا مگر کمپیوٹر خاموش رہا۔

"شاید کمپیوٹر اس وقت کچھ ظاہر کرے گا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جب ہم اس سیارے کے قریب ہوں گے۔"

تھیوسانگ نے کہا۔ ماریا بولی۔

"اگر اِس سیارے پر بھی زرد شیطانی مخلوق آباد ہوئی تو ہمیں تو مصیبت پڑ جائے گی۔"

تھیوسانگ نے سامنے خلا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس پر ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے ماریا۔ اس راکٹ کا نظام اس قدر پیچیدہ ہے کہ میری بھی سمجھ میں نہیں آ رہا۔ بہر حال ہم کسی نہ کسی سیارے پر پہنچیں گے۔ یہ راکٹ ہمیں کسی ستارے یعنی کسی سورج کی طرف نہیں لے جا رہا۔ کہ جس کے قریب ہی پہنچ کر ہم بھسم ہو جائیں۔"

ماریا بولی۔

"یہ بھی خداوند کا شکر ہے۔ اب تو میں یہی دعا کر رہی ہوں کہ ہم کسی ایسے سیارے پر پہنچ جائیں جہاں ہماری ملاقات عنبر ناگ اور کیٹی سے ہو جائے۔ نہ معلوم وہ کہاں اور کس حال ہوں گے۔"

راکٹ کا رُخ خلاء میں تھوڑا سا ترچھا ہو گیا تھا۔ ماریا نے پوچھا کہ اس وقت ہمارے راکٹ کی رفتار کتنی ہے؟ تھیوسانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم زمین کی رہنے والی ہو۔ تم اِس رفتار کا اندازہ نہیں لگا سکتی ہو ماریا۔ یوں سمجھو کہ ہم اسی وقت روشنی کی رفتار سے سفر کر رہے ہیں۔"

ماریا نے کہا۔

"روشنی کی رفتار تو ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے۔"

"ہاں۔ ہمارا راکٹ اِس وقت خلاء میں ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کر رہا ہے۔"

"میرے خدایا— لیکن مجھے تو ذرا سا بھی محسوس نہیں ہو رہا۔ ایسے لگ رہا ہے جیسے ہمارا راکٹ خلا میں ساکت ہے۔"

تھیوسانگ ہنس پڑا۔

"ماریا— ہمیں اِس وقت پتہ چلتا ہے کہ ہم جا رہے ہیں جب کوئی چیز ہمارے قریب سے گزر کر پیچھے چلی جاتی ہے۔ اگر ہم کسی ایسی جگہ خلا میں سفر کر رہے ہوں جہاں کوئی شے ہمارے قریب سے گزر کر پیچھے نہ جائے تو ہمیں یہی محسوس ہو گا کہ ہم خلاء میں کھڑے ہیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تم نے اپنی دنیا میں ہوائی جہاز میں سفر کر کے
یہ تجربہ کیا ہوگا۔ ہوائی جہاز سات آٹھ سو
میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بلکہ اس سے بھی زیادہ
رفتار سے فضا میں سفر کر رہا ہوتا ہے لیکن باہر
دیکھو تو لگتا ہے ہوائی جہاز فضاء میں ایک جگہ ساکت
ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ جہاز کے قریب
کوئی شے نہیں ہوتی جو تیزی سے پیچھے جائے۔
اس کے خلاف ریل گاڑی میں جب ہم سفر کرتے
ہیں تو درخت، اور بجلی کے کھمبے بڑی تیزی سے
پیچھے بھاگتے دکھائی دیتے ہیں اور ہمیں ریل گاڑی
کی تیز رفتاری کا احساس رہتا ہے۔"

ماریا نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ عنبر ناگ اور کیٹی کے بارے
میں سوچ رہی تھی اور خدا سے دُعا مانگ رہی تھی کہ وہ خلا
میں ہی ہوں اور کسی سیارے پر ان سے ملاقات ہو
جائے۔

خلا میں نہ دن تھا نہ رات ـــ بس تاریک خلا تھا۔ دُور۔
بہت ہی دُور ننھے نقطوں کی طرح جھلملاتے ستارے یعنی بڑے
بڑے سورج اور ان کی روشنی میں چمکتے، ان سورجوں کے
گرد گردش کرنے والے سیارے تھے۔ خلا تاریک سیاہ تھی۔

اس نے تھیوسانگ سے پوچھا۔

"ہم زمین سے کتنی دور نکل آئے ہیں تھیوسانگ؟"۔

تھیوسانگ نے ٹی وی سکرین آون کر دی۔ اس سکرین
پر نیچے کا منظر آنے لگا۔ ایک ننھا سا سیارہ چمک رہا تھا۔

"یہ دیکھو ماریا یہ ننھا سا چمکتا ہوا سیارہ ہماری
زمین ہے۔"

ماریا نے زمین کے ننھے سیارے کو دیکھ کر
کہا۔

"یہ تو بہت چمک رہا ہے۔"

تھیوسانگ بولا۔

"اس لیے کہ تمہاری زمین ایک حصہ خشکی اور
تین حصے پانی ہے۔ سمندر ہے۔ سورج کی روشنی
جب سمندر پر پڑتی ہے تو بہت چمک پیدا ہوتی
ہے۔"

"ہم کتنی دور آگے نکل آئے ہیں تھیوسانگ؟"
تھیوسانگ نے سپیڈ کے میٹر پر ایک نظر ڈالی اور کہا۔

"ماریا! اس وقت ہم خلا میں ایک ہزار نوری
سال کا فاصلہ طے کر چکے ہیں۔"

یہ ایک ایسا عظیم ترین اور پیچیدہ مسئلہ تھا کہ ماریا کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سمجھ میں نہیں آیا۔ وہ خاموش ہو کر سر جھکائے بیٹھی رہی۔
راکٹ خلا میں ذہن میں نہ آنے والی رفتار کے ساتھ اُڑا جا رہا تھا۔ تھیوسانگ کی نگاہیں کبھی راکٹ کے سکرین پر اور کبھی ٹی وی کی سکرین پر جاتیں۔ ٹی وی سکرین پر دنیا کا ننھا سا چمکتا سیارہ نظر آنا بند ہو گیا۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"ماریا! تمہاری دنیا ہماری نظروں سے غائب ہو گئی ہے"

ماریا دنگ رہ گئی۔ اس نے ٹی وی سکرین پر دیکھا کہ دنیا کا ننھا سا نقطہ اب کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس کی جگہ دُور دُور دوسرے ستارے ٹمٹماتے نظر آ رہے تھے۔

پانچ ہزار نوری سال کا فاصلہ طے ہو چکا تو تھیوسانگ نے سکرین پر دیکھا کہ اِن کے راکٹ کا رُخ اپنے آپ ایک خاص زاویے پر مُڑ گیا تھا۔

اس نے ماریا سے کہا۔

"ہمارے راکٹ نے اِس سیارے کی طرف رُخ پھیر لیا ہے جس سیارے پر اِسے فکس کر دیا گیا تھا"

دونوں سامنے والی سکرین پر دیکھنے لگے۔ بہت دُور

— خلا میں ایک نقطہ سا چمک رہا تھا۔ اس کے آس پاس کروڑوں میل کے فاصلے پر دو ستارے بھڑک رہے تھے۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہم درمیان والے چمکتے نقطے کی طرف جا رہے ہیں۔ یہ ایک سیارہ ہے۔ اس کے آس پاس کروڑوں میل کے فاصلے پر جو ستارے بھڑک رہے ہیں یہ سورج ہیں"

"خدا جانے اس سیارے میں ہمارے لیے کیا ہو گا؟"

ماریا نے کسی قدر پریشان ہو کر کہا۔ تھیوسانگ بولا۔

"اب جو بھی کچھ ہو گا ہمیں اس کے لیے اپنے آپ کو پہلے سے تیار کر لینا چاہیئے"

ماریا نے کہا۔

"اِس راکٹ میں تو کوئی خلائی گن بھی نہیں ہے کہ جس سے ہم اپنا بچاؤ کر سکیں"

تھیوسانگ مسکرایا۔

"کیا خبر کہ وہاں خلائی گن کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ میرا مطلب ہے کہ اس سیارے پر کوئی آبادی ہی نہ ہو"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا کہنے لگی۔

"اگر سیارے پر آبادی نہیں ہے تو پھر اس زرد شیطانی مخلوق نے راکٹ کا رُخ اِس سیارے پر کیوں فکس کر رکھا تھا؟"

تھیوسانگ نے کمپیوٹر کا بٹن دبا دیا۔ اس پر عجیب قسم کے چمکیلے حروف اُبھرنے شروع ہو گئے۔ یہ حروف خلائی انسان تھیوسانگ کی بھی سمجھ میں بھی نہیں آ رہے تھے۔ وہ کہنے لگا۔

"یہ سگنل ہیں ماریا۔ جو اس سیارے سے آ رہے ہیں مگر میں اِن کا مطلب نہیں سمجھ سکتا۔"

"پھر اِن کا کیا فائدہ ہے" ماریا نے نا امیدی سے کہا۔ "اب سب معاملہ خداوند پر چھوڑ دو۔ تھیوسانگ۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔"

راکٹ چمکتے سیارے سے قریب ہو رہا تھا۔

وہاں تو نہ دن گزرتا محسوس ہو رہا تھا نہ رات — بس ایک سا وقت تھا۔ ایک سی فضا تھی۔ صرف دُور ایک سیارہ تھا جو بہت ہی آہستہ آہستہ بڑا ہوتا جا رہا تھا۔ ماریا نے اس پر نگاہیں جما کر کہا۔

"تھیوسانگ! اس سیارے کو بڑا ہوتے دیکھ کر

پہلی بار محسوس ہونے لگا ہے کہ ہم خلا میں سفر کر رہے ہیں ورنہ اب تو مجھے یہی لگتا تھا کہ ہمارا راکٹ خلا میں پتھر بن کر ایک جگہ رُکا ہوا ہے۔"

تھیوسانگ نے مسکرا کر کہا۔

"یہ وہی بات ہے جو میں تمہیں پہلے بتا چکا ہوں کہ جب تک کوئی شے سامنے یا آس پاس نہ ہو ہمیں کبھی احساس نہیں ہو سکتا کہ ہم سفر کر رہے ہیں۔"

سکرین پر سیارہ بڑا ہونے لگا تھا۔ اب وہ اتنا زیادہ چمکتا نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ گول نہیں تھا بلکہ ہماری زمین کی طرح نارنگی کی طرح تھا۔ اس کے اردگرد کہیں کہیں سفید اور سیاہ رنگ کے بادل چھائے ہوئے تھے باقی جگہیں بھوری بھوری تھیں۔ ماریا نے کہا۔

"یہ مجھے جنگل لگتے ہیں۔ تھیوسانگ! کیا معلوم اس سیارے کی فضا ہماری دنیا کی فضا جیسی ہو؟"

تھیوسانگ کو سیارے کی ایک طرف سبز رنگ کی چادر سی بچھی نظر آئی۔

"ماریا! یہ تو سبزہ ہے یعنی جنگل ہیں مگر جو جگہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھوری ہے وہاں مجھے زہریلی گیسوں کی موجودگی کا احساس ہو رہا ہے۔"

کمپیوٹر پر بڑی تیزی سے حروف اُبھر اُبھر کر غائب ہو رہے تھے۔ اب سپیکر پر ہلکی ہلکی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔ یہ آوازیں بڑی مدھم تھیں۔ تھیوسانگ نے ہیڈفون لگا کر ان آوازوں کو سنا اور پھر گھبرا کر ہیڈفون ماریا کی طرف بڑھایا۔

"ماریا مجھے تو یہ انسانی آوازیں لگتی ہیں ذرا تم سنو۔"

ماریا نے ہیڈفون اپنے کانوں سے لگایا تو اس کا جسم خوف سے سن ہو گیا۔ یہ انسانی آوازیں تھیں۔ مگر یہ انسانی دبی دبی کراہوں اور چیخوں کی آوازیں تھیں۔ یہ درد بھری المناک آوازیں لہروں کی طرح اُبھر اُبھر کر غائب ہو جاتی تھیں۔ ماریا نے ہیڈفون اتار کر جلدی سے تھیوسانگ کو دیا اور بولی۔

"خدا خیر کرے۔ یہ تو انسانوں کے کراہنے اور درد سے بلبلانے کی آوازیں ہیں۔ یہ ہم کس سیارے پر اُترنے والے ہیں۔ تھیوسانگ بھائی؟ یہاں کیا ہو رہا ہے؟"

تھیوسانگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کی سمجھ میں خود

کچھ نہیں آ رہا تھا۔ راکٹ اسی سیارے کی کشش میں داخل ہونے والا تھا۔ راکٹ کو ہلکے ہلکے دھچکے لگنے لگے تھے۔ تھیوسانگ نے ماریا کو خبردار کیا۔

"ماریا! ہوشیار ہو کر بیٹھنا۔ راکٹ سیارے کے دائرے کی کشش میں جا رہا ہے۔"

تھیوسانگ نے راکٹ کے انجن کی رفتار کو بے حد کم کر دیا۔ راکٹ ایک دھماکے کے ساتھ سیارے کی فضا میں داخل ہو گیا۔ کمپیوٹر پر اس دھماکے کی لہریں نمودار ہو کر غائب ہوئیں تو تھیوسانگ نے چلّا کر کہا۔

"ماریا اس سیارے پر ہوا موجود ہے ورنہ کمپیوٹر پر دھماکے کی لہریں کبھی نہ ابھرتیں۔"

راکٹ نے سیارے کی کشش میں آتے ہی قیامت کی رفتار پکڑ لی تھی۔ تھیوسانگ نے راکٹ کو اُلٹا فائر کر دیا۔ پھر وہ راکٹ کو آہستہ آہستہ ایک خاص رفتار پر لے آیا جو کہ اس سیارے پر راکٹ کو اتارنے کے لیے ضروری تھی۔ راکٹ کی سکرین پر سیارے کی اب گولائی نظر نہیں آ رہی تھی بلکہ اس کے بھورے پہاڑی میدان دکھائی دے رہے تھے۔ جہاں نسواری رنگ کی گیس کی لہریں ہواؤں میں تیر رہی تھیں۔ ماریا نے چونک کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تھیوسانگ یہ ہم زہریلی گیس کے علاقے میں اُتر رہے ہیں۔ اسے سبز جنگل والی وادی میں لے چلو"۔

تھیوسانگ بولا۔

"میں ایسا نہیں کر سکتا۔ راکٹ اپنے آپ اس مقام کی طرف اتر رہا ہے"۔

تھیوسانگ نے ایک خاص بٹن دبا دیا۔ راکٹ کے کیبن میں باہر کی ہوا کی ایک باریک سی لہر داخل ہوئی۔ تھیوسانگ نے گہرا سانس کھینچا اور مسکرا کر بولا۔

"ماریا یہاں آکسیجن موجود ہے۔ اگرچہ بہت کم مقدار میں ہے"۔

"مگر بھوری زمین پر یہ عجیب سے غار نظر آ رہے ہیں جن کے اوپر نسواری رنگ کی گیس پھیلی ہے یہ کس قسم کی گیس ہے؟"

"یہ تو نیچے اترنے کے بعد ہی پتہ چلے گا۔ کمپیوٹر اس کے بارے میں کچھ نہیں بتا رہا"۔

راکٹ اس بھوری پہاڑی میں بالکل سیدھا ہو کر نیچے کی طرف جا رہا تھا۔ اب راکٹ کا رُخ اُوپر کو ہو گیا تھا تھیوسانگ نے اوپر والا انجن چلا دیا تھا جو راکٹ کو بے حد

ہلکی سپیڈ کے ساتھ بھوری وادی کی زمین پر ڈرا دینے والی پہاڑیوں کے درمیان اتار رہا تھا۔ آخر راکٹ زمین کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ تھیوسانگ نے تمام انجن بند کر دیئے۔ راکٹ کی دوسری منزل میں زرد رنگ کے بدن سے چمٹ جانے والے خلائی سوٹ پڑے تھے تھیوسانگ اور ماریا نے احتیاط کے طور پر یہ زرد خلائی سوٹ پہن لیے۔

وہ دونوں اوپر والی منزل سے اُتر کر نچلی منزل میں اس جگہ آ گئے جہاں راکٹ کا دروازہ باہر کو کھلتا تھا۔ تھیوسانگ اور ماریا نے یہاں ساؤنڈ پروف اور میئر پورائیٹ پروف شیشے میں سے جھانک کر باہر دیکھا۔ عجیب بدشکل قسم کی نسواری رنگ کی چھوٹی چھوٹی بے ڈھنگی پہاڑیاں تھیں جن میں گہرے گڑھے پڑے تھے، کہیں کوئی درخت یا جھاڑی تک نظر نہیں آ رہی تھی۔ نسواری رنگ کی گیس کی لہریں یہاں وہاں فضا میں تیر رہی تھیں۔ تھیوسانگ نے ایک بٹن دبایا تو ایک ننھے سے سوراخ میں سے باہر کی ہوا اندر داخل ہوئی۔ تھیوسانگ نے اِسے آہستہ سے سانس کھینچ کر سونگھا اِس میں آکسیجن موجود تھی مگر ساتھ ہی ایک عجیب ناگوار سی بُو بھی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ماریا! باہر فضا میں آکسیجن موجود ہے۔ لیکن ایک بُو بھی ہے تم سونگھو"

ماریا نے بھی ہوا کی باریک لہر کو سونگھا اور پیچھے ہٹ گئی۔

"تھیوسانگ بھائی - یہ تو ایسی بُو ہے جیسے گوشت اور بال جل رہے ہوں"

تھیوسانگ بولا۔

اس سیارے پر گوشت اور بال کہاں سے آئیں گے بہرحال یہ اس نسواری گیس کے کیمیکلز ہیں۔ تو کیا خیال ہے نیچے اُترا جائے؟"

ماریا سانس بھر کر کہنے لگی۔

"اُترنا ہی پڑے گا۔ کم از کم یہ خیال تو ہے کہ عنبر ناگ کیٹی یہاں مل جائیں گے"

تھیوسانگ نے ہوا کے سوراخ کو بند کر کے دوسرا بٹن دبا دیا۔ ایک ہلکی سی سرسراہٹ کی آواز کے ساتھ راکٹ کا دروازہ اوپر اُٹھتا چلا گیا۔ دروازے کے اوپر اُٹھتے ہی انہیں فضا میں آکسیجن اور ناگوار سی بُو کا شدید احساس ہوا۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"ماریا! ہمیں آکسیجن ماسک پہن

ابھی تک انہیں یہی احساس تھا کہ اس

فضا میں آکسیجن موجود ہے چنانچہ انہو

نہیں لگائے تھے۔ اب جب

احساس ہوا تو انہو

اور انہیں اپنے چاروں طرف ایک عجیب ڈراؤنا منظر تھا۔

تھی۔ سیاہ پتھروں کے پھولے پھولے بڑے ستون

راکٹ کا دروازہ تھے۔ ان کے اوپر انسانی کھوپڑیاں لٹکی

اپنے آپ باہر نکل آئی۔ بیچ سے نسواری رنگ کا دھواں

آ گیا۔ اس نے زمین پر قد

کی اور کہا۔

گئے ہیں؟"

"ماریا! یہ زمین تمہاری زمین کی طرح سخت ہے نیچے آ جاؤ"

ماریا نے راکٹ کے دروازے میں سے چھلانگ لگا دی اور آہستہ آہستہ زمین کے ساتھ آ کر لگ گئی۔ اس نے زمین پر پاؤں کو دبایا اور بولی۔

"ہاں تھیوسانگ! یہ تو بالکل ہماری زمین کی طرح ہے"

تھیوسانگ نے بھورے بدرنگ ٹیلوں کی طرف نگاہ ڈال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ماریا! باہر کے کراہنے کی جو آوازیں ہمیں یہاں
پڑ بھی ہے ... سنائی دی تھیں وہ کہاں غائب ہو گئیں۔"
ماریا نے ... انکا، پاس ہی کھڑی تھی اور تھیوسانگ
گئی۔ ... تھیں۔ ماریا بھی سوچنے لگی۔
"تھیوسانگ بھائی۔ یہ تو ایسی ... ہیڈ فون لگا کر سُنتی تھی
اور بال جل رہے ہوں۔"
... تھا۔
تھیوسانگ بولا۔
"اس سیارے پر گوشت اور بال ... اب ثاقب کے
آئیں گے بہر حال یہ اس نسواری ... انسانی آوازیں
ہیں۔ تو کیا خیال ہے نیچے اُترا...
ماریا سانس بھر کر کہنے لگی ... ہو سکتا ہے خلائی
"اُترنا ہی پڑے گا خلائی ذہن اِسے صاف صاف
بتا رہا تھا کہ یہ خلائی آوازیں نہیں بلکہ انسانوں کے کراہنے
بلبلانے اور رونے کی آوازیں تھیں۔ ماریا بولی۔
"میرا خیال ہے ہمیں اس سیارے پر گھوم پھر کر دیکھنا چاہیئے کہ یہاں کوئی مخلوق بھی آباد ہے کہ نہیں —— ہو سکتا ہے کسی جگہ سے ہمیں عنبر ناگ کیٹی کا کوئی سراغ مل جائے۔"
تھیوسانگ اور ماریا ایک ٹیلے کی طرف چلنے لگے۔

ماریا دوزخ میں

ٹیلے کی دوسری طرف ایک عجیب ڈراؤنا منظر تھا۔ بڑے بڑے سیاہ پتھروں کے پھولے پھولے ستون ٹیڑھے میڑھے کھڑے تھے۔ ان کے اوپر انسانی کھوپڑیاں لٹکی ہوئی تھیں پچکے سروں کے بیچ سے نسواری رنگ کا دھواں اُٹھ رہا تھا۔

"میرے خداوند! یہ ہم کہاں آ گئے ہیں؟"

ماریا کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ تھیوسانگ بھی ان کے اوپر لٹکتی انسانی کھوپڑیوں کو حیرانی سے دیکھ رہا تھا۔ ماریا آگے نہیں جا رہی تھی لیکن تھیوسانگ نے کہا۔

"اگر ہم اسی طرح گھبرا گئے تو عنبر ناگ کیٹی کا کیسے کھوج لگائیں گے۔ آؤ میرے ساتھ۔ دیکھتے ہیں یہ کھوپڑیوں کا معمہ کیا ہے۔"

وہ پتھروں کے درمیان سے گزرتے کھوپڑیوں والے ستونوں کے قریب آئے۔ یہ پھولے ہوئے بدصورت ستون

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

درختوں کے تنوں کی طرح دُور تک پھیلتے چلے گئے تھے۔ وہ اِن پتھروں کے ستونوں کے جنگل میں سے گزرنے لگے۔ جب وہ اِس جگہ پہنچے جہاں پتھروں کے یہ ستون ختم ہو گئے تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا غار منہ پھاڑے کھڑا ہے۔ غار کے اوپر بھی انسانی کھوپڑیوں کا ایک ہار لٹک رہا تھا۔ ماریا نے کان لگا کر سُنا تو اسے غار کے اندر سے انسانوں کے کراہنے اور دبی دبی سسکیاں لینے کی دھیمی آوازیں آتی سنائی دیں۔

"تھیوسانگ تم اِن انسانی آوازوں کو سن رہے ہو؟"

اس نے تھیوسانگ سے پوچھا۔ تھیوسانگ نے کہا۔

"ہاں۔ میں سن رہا ہوں۔ اندر ضرور ہماری طرح کے انسان رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ کسی مشکل میں پھنسے ہوں۔ ہمیں اِن کی مدد کرنی چاہیئے"۔

تھیوسانگ غار کی طرف قدم بڑھانے ہی لگا تھا کہ اچانک انہیں ایک طرف سے ہنٹر مارنے کی آوازیں آئیں۔ تھیوسانگ نے گھبرا کر کہا۔

"ماریا! معلوم ہوتا ہے کچھ لوگ اِدھر سے غار کی طرف چلے آ رہے ہیں۔ اس ستون کے پیچھے

ہو جاؤ"۔

وہ دونوں ستون کی اوٹ میں ہو گئے۔

جس طرف سے ہنٹروں کی آوازیں آئیں تھیں اِدھر نسواری رنگ کی گیس کی لہریں پیچھے پیچھے ہٹنے لگیں۔ پھر اِس گیس کی دُھند میں سے انسانوں کی ایک قطار نمودار ہوئی۔ اِن کے سر جھکے تھے۔ جسموں سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ سیاہ سینگوں والے ڈراؤنے اونچے لمبے آدمی انہیں کوڑے مار رہے تھے۔ یہ انسان کوڑے لگتے ہی کراہتے سر دائیں بائیں مارتے اور پھر سر جھکائے چلنے لگتے۔ یہ انسانی قطار غار کے اندر داخل ہو گئی جہاں سے پہلے ہی انسانوں کے کراہنے کی دھیمی دھیمی آوازیں آ رہی تھیں۔ ماریا تو کانپ گئی۔

"خداوند! یہ کون بدنصیب لوگ ہیں؟"

تھیوسانگ بھی تعجب میں تھا۔ اِس قسم کا منظر اس نے پہلے کسی سیارے پر نہیں دیکھا تھا۔ اس نے ماریا سے کہا۔

"ماریا! اس غار کے اندر چل کر دیکھنا چاہیئے کہ یہ ماجرا کیا ہے؟ یہ کون لوگ ہیں اور کس عذاب میں گرفتار ہیں۔ ہو سکتا ہے ہم ان کی کوئی مدد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر سکیں"

ماریا نے کہا۔

"مگر تم دکھائی دے رہے ہو۔ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچ جائے"

تھیوسانگ کچھ سوچ کر بولا۔

"میں چھوٹا ہو جاتا ہوں۔ تم مجھے اپنی ہتھیلی پر اُٹھا لینا۔ اس طرح تمہارے ساتھ میں بھی غائب ہو جاؤں گا"

"یہ ٹھیک ہے" ماریا نے جلدی سے کہا۔

تھیوسانگ چٹکی بجا کر چھوٹے سائز کا ہونے ہی لگا تھا کہ اُسے آواز آئی۔

"تھیوسانگ! تمہیں چھوٹا بن کر ماریا کی ہتھیلی پر بیٹھنے کی کوئی ضرورت نہیں"

تھیوسانگ اور ماریا نے چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا کہ یہ آواز کہاں سے آئی تھی۔ وہی پُرسکون دھیمی آواز پھر بلند ہوئی۔

"ماریا اور تھیوسانگ! تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ مگر میں تم دونوں کو دیکھ رہا ہوں"

ماریا ایک مذہبی عیسائی لڑکی تھی۔ اس نے بڑے ادب

سے پوچھا

"اے مقدس انسان! تم کون ہو اور یہ کون سی جگہ ہے؟"

آواز نے کہا۔

"یہ باتیں مت پوچھو۔ میں تمہیں صرف اتنا ہی بتا سکتا ہوں کہ یہ مقام دوزخ کا ہے اور یہاں انسانوں کو ان کے گناہوں اور بُرے اعمال کی سزا دی جاتی ہے۔ میرے ساتھ غار میں آؤ"

ماریا نے سینے پر صلیب کا نشان بنایا۔ تھیوسانگ خاموش کھڑا تھا۔ کیونکہ وہ ایک خلائی انسان تھا اور اس نے کبھی دوزخ کا نام نہیں سنا تھا۔ ماریا نے کہا۔

"مقدس روح! کیا ہم اِس دوزخ میں داخل ہو کر واپس آسکیں گے؟"

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم فکر مت کرو۔ آؤ میرے ساتھ غار کی طرف"

ماریا بولی۔

"آپ مجھے دیکھ رہے ہیں نا؟"

"میں تمہیں صاف صاف دیکھ رہا ہوں۔ میں تمہارے آگے آگے چلتا ہوں۔ تھیوسانگ! تم حیران کیوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوتے ہو ۔ اگر تمہیں اپنے سیّارے پر کسی نے دوزخ کے بارے میں نہیں بتایا تو اس کا مطلب یہ مت سمجھنا کہ دوزخ کہیں نہیں ہے ۔ آؤ میرے ساتھ چل کر دوزخ کا نظارہ کرو اور دیکھو کہ دنیا میں انسان جو بُرے کام کرتا ہے اس کو اس کی سزا کس طرح سے ملتی ہے "۔

تھیوسانگ اور ماریا غار کی طرف بڑھے ۔ غار کے اندر پہلے تو گھُپ اندھیرا آ گیا ۔ مقدس دور کی آواز آئی ۔

" اندھیرے سے مت گھبرانا ۔ ابھی دوزخ کی آگ کے شعلے روشنی کر دیں گے "۔

انسانوں کے کراہنے کی بڑی دھیمی دھیمی آوازیں آ رہی تھیں ۔ غار کے اندھیرے میں کچھ دُور چلنے کے بعد سُرخ روشنی ایسی تھی جیسے کہیں آگ لگی ہو اور اس آگ کے شعلوں کی چمک کسی دیوار پر پڑ رہی ہو ۔ شعلے کہیں نظر نہیں آ رہے تھے ۔ مگر ان کی روشنی غار میں پھیل ہوئی تھی ۔

تھیوسانگ اور ماریا غار کے ایک کشادہ دالان میں آ گئے جہاں دیوار میں کھوہ بنے ہوئے تھے ۔ انسانوں کے

کراہنے کی آوازیں اس کھوہ کے اندر سے آ رہی تھیں ۔ یہ کھوہ چھوٹے چھوٹے غار تھے ۔ ان غاروں میں بھی آگ کے سرخ شعلوں کی روشنی ہو رہی تھی ۔ مقدس آواز آئی ۔

" اس پہلے کھوہ کے پاس آؤ "۔

تھیوسانگ اور ماریا خاموشی سے پہلے کھوہ یعنی چھوٹے غار کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے ۔ انہوں نے دیکھا کہ اندر ایک انسان پتھروں پر بیٹھا ہے ۔ دو آدمی ہنٹر لیے اس کی دونوں جانب کھڑے ہیں ۔ اس انسان کی آنکھیں نیند میں ڈوبی ہوئی ہیں ۔ وہ جب ذرا اونگھتا ہے تو اس کے فرشتے ہنٹر مارتے ہیں ۔ انسان ہلکی سی کراہ کے ساتھ جاگ پڑتا ہے ۔ اس کے بعد پھر نیند کی وجہ سے آنکھیں بند کر کے اونگھتا ہے ۔ پھر ہنٹر اس کی گردن پر پڑتا ہے اور وہ بلبلا کر آنکھیں کھول دیتا ہے ۔

مقدس آواز نے کہا ۔

" یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا ۔ یہ ابھی اپنے کیے کی سزا بھگت رہا ہے ۔ جب سزا پوری ہو جائے گی تو پھر قیامت کے روز حشر کے میدان میں فیصلہ ہو گا کہ اسے جنت میں کون سی جگہ دی جائے "۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے پوچھا۔

"اس شخص نے کیا گناہ کیا تھا دنیا میں؟"

مقدس روح کی آواز آئی۔

"اس انسان نے موٹر سائیکل سے سائیلنسر اتارا ہوا تھا اور وہ رات کے وقت شہر کے گلی کوچوں میں چنگھاڑتا، قیامت کا شور مچاتا دندناتا پھرتا تھا اور لوگوں کی نیند حرام کرتا تھا۔ طالبعلموں کی پڑھائی میں خلل ڈالتا تھا۔ مریضوں کو پریشان کرتا تھا۔ انہیں سونے نہیں دیتا تھا۔ جب محلے کے شریف لوگ اِسے منع کرتے تھے تو یہ ان کا مذاق اُڑاتا زور زور سے موٹر سائیکل پھٹ پھٹاتا آگے گزر جاتا تھا اور دوسری گلی کے لوگوں کی نیند حرام کرنے لگتا تھا۔"

ماریا اور تھیو سانگ حیرت سے اس انسان کو دیکھنے لگے۔

مقدس آواز نے کہا۔

"اب قیامت تک یہ خود نیند کو ترستا رہے گا چلو دوسرے غار کو دیکھتے ہیں۔"

دوسرے غار میں انہوں نے ایک انسان کو دیکھا کہ پتھر پہ بیٹھا ہے اور گلے پہ ہاتھ پھیر کر روتے ہوئے پکارتا ہے۔

"پانی — پیاس سے مر رہا ہوں۔ پانی پلا دو ایک گھونٹ۔ پیاس سے جان نکل رہی ہے۔"

سامنے سے ایک آدمی پانی سے بھرا ہوا چاندی کا جگ لے کر آتا ہے پیاسا انسان بے چینی سے ہاتھوں کو چلّو بنا کر اپنے ہونٹوں سے لگا لیتا ہے۔ آدمی جگ میں سے پانی اس کے چلّو میں ڈالتا ہے جو اس بدقسمت انسان کے چلّو میں پڑتے ہی آگ کا شعلہ بن جاتا ہے۔ بدقسمت انسان چیخ مار کر پیچھے گرتا ہے۔ پانی کے جگ والا آدمی چلا جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد پیاسا انسان پھر چلاتا ہے کہ مجھے پیاس لگی ہے۔ مجھے پانی پلا دو۔ پھر وہی آدمی پانی کا جگ لیے داخل ہوتا ہے۔ پیاسا انسان ہاتھوں کا چلّو بناتا ہے۔ پانی والا آدمی جگ میں سے پانی ڈالتا ہے جو پیاسے انسان کے چلّو میں پڑتے ہی آگ کا شعلہ بن جاتا ہے اور بدقسمت انسان چیخ مار کر پیچھے گر پڑتا ہے۔

ماریا نے کپکپاتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"اس نے کیا گناہ کیا تھا مقدس روح؟"

مقدس روح کی آواز آئی۔

"اس انسان کا شہر میں برف کا کارخانہ تھا۔ گرمیوں کا موسم آتا تو یہ صاف پانی کی بجائے گندے پانی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی برف کے بلاک بنا کر بلیک میں بیچتا تھا۔ اس کی گندی برف میں مردہ چوہے اور چھپکلیاں نکلتی تھیں اور کئی لوگ اس کی برف کا پانی پی کر مر جاتے تھے۔ اس کی سزا یہ ہے کہ یہ خود پیاسا ہے اور اسے پینے کے لیے جو پانی ملتا ہے وہ اس کے چلو میں گرتے ہی آگ بن جاتا ہے۔ آؤ اگلے غار میں چلتے ہیں۔"

تیسرے غار میں ایک انسان رسیوں میں جکڑا ستون سے بندھا تھا۔ دو آدمیوں نے اس کا منہ کھول رکھا تھا۔ ایک آدمی اس کے منہ میں چھوٹے پتھر، ریت اور شیشے کی کرچیاں ڈال رہا تھا۔

مقدس روح نے کہا۔

"یہ وہ آدمی ہے جو دنیا میں رہ کر ملاوٹ کرتا تھا۔ آٹے میں مٹی ڈالتا تھا۔ چائے میں لکڑی کا برادہ ملاتا تھا۔ دال میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں ڈال دیتا تھا تاکہ وزن زیادہ ہو جائے۔"

چوتھے غار میں ماریا اور تھیوسانگ نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنی زبان باہر نکالے خود ہی اس میں لمبی سوئی چبھوتی اور خود ہی درد سے بلبلا اٹھتی تھی۔ مقدس روح نے

کہا۔

"یہ عورت دنیا میں بدزبان عورت تھی۔ بڑوں کے ساتھ گستاخی سے بولتی تھی۔ محلے والوں سے ہر وقت لڑتی جھگڑتی رہتی تھی اور گالیاں بکتی تھی۔ اس کو یہ سزا ملی ہے کہ یہ اپنی زبان کو خود ہی چھیدتی رہتی ہے۔"

پانچویں غار میں ایک آدمی زنجیروں میں جکڑا زمین پر پڑا تھا۔ ایک کالا سانپ اس کی کلائی سے لپٹا تھا۔ یہ سانپ تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس بدقسمت انسان کے ہاتھوں پر ڈس دیتا تھا۔ بدقسمت انسان کی چیخ نکل جاتی۔ تھوڑی دیر بعد سانپ پھر اس کے ہاتھ پر ڈس دیتا۔

ماریا نے سہمی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"اس نے کیا گناہ کیا تھا مقدس روح تھا؟"

مقدس روح نے کہا۔

"یہ ایک چور تھا جو دوسروں کی چیزیں چوری کرتا تھا۔ رات کے اندھیرے میں گھروں میں داخل ہوتا اور لوگوں کی حلال کی کمائی چوری کر کے بھاگ جاتا۔ بسوں میں ریلوے سٹیشنوں پر لوگوں کی جیبوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے بٹوے نکال لیتا تھا۔ اس کو یہ سزا ملی ہے
کہ قیامت تک سانپ اِس کے اِس ہاتھ کو ڈستا
رہے گا جس سے یہ چوری کیا کرتا تھا۔"

چھٹے غار میں انہوں نے ایک ایسے روتے ہوئے انسان
کو دیکھا کہ جس کی زبان پر ایک سیاہ بچھو بیٹھا اسے
بار بار ڈنک مار رہا تھا۔ مقدس آواز نے بتایا کہ یہ شخص
جھوٹ بولتا تھا۔ یہ اِس کو اس کے جھوٹ بولنے کی سزا مل
رہی ہے۔ ساتویں غار میں ایک آدمی گردن جھکائے دو
بیٹھا تھا۔ ایک جلاد اس کے پاس تلوار لیے کھڑا تھا۔ وہ اس
کی گردن قلم کرتا! گردن زمین پر گرتی اور پھر اُچھل کر اِس
آدمی کے دھڑ سے آکر چپک جاتی۔ جلاد پھر وار کرتا۔ گردن
دوبارہ کٹ جاتی۔ سر نیچے گرتا اور ایک بار پھر اُچھل کر گردن
کے ساتھ آکر لگ جاتا۔

تھیوسانگ نے پوچھا۔

"اِس شخص نے کیا گناہ کیا تھا؟"

مقدس آواز بلند ہوئی۔

"زندگی اللہ کی امانت ہے۔ یہ شخص قاتل تھا۔ یہ روپے
لے کر لوگوں کو قتل کر دیا کرتا تھا۔ اب دوزخ
میں اس کی اپنی گردن بار بار کاٹی جا رہی ہے یہی

اس کی سزا ہے"

آٹھویں غار میں تھیوسانگ اور ماریا نے دیکھا کہ ایک
بہت بڑا پنجرہ رکھا ہے۔ اس پنجرے میں ایک نوجوان جس
کے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں چیختا چلاتا روتا ہوا دوڑتا پھر
رہا ہے۔ اس کے پیچھے ایک خونخوار نوکیلے دانتوں والا بھیڑیا
لگا ہوا ہے۔ نوجوان دوڑتے دوڑتے تھک کر گرتا
ہے تو بھیڑیا اس پر چھلانگ لگا کر اس کو جھنجھوڑنا شروع
کر دیتا ہے۔ لڑکے کی چیخیں بلند ہوتی ہیں اور وہ
اُٹھ کر پنجرے میں چکر لگانے لگتا ہے۔ بھیڑیا بھی اس
کے پیچھے دوڑ پڑتا ہے۔ لڑکا تھک کر گرتا ہے۔ بھیڑیا
چھلانگ لگا کر اِسے پنجے مارنے لگتا ہے۔

مقدس روح نے کہا۔

"یہ وہ لڑکا ہے جو لڑکیوں کے اسکول کالج
اور بسوں میں لڑکیوں کو تنگ کیا کرتا تھا۔ ان
کے گھروں میں فون کر کے اِنہیں بدنام کرنے
کی ذلیل حرکت کرتا تھا۔ یہاں اِس کو یہ سزا
ملی ہے کہ روزِ حساب تک یہ خونخوار بھیڑیا اس
کو دبوچتا اور جھنجھوڑتا رہے گا۔"

اس کے بعد جو غار آیا اس میں ایک آدمی آگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں چمٹا تھا۔ اِس چمٹے کی مدد سے وہ چاندی کا ایک سکّہ آگ میں تپا کر سُرخ کرتا پھر خود ہی اِسے آگ سے نکال کر اپنے جسم کے ساتھ لگا دیتا اور خود ہی دُرد سے تڑپنے لگتا۔ جب ذرا درد کم ہوتا تو یہ آدمی پھر اِس سکّے کو آگ میں تپا کر سُرخ کرتا اور اپنے جسم سے چپکا کر چیخیں مارنے لگتا۔

تھیوسانگ نے حیران سا ہو کر پوچھا۔

"مقدّس روح! اِس آدمی نے کیا گناہ کیا تھا کہ جس کی اِسے سزا مِل رہی ہے؟"

مقدّس روح کی آواز آئی۔

"یہ آدمی دنیا میں رہ کر بے حد کنجوس تھا۔ دولت سے محبت کرتا تھا۔ دولت جوڑ جوڑ کر بینک میں رکھواتا تھا۔ اور اِس کا سُود کھاتا تھا کسی ضرورت مند کو کچھ نہیں دیتا تھا۔ کسی سے قرض لیتا تھا تو واپس نہیں کرتا تھا۔ اس کو جو سزا مِل رہی ہے تم دیکھ رہے ہو۔ آؤ اگلے غار کو دیکھتے ہیں"

اگلے غار میں انہوں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جس کے ہونٹوں پر تالا لگا تھا۔ اس تالے پر ایک چھوٹا

سا سانپ بیٹھا تھا جو بار بار اس بدنصیب انسان کے ہونٹوں پر ڈس رہا تھا۔

ماریا نے منہ دوسری طرف کر لیا۔ مقدّس آواز نے کہا۔

"یہ وہ آدمی ہے جو دوسروں کی بُرائیاں کرتا رہتا تھا۔ کبھی کسی کو اچھے لفظوں میں یاد نہیں کرتا تھا۔ ہر ایک میں کیڑے نکالتا رہتا تھا"۔

ماریا نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

"مقدّس روح! مجھ میں آگے جانے کی ہمّت نہیں رہی"

مقدّس روح نے کہا۔

"ابھی تو تم لوگوں نے دوزخ کا پہلا حصّہ دیکھا ہے اس کے نیچے دوزخ کا دوسرا حصّہ ہے۔ پھر تیسرا اور پھر سب سے نچلا حصّہ ہے"

ماریا اور تھیوسانگ نے کہا کہ ہم مزید دوزخ کو نہیں دیکھ سکتے۔ ہمیں یہاں سے واپس لے چلو۔ مقدّس روح نے کہا۔

"میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ میں تمہیں دوزخ کے غار سے باہر لیے چلتا ہوں"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غار سے باہر آکر ماریا اور تھیوسانگ نے سُکھ کا سانس لیا۔ تھیوسانگ نے مقدس روح سے سوال کیا۔

"کیا یہاں کوئی ایسی جگہ بھی ہے جہاں نیک لوگوں کو اِن کے نیک کاموں کا انعام ملتا ہو؟"

مقدس روح کی آواز آئی۔

"ہاں۔ چلو تمہیں وہ جگہ بھی دکھاتا ہوں۔ اس جگہ کو جنت کہتے ہیں۔ یہ اِس کالے پہاڑ کی دوسری جانب ہے۔ میرے پیچھے کالے پہاڑ کی دوسری طرف آؤ۔"

ماریا کو بھی جنت دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ دونوں کالے پہاڑ کی طرف روانہ ہوئے۔ پہاڑ کی دوسری جانب پہنچ کر دیکھا کہ ہرے بھرے پھل دار درختوں میں گھرا ہوا ایک شاندار حسین باغ لہلہا رہا ہے۔ مقدس آواز نے کہا۔

"میرے ساتھ جنت کے دروازے پر آؤ۔"

جنت کا دروازہ سونے کے پھولوں سے سجا ہوا تھا۔ تھیوسانگ اور ماریا اندر داخل ہوئے تو ہوا کا ایک ایسا جھونکا آیا جس میں پھولوں کی ایسی گہری اور روح کو تازہ کر دینے والی خوشبو تھی جو ماریا اور تھیوسانگ

نے پہلے کبھی نہیں سونگھی تھی۔ مقدس روح نے کہا۔

"یہ جنت ہے۔ یہاں تم اللہ کے نیک بندوں کو ہمیشہ قائم رہنے والی خوشیوں کے مزے لوٹتے دیکھو گے۔ جس کے بارے میں تم پوچھنا چاہو۔ مجھ سے پوچھ لینا۔"

جنت کا باغ جہاں تک نظر جاتی تھی پھیلا ہوا تھا۔ چاندی کے پانی کے فوارے جگہ جگہ چل رہے تھے۔ اِن کا پانی اوپر جا کر سونے کے حوض میں گرتا تو موتی بن جاتا تھا۔ زمرد کی روشوں پر خوبصورت اور چمکتے چہروں والے اللہ کے نیک بندے سیر کرتے پھر رہے تھے۔ سبزہ ایسا تھا کہ نظر نہیں ٹھہرتی تھی۔ جگہ جگہ شفاف نہریں بہہ رہی تھیں۔ حوریں سونے کے تاروں سے بنی ہوئی ٹوکریوں میں رنگ برنگے خوشبودار پھولوں کے ہار لیے گھوم رہی تھیں اور جنت میں رہنے والوں کے گلے میں ڈال رہی تھیں۔

درخت پھولوں سے لدے ہوئے تھے۔ شاخوں پہ رنگین پرندے چہچہا رہے تھے۔ پھولوں کی طرح کی تتلیاں پھڑپھڑاتی پھر رہی تھیں۔

ماریا نے سینے پر ہاتھ باندھ کر کہا۔

"خداوندا! تیرا جنت کا وعدہ سچا ہے۔ یہی وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جنت ہے جہاں تُو نے اپنے نیک بندوں کو داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔"

تھیو سانگ بھی حیران تھا اس نے کہا۔

"ماریا! میں نے اتنی خوب صورت اور حسین جگہ کائنات کے کسی سیارے میں نہیں دیکھی۔"

انہوں نے پھولوں کے ایک گوشے میں ایک خوب صورت آدمی کو زرق برق لباس پہنے تخت پر بیٹھے دیکھا حوریں اس کے بالوں میں موتیاں پرو رہی تھیں۔ ماریا نے پوچھا۔

"اے مقدس روح! یہ آدمی دنیا میں کیا کرتا تھا؟"

مقدس روح کی آواز آئی۔

"یہ آدمی بڑا حیا دار تھا، گلی میں سے نظریں نیچی کرکے گزرتا تھا۔ کوئی بزرگ پیچھے سے چلا آرہا ہوتا تو خود الگ ہوکر کھڑا ہو جاتا اور اس بزرگ کے لیے راستہ چھوڑ دیتا تاکہ وہ پہلے گزر جائے۔"

دوسرے تختے میں ایک نوجوان نظر آیا کہ جس کی ساری پوشاک پھولوں کی تھی۔ پھولوں کے بستر پر لیٹا تھا۔ سونے کی تپائی پر خوشبودار جنت کے ٹھنڈے پھل پڑے تھے جنہیں وہ مزے لے کر کھا رہا تھا۔ حوریں اسے پھولوں کے پنکھے جھل رہی تھیں۔ تھیو سانگ نے اس نوجوان کے بارے میں پوچھا تو مقدس آواز نے جواب میں کہا۔

"یہ نوجوان جب دنیا میں رہتا تھا۔ تو باغ میں سیر کرنے جاتا اور کبھی کوئی پھول نہیں توڑتا تھا۔ کوئی پودا کسی بچے نے توڑ دیا ہوتا تو اسے سیدھا کر دیتا تھا۔ اللہ کو اس کی یہ نیکی بہت پسند آئی اور اسے جنت میں یہ خوب صورت مقام عطا کیا گیا۔"

تیسرے تختے میں ایک نوجوان کو دیکھا کہ وہ سر پر ہیرے جواہرات کا چمکیلا تاج پہنے زمرّد کے بنے ہوئے تخت پر بیٹھا تھا۔ رنگین پرندے درختوں سے پھولوں کے ہار چونچ میں پکڑ کر لاتے ہیں اور اس نوجوان کے گلے میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ نوجوان ہوا میں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس کے ہاتھ میں سرخ سیب آجاتا ہے۔ جسے وہ مزے لے کر کھاتا ہے۔ دوسرا ہاتھ فضا میں بلند کرتا ہے تو سرخ میٹھا کھلا ہوا انار اس کے ہاتھ میں آجاتا ہے۔ پرندے اڑتے ہوئے آتے ہیں اور اپنی ننھی ننھی چونچوں سے موتیوں ایسے سرخ انار کے میٹھے دانے چن چن کر اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نوجوان کے منہ میں ڈالے جاتے ہیں۔

مقدس آواز نے کہا۔

"یہ نوجوان کبھی جھوٹ نہیں بولتا تھا۔ ہمیشہ سچ بولتا تھا۔ اللہ میاں نے اس کے سچ بولنے کی جزاء میں اِس کو جنت کا یہ ٹکڑا بخش دیا ہے۔"

چوتھے تختے میں فرش پر ریشمی قالین بچھا تھا جس پر سرخ گلاب کی پتیاں اور گوٹے کی نازک تاریں بکھری ہوئی تھیں۔ قالین کے درمیان میں سبز ریشم کی ایک زرکار چادر بچھی تھی جس پر ایک نوجوان چنبیلی اور سفید گلاب کے تکیے پہ سر رکھے گہری نیند سو رہا تھا۔ دو حسین نازک گردنوں اور سفید تاج والے مور ناچتے ہوئے اِس نوجوان کو اپنے نیلے پروں سے ہوا کر رہے تھے۔ دو حوریں سوئے ہوئے نوجوان کے پاؤں دبا رہی تھیں۔

ماریا یہ منظر دیکھ کر بڑی متاثر ہوئی۔ اس نے مقدس روح سے پوچھا کہ اس نوجوان نے دنیا میں کیا نیکی کی تھی کہ جس کے صلے میں اِسے یہ مقام ملا ہے۔ مقدس روح نے کہا۔

"یہ نوجوان جب اسکول کالج میں پڑھتا تھا تو اس کی عادت بن گئی تھی کہ رات کو جب اس کی والدہ صاحبہ

سو جاتیں تو یہ اِن کے پاؤں دبایا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اِسے اپنی والدہ کی خدمت کے عوض اِس کو جنت بخش دی۔"

جنت کے پانچویں تختے میں ماریا اور تھیوسانگ نے ایک ایسا چھوٹا سا حسین مکان بنا ہوا دیکھا جس کی دیواروں میں لعل جڑے تھے۔ دروازے ہیرے جواہرات سے بنائے گئے تھے۔ باغ میں پھول کھلے تھے۔ موتیوں کے فوارے چل رہے تھے۔ ایک حسین اور نورانی صورت والا بزرگ اپنے حسین بال بچوں اور نیک بیوی کے ساتھ باغ میں ریشمی قالین پر بیٹھا تھا۔ دستر خوان بچھا تھا۔ حوریں اور غلمان اِن کے آگے قسم قسم کے خوشبودار کھانے چن رہے تھے۔

مقدس آواز نے کہا۔

"اِس شخص نے اپنے بچوں کو رزق حلال کھلا کر پالا ہے۔ یہ دنیا میں ایک بڑا سرکاری افسر تھا۔ اس کے پاس لوگ لاکھوں روپے کی رشوت لے کر آتے تھے مگر یہ کبھی رشوت نہیں لیتا تھا۔ تھوڑی سی تنخواہ پر ہی اپنے بچوں کو دال روٹی کھلا کر گزارہ کرتا تھا۔ پانچ وقت اپنے بچوں کے ساتھ نماز پڑھتا تھا۔ اللہ میاں نے اس کے نیک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اعمال کے صلے میں اسے جنت میں لعل و گوہر کا یہ مکان عطا کر دیا ہے جہاں یہ ابد تک اپنے بیوی بچوں کے ساتھ خوش و خرم زندگی بسر کرے گا۔"

اس کے آگے شہیدوں کے تختے تھے جنہوں نے اللہ رسولؐ اور وطن پاک کی راہ میں اپنی جانیں قربان کر دیں وہ زندہ انسانوں کی طرح جنت کے حسین ترین محلات میں رہ رہے تھے جہاں انہیں جنت کی ہر نعمت میسر تھی اور جہاں ہر وقت چاندنی سے بھی زیادہ حسین نورانی روشنی پھیلی رہتی تھی۔ ماریا نے ان نیک دل عیسائی بزرگوں، پادریوں اور خلق خدا کی خدمت کرنے والے لوگوں کے بھی تختے دیکھے جہاں پھولوں اور جواہرات سے سجے ہوئے محل تھے اور ہر طرف روشنی اور خوشبو ہی خوشبو تھی جن کی دلکش نورانی روشوں پر یہ بزرگ چہل قدمی کر رہے تھے۔

ماریا خدا کے حضور سجدے میں گر گئی اور گڑگڑا کر دعا کی کہ اے خدا! مجھے بھی نیکی کی توفیق عطا فرما کہ میں بھی تیری جنت میں جگہ پاؤں۔ مجھے گناہوں سے بچائے رکھنا۔ مجھے دوزخ کے عذاب سے اپنی پناہ میں رکھنا۔ تھیوسانگ بھی اس جنت دوزخ کے مناظر سے بڑا متاثر ہوا تھا۔ مقدس روح کی آواز نے کہا۔

"یہاں دنیا کے زندہ لوگوں کو آنے کی اجازت نہیں ہے لیکن تم چونکہ دنیا میں رہ کر مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے رہے ہو، اس لیے جب میں نے تمہارے خلائی راکٹ کو خلاء میں گزرتے دیکھا تو خاص اجازت لے کر تمہارے راکٹ کا رخ اس سیارے کی طرف موڑ دیا۔"

تھیوسانگ نے سوال کیا۔

"تو کیا یہ وہ سیارہ نہیں ہے جس کی طرف زرد خلائی شیطانوں نے اس کا رخ فکس کر رکھا تھا؟"

"نہیں،" مقدس روح نے کہا۔ "اگر تم اس زرد خلائی شیطانوں کے سیارے پر پہنچ جاتے تو وہاں سے کبھی واپس اپنی زمین پر یا کسی دوسرے سیارے پر نہیں جا سکتے تھے۔"

ماریا نے مقدس روح کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"اے مقدس روح! آپ مہربانی کر کے ہمیں یہ بھی بتا دیجئے کہ ہم عنبر ناگ اور کیٹی سے کہاں مل سکتے ہیں۔ آپ کو تو ہمارے بارے میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سب کچھ معلوم ہو گا۔"

مقدس روح نے جواب دیا۔

"میں تم لوگوں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ عنبر ناگ کیٹی اور اس کی ایک خلائی دوست شکالی یہاں سے دس ہزار نوری سال کے فاصلے پر سینا تھون پر پہنچنے ہی والے ہیں۔"

ماریا نے تعجب کرتے ہوئے پوچھا۔

"یہ کیٹی کی نئی سہیلی شکالی کون ہے؟"

مقدس روح نے کہا۔

"شکالی سینا تھون سیارے کے حکمران کی بیٹی ہے اس کو خلائی مخلوق اغوا کر کے زمین پر لے گئی تھی۔ اب عنبر ناگ اور کیٹی ایک خلائی جہاز میں اس کے ساتھ اس کے سیارے سینا تھون کی طرف جا رہے ہیں۔ عنبر ناگ کیٹی نے شکالی کو خلائی مخلوق کے ظلم سے نجات دلائی تھی۔"

تھیو سانگ نے پوچھا۔

"مقدس روح! کیا آپ ہمیں سینا تھون سیارے کے بارے میں بتا سکتے ہیں کہ وہ خلائی نقشے پر کس زاویے پر ہے؟"

مقدس روح نے اپنی آواز میں تھیو سانگ کو خلائی راستے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ ماریا نے کہا۔

"کیا ہم سیارہ سینا تھون پر عنبر ناگ کیٹی سے مل سکیں گے؟"

مقدس روح نے کہا۔

"یہ کائنات کا راز ہے جو مجھے کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔ اب تم لوگ جا سکتے ہو۔ تمہیں خلائی سفر مبارک ہو۔"

"لیکن" ماریا بولی "مقدس روح! ہمیں عنبر ناگ کیٹی کے بارے میں کچھ تو بتا دیجئے۔"

مگر اسے کوئی جواب نہ ملا۔ مقدس روح جا چکی تھی۔

تھیو سانگ نے ماریا سے کہا۔

"ماریا بہن! مقدس بزرگ کی روح جا چکی ہے۔ چلو اپنے خلائی راکٹ پر چلتے ہیں۔ ابھی ہمیں بڑا طویل سفر طے کرنا ہے۔"

وہ کالے پہاڑ کو عبور کر کے "نسوادی" پہاڑیوں کی وادی میں آ گئے جہاں ان کا راکٹ اسی طرح کھڑا تھا۔ تھیو سانگ اور ماریا راکٹ میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بٹن دبا کر سیڑھی اندر کھینچی۔ دروازہ بند کیا۔ اپنے خلائی
اتار کر نچلی منزل میں خاص جگہ پر رکھے اور اوپر والی
میں آکر کاک پٹ کیبن میں بیٹھ گئے۔ بھبو سانگ
مختلف بٹن دبا کر کمپیوٹر، راڈار اور ساری ضروری مشینیں
چلادیں۔ پھر ایک بڑا سرخ بٹن دبایا۔ راکٹ کے نیچے
سے ایک زبردست دھماکے کے ساتھ شعلہ نکلا۔ راکٹ
دھچکا لگا اور وہ اوپر اٹھنا شروع ہوگیا۔ تھوڑی دیر
ان کا راکٹ جنت دوزخ کے سیارے سے دور ——
بہت دور تاریک خلا میں سیارہ سینا متھون کی طرف روشنی
رفتار سے بڑھ رہا تھا۔

آدم خور مخلوق

اب ذرا عنبر ناگ کیٹی اور شکالی کی طرف چلتے ہیں۔

ہم نے انہیں خلائی جہاز میں چھوڑا تھا جس میں عنبر ناگ کیٹی اور شکالی سوار تھے۔ ان کے ساتھ فرعون مصر کی ممی بھی ہے۔

ناگ جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں بوڑھا ہو چکا ہے۔ وہ سانپ کی شکل میں نہیں بلکہ انسانی شکل میں ہے۔ اس کے چہرے پر جھریاں پڑ گئی ہیں۔ کمر جھک گئی ہے۔ اس میں جوانوں ایسی طاقت نہیں رہی۔ عنبر اپنی پوری انسانی شکل میں ہے۔ کیٹی اس کے پاس خلائی جہاز کے کاک پٹ میں بیٹھی ہے۔ خلائی لڑکی شکالی بھی ان کے ساتھ ہی کیبن میں ہے۔ کیٹی اور شکالی چونکہ دونوں خلائی لڑکیاں تھیں اس لیے وہ ہی جہاز کو کنٹرول کر رہی تھیں۔

شکالی کو عنبر ناگ کیٹی نے دشمنوں سے نجات دی تھی اور دنیا پر اب کوئی جگہ رہنے کے لائق نہیں رہی تھی اس

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لیے شکالی انہیں ساتھ لے کر اپنے سیارے سینا تھون کی طرف جا رہی تھی جہاں شکالی کے باپ اچھال کی حکمرانی تھی، شکالی نے اپنے باپ کی خلائی حکومت کے بارے میں عنبر اور ناگ کیٹی کو بس اتنا ہی بتایا تھا کہ وہاں لوگ امن امان سے رہتے ہیں۔

ان کے خلائی جہاز کو خلا میں سفر کرتے ہوئے بہت وقت گزر چکا تھا کہ خلاء میں دُور نیلے رنگ کا ایک سیارہ چمکتا نظر آیا۔ شکالی کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ اس نے خلائی جہاز کی سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ دیکھو کیٹی! یہ نیلا سیارہ سینا تھون ہے یہ ہمارا سیارہ ہے۔ بس ہم یہاں پہنچنے ہی والے ہیں"

عنبر نے سیارے کے نیلے رنگ کو دیکھ کر پوچھا۔

"اس کا رنگ نیلا کیوں ہے؟"

شکالی بولی۔

"اس لیے کہ ہمارے سیارے میں ایک بہت بڑی نیلی جھیل ہے۔ یہ وہی جھیل سورج کی روشنی میں چمک رہی ہے"

ناگ نے اپنا بوڑھا سر اُٹھایا اور دُور سینا تھون کے

نیلے سیارے کی طرف دیکھا اور بولا۔

"اس جھیل کا پانی کیسا ہے شکالی؟"

شکالی نے کہا۔

"میٹھا بالکل آپ کی زمین کے پانی کی طرح"

کیٹی اور شکالی نے جہاز کی رفتار کو کم کر دیا۔ کیونکہ سینا تھون سیارے کا گولا اب قریب آگیا تھا اور خلائی جہاز اس کے دائرہ کشش میں داخل ہونے والا تھا۔ کیٹی اور شکالی دونوں بڑی ماہر خلا باز تھیں۔ انہوں نے جہاز کو سینا تھون کے دائرہ کشش میں داخل ہوتے ہوئے بڑی مہارت سے سنبھالے رکھا۔ اگرچہ جہاز کو بے حد دھچکے لگے اور وہ خلا میں دو تین بار اوپر کو اُچھل اُچھل گیا۔ ناگ نے اپنا بوڑھا سر پکڑ لیا اور کہا۔

"میرا تو انجر پنجر ڈھیلا ہو گیا ہے"

عنبر نے مذاق کے موڈ میں کہا۔

"ناگ بابا! تم بوڑھے بھی تو ہو گئے ہو"

ناگ کو بڑا غصہ آگیا۔ کہنے لگا۔

"اگر تم اچانک بوڑھے ہو گئے۔ تو تمہارا جسم تو جھریوں کا ڈھیر بن جائے گا۔ میں تو پھر بھی چل پھر سکتا ہوں۔ آخر تم پانچ ہزار سال کے ہو"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر مسکرایا۔

"ناگ بھائی! تم تو ناراض ہو گئے۔ میں تو مذاق کر رہا تھا۔"

کونے میں رکھی فرعون مصر کی ممّی خاموش تھی۔ کیٹی اور شکالی کی ساری توجہ جہاز کو کنٹرول کرنے میں لگی تھی۔ سیناٹورا سیارہ اِن کے خلائی جہاز کو بڑی تیزی سے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ کیٹی نے اس زبردست کشش کو نارمل کرنے کے لیے دو اُلٹے انجن چلا دیئے تھے۔ اب پوزیشن یہ تھی کہ ایک انجن معمولی رفتار سے خلائی جہاز کو آگے لے جا رہا تھا اور دو انجن پوری رفتار سے اُسے پیچھے کی طرف کھینچ رہے تھے جس کی وجہ سے جہاز دھیمی اور نپی تلی رفتار کے ساتھ سیارے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سیارے کی گولائی اب انہیں محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ بلکہ اس کے پہاڑوں اور جنگلوں سے بھری ہوئی زمین چپٹی لگنے لگی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ خلائی جہاز اب سیارے کی زمین کے بہت قریب آچکا تھا۔

شکالی نے سکرین پر ایک طرف اشارہ کیا۔

"کیٹی ہم خلائی جہاز کو اِس جگہ اتاریں گے جہاں ایک تکونا مینار نظر آتا ہے۔ یہ واچ ٹاور ہے۔ یہاں میرے باپ اچھال کے سپاہی پہرہ دیتے ہیں۔"

عنبر نے پوچھا۔

"کیا تمہارے سیارے پر بھی کسی دشمن کے حملے کا خطرہ رہتا ہے؟"

شکالی بولی۔

"ہمارے جنگلوں کے جنگلوں میں ایک خلائی قبیلہ رہتا ہے۔ یہ لوگ بڑے وحشی اور خونخوار ہیں ان کی خوراک نوجوان لڑکیاں ہیں۔ یہ کبھی کبھی چوری ہمارے علاقوں میں گھس کر نوجوان لڑکیوں کو اُٹھا کر لے جاتے ہیں۔ اور پھر انہیں بھون کر کھا جاتے ہیں۔"

ناگ نے پوچھا۔

"کیا تمہارے والد اچھال ان کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کرتے؟ آخر وہ اس سیارے کے حکمران ہیں ان کی فوج بھی ہو گی۔ خلائی سپاہی بھی ہوں گے۔ وہ اِس خلائی قبیلے کو ختم کیوں نہیں کر دیتے؟"

کیٹی نے کہا۔

"میں بھی یہی پوچھنے والی تھی تم سے شکالی۔ یہ تو ظلم ہے کہ نوجوان لڑکیوں کے ساتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکالی نے آہ بھر کر کہا۔

"بس میرے باپ میں یہی ایک کمزوری ہے کہ وہ بے حد رحم دل ہے اور اُس نے حکم دے رکھا ہے کہ اس ملک میں کسی جانور کو بھی ہلاک نہ کیا جائے۔ اس نے سپاہیوں کو حکم دے رکھا ہے کہ خلائی قبیلے کے آدم خوروں کو زندہ گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا جائے۔ مگر یہ لوگ قید سے بھاگ جانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں"۔

کیٹی کی آواز بلند ہوئی۔

"جہاز لینڈ کرنے والا ہے۔ اپنی اپنی جگہوں پہ ہوشیار ہو کر بیٹھ جاؤ"۔

خلائی جہاز کا اگلا انجن اور پچھلے دونوں انجن بند کر دیئے گئے تھے۔ صرف ایک ہی انجن چل رہا تھا جو جہاز کو سیارے کی زمین کی کشش کے مقابلے میں پورے حساب سے اوپر کی طرف کھینچ رہا تھا۔ اس سے زمین کی کشش نارمل ہو گئی اور جہاز آہستہ آہستہ سیارہ سینا تھون کی زمین پہ واچ ٹاور کے قریب بڑے سکون ـــ کے ساتھ اتر گیا۔

جہاز کے تمام انجن اور کمپیوٹر وغیرہ بند کر دیئے گئے۔

روشنیاں بجھا دی گئیں۔ عنبر ناگ اور کیٹی شیشے میں سے نیچے دیکھنے لگے۔

"شکالی۔ اس تمہارے سیارے کی فضا تو بالکل ہماری زمین کی طرح کی لگتی ہے۔ یہاں درخت بھی ہیں مگر ان کے پتے نوکیلے ہیں"۔

شکالی نے کہا۔

"ناگ بھائی! ہمارا سیارہ اپنے سورج سے بالکل اتنے ہی فاصلے پہ خلاء میں ہے جتنے فاصلے پر سورج سے آپ کی زمین واقع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں آپ کی زمین ایسی فضا پیدا ہو گئی ہے۔ سیارے کی گردش بھی اتنی ہی ہے جس کی وجہ سے یہاں دباؤ بھی آپ کی زمین کے برابر ہے"۔

عنبر نے کہا۔

"وہ تو تمہاری شکل دیکھ کر ہی ظاہر ہو گیا تھا۔ تمہاری شکل اور ہماری زمین کی عورتوں کی شکل میں کوئی فرق نہیں ہے"۔

ناگ بولا۔

"یہ تمہارے واچ ٹاور پر مجھے کوئی خلائی سپاہی نظر نہیں آرہا"۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکالی نے خلائی جہاز کے دروازے والا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"سپاہی واچ ٹاور کے اندر ہوں گے"

بٹن دبانے سے جہاز کا بے حد مضبوط فولاد کا دروازہ اپنے آپ پیچھے ہٹ گیا۔ ناگ عنبر اور کیٹی نے بڑی احتیاط سے آہستہ آہستہ اوپر کو سانس لیا۔ ہوا میں آکسیجن کافی مقدار میں تھی۔ دباؤ بھی نارمل تھا۔ شکالی نے ہنس کر کہا۔

"میں نے کہا تھا ناں کہ ہمارے سیارے کی فضا بالکل آپ کی زمین ایسی ہے۔ آؤ میرے ساتھ" وہ خلائی جہاز کی سیڑھی سے نیچے اُتر گئے۔

سیارے کی زمین نرم اور بھربھری نہیں بلکہ سخت تھی۔ زمین پر سوکھی ہوئی زرد گھاس اُگی تھی۔ تھوڑے فاصلے پر فولاد کی دیوار والا ایک واچ ٹاور بنا ہوا تھا جو چھ سات منزلہ تھا۔ اس واچ ٹاور کی پہلی منزل میں ایک فولادی دروازہ تھا اور پھر ہر منزل میں ایک تکونی کھڑکی بنی تھی۔

شکالی واچ ٹاور کی طرف چلتے ہوئے بولی۔

"یہاں سے میں اپنے والد کو سگنل دیتی ہوں کہ میں پہنچ گئی ہوں"

ناگ، عنبر اور کیٹی اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ کیٹی

نے اِدھر اُدھر نگاہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"شکالی لگتا ہے تمہارے والد کا یہ سیارہ اتنا ماڈرن نہیں ہے"

عنبر بولا۔

"ہاں مجھے بھی محسوس ہوا ہے کہ سائنس میں آپ لوگوں نے زیادہ ترقی نہیں کی۔ ورنہ تم خلائی جہاز میں سے اپنے والد اچھال کو سگنل دے سکتی تھیں"

شکالی مسکرانے لگی۔

"عنبر بھائی! ایک زمانہ تھا کہ یہ سیارہ خلائی سائنس میں ہمارے نظام شمسی کے تمام سیاروں سے آگے تھا۔ لیکن پھر اس ترقی کی وجہ سے جنگ چھڑ گئی اور سیارے کی ساری تہذیب تباہ و برباد ہو گئی۔ میرا باپ اِن دنوں چھوٹا سا بچہ تھا۔ جب وہ بڑا ہوا تو اس نے ملک پر قبضہ کر کے ملک کے لوگوں کو سادہ زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی۔ اب ہمارے سیارے پر کوئی خلائی بم نہیں ہے۔ معمولی خلائی بندوقیں اور گنیں ہیں۔ میرا والد اور اس کے ساتھی مشیر بڑی سادگی سے رہتے ہیں۔ تم خود چل کر دیکھ لو گے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ بولا۔

" مگر ایسا کیوں ہے؟ تمہیں تو سائنس میں ترقی کرنی چاہیئے۔"

شکالی نے کہا۔

" ناگ بھائی! تم نے اپنی زمین کا انجام دیکھ لیا ہے۔ خلائی سائنس کی ترقی کا انجام سوائے تباہی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔"

اسی طرح باتیں کرتے وہ واچ ٹاور کے پاس پہنچ گئے۔ شکالی نے واچ ٹاور کے پہلی منزل والے فولادی دروازے کے پاس پہنچ کر دیوار میں لگا ایک بٹن دبا دیا۔ دروازہ کھل گیا۔ شکالی نے آواز دی۔ اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔

واچ ٹاور کی ڈیوڑھی میں ٹیلی فون لگا تھا۔ شکالی نے اوپر والی منزل میں فون کیا۔ اوپر گھنٹی بجتی رہی مگر کسی نے ریسیور نہ اٹھایا۔

" کیا یہ لوگ سو گئے ہیں؟" شکالی نے اپنے آپ سے کہا۔

عنبر، کیٹی اور ناگ اس کے پاس ہی کھڑے تھے۔

یہ چاروں ایک لفٹ میں بیٹھ کر دوسری منزل پر آ گئے۔ لفٹ کا دروازہ کھلا تو شکالی ٹھٹھک کر رہ گئی۔ اس

کے سامنے کونے کمرے میں تین پہرے دار سپاہیوں کی لاشیں اس طرح فرش پر اوندھی پڑی تھیں کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے تھے۔

" اف — یہ کیا ہو گیا؟"

شکالی نے گھبرا کر کہا۔ عنبر، ناگ کیٹی بھی فکر مند ہو گئے۔ وہ تیسری منزل میں گئے۔ وہاں بھی تین سپاہیوں کی ہاتھ پاؤں کٹی ہوئی لاشیں پڑی تھیں۔ اسی طرح چوتھی منزل کے سپاہی بھی ہلاک کیے جا چکے تھے۔ ان کی خلائی گنیں غائب تھیں۔

عنبر نے کہا۔

" انہیں کون قتل کر گیا شکالی؟"

شکالی بولی۔

" یہ اسی دشمن خلائی قبیلے کا کام ہے۔"

کیٹی نے کہا۔

" شہر میں چل کر دیکھو، وہاں کیا پوزیشن ہے؟"

ناگ نے کہا۔

" تمہیں سب سے پہلے اپنے باپ کے محل میں جا کر ان سے پتہ کرنا چاہیئے کہ خلائی قبیلے نے کب حملہ کیا تھا؟"

شکالی جلدی سے بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں والد صاحب کو فون کرتی ہوں۔"

شکالی نے اسی وقت اپنے باپ کے محل کا نمبر ملایا۔ وہ ریسیور کان سے لگا کر خاموش کھڑی رہی۔ اس کے چہرے پر پریشانی تھی۔ کیٹی نے بے تابی سے پوچھا۔

"ادھر سے کوئی نہیں بول رہا کیا؟"

"نہیں۔ کوئی فون نہیں اٹھا رہا۔"

شکالی نے پریشانی کے عالم میں اپنے والد اچھال کے بڑے مشیر کو فون کیا۔ اس کی طرف سے بھی کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ اب تو شکالی کو بہت پریشانی ہوئی۔ اس نے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے کوئی انہونی بات ہو گئی ہے میرا باپ اور اس کا مشیر ہمیشہ اپنے فون کے پاس رہتے ہیں۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"ہمیں تمہارے باپ کے محل کی طرف چلنا چاہیئے۔"

عنبر ناگ کیٹی اور شکالی واچ ٹاور سے نکل کر شہر میں داخل ہو گئے۔ عنبر نے دیکھا کہ شہر زیلین کے کسی پرانے زمانے کے ملک کی یاد دلا رہا تھا۔ سڑکیں پکی تھیں۔ مکان پتھروں کے بنے ہوئے تھے اور سادہ تھے۔ سب سے حیرانی کی بات یہ تھی کہ شہر میں کوئی انسان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ مکانوں کے دروازے کھلے تھے۔ عنبر اور شکالی بھاگ کر ایک مکان میں گئے۔ کیٹی اور ناگ سامنے والے مکان میں چلے گئے۔ دونوں نے دیکھا کہ مکانوں میں مردوں اور بوڑھی عورتوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ جوان لڑکیوں کی ایک بھی لاش نہیں تھی۔ شکالی گھبرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"یہ خلائی قبیلے کا حملہ ہے۔ وہ آدمیوں اور عورتوں کو مار کر جوان لڑکیوں کو کھانے کے لیے اٹھا کر لے گئے ہیں۔"

ہم تیز تیز چلتے شکالی کے ساتھ اس کے باپ کے محل میں پہنچے۔

یہ محل پرانے بغداد کے بادشاہوں کی یاد دلاتا تھا۔ اونچا حویلی ایسا دروازہ تھا جس کے اندر خلائی گاڑیاں ایک طرف کھڑی تھیں۔ جگہ جگہ سپاہیوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ ان سب کے پاؤں اور ہاتھ کاٹ ڈالے گئے تھے۔ شکالی پریشانی کے عالم میں بھاگتی ہوئی اپنے باپ کے محل میں گئی۔ کیٹی عنبر بھی ان کے ساتھ تھے۔ ناگ چونکہ بوڑھا تھا اس لیے آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔

شکالی کے باپ اچھال کا سارا محل خالی پڑا تھا۔ اس کے باپ کا بستر لگا تھا مگر نہ وہ خود وہاں پر تھا اور نہ اس کا بوڑھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مشیر ہی تھا۔ شکالی کی ماں بچپن ہی میں مر گئی تھی۔ اس ک کوئی بہن اور بھائی بھی نہیں تھا۔ محل کے برآمدوں او دوسری راہ داریوں میں انہیں پہرے داروں، سپاہیوں او محافظوں کی لاشیں پڑی دکھائی دیں۔

ناگ نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"یہ تو شہر پر زبردست حملہ کیا گیا ہے خلائی قبیلے نے تو شہر کی ساری آبادی کو ہلاک کر ڈالا ہے۔"

کیٹی بولی۔

"اور شہر کی ساری جوان لڑکیوں کو اغوا کر لیا گیا ہے۔"

شکالی اپنے باپ کے محل کے اوپر گئی۔ اوپر جو پہرے دا ہوا کرتے تھے وہ بھی مار دیئے گئے تھے۔ سارے ش میں ایک بھی آدمی زندہ نہیں تھا۔ بوڑھی عورتوں کو بھی کر دیا گیا تھا۔ یہاں بھی کوئی جوان لڑکی موجود نہیں تھی

عنبر نے شکالی سے سوال کیا۔

"یہ تمہارا دشمن خلائی قبیلہ کس جگہ آباد ہے؟"

شکالی اس صورتِ حال سے پہلے تو بہت ہی پریشان تھی مگ چونکہ وہ ایک خلائی لڑکی تھی اس لیے اس نے بہت جلد اپنے غم اور پریشانی پر قابو پا لیا اور اب اس دردناک واقع کی اصل وجہ معلوم کرنے کے سلسلے میں غور کرنا شروع کر دیا۔

اس نے عنبر کے سوال کے جواب میں کہا۔

"آدم خور بلکہ لڑکی خور خلائی قبیلہ جھیل کے پار اونچے پہاڑ کی دوسری جانب ایک بہت بڑے قلعے میں رہتا ہے جس کو چاروں طرف سے اتنی بڑی اور اونچی اونچی سیدھی کھڑی ہوئی چٹانوں نے گھیر رکھا ہے کہ اس کے اندر کوئی انسان داخل نہیں ہو سکتا۔"

کیٹی نے پوچھا۔

"کیا تم لوگوں کے پاس کوئی ہیلی کاپٹر، بمبار جہاز، ٹینک خلائی بم وغیرہ نہیں ہیں؟"

شکالی نے کہا۔

"میں نے کہا نا کہ یہ سب کچھ ہمارے سیارے پر موجود تھا۔ ہم سائنس میں بہت ترقی کر چکے تھے مگر دوسرے سیارے کے ایٹمی حملے کے بعد یہ سب کچھ تباہ ہو گیا۔ پھر جب میرے باپ نے حکومت سنبھالی تو اس نے اعلان کر دیا کہ ہم صرف خلائی گنوں اور سڑک پر چلنے والی گاڑیوں تک ہی سائنس میں ترقی کریں گے۔ اور سادہ زندگی بسر کریں گے۔ ہم کوئی ایٹم بم، ایٹمی بمبار جہاز یا اسلحہ تیار نہیں کریں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ بولا!

"یہی تمہارے باپ کی سب سے بڑی غلطی تھی"

شکالی نے کہا۔

"میرے باپ نے تو کوئی فوج بھی نہیں بنائی ہوئی تھی۔ بس معمولی پہرے دار تھے جو شاہی محل اور شہر کے دروازوں کی حفاظت کرتے تھے کبھی کبھی خلائی قبیلے والے لڑکیوں کو اٹھانے آتے تو یہ پہرے دار انہیں مار بھگاتے تھے"

کیٹی کہنے لگی۔

"یہ تو سارے کا سارا شہر تباہ ہو گیا ہے۔ کوئی بھی انسان زندہ نہیں بچا"

عنبر بولا۔

"مگر شکالی تمہارے باپ اچھال اور اس کے مشیر کی لاش کہیں نہیں ملی۔ یہ کیا بات ہے؟"

شکالی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میرے باپ کو یا تو خلائی قبیلے والے اغوا کر کے لے گئے ہیں اور یا وہ اپنے مشیر کے ساتھ پہاڑی جنگلوں میں کہیں جا کر چھپ گیا ہے"

ناگ نے کہا۔

"تو پھر انہیں جنگلوں میں جا کر تلاش کیا جانا چاہیئے"

شکالی بولی۔

"اس میں ہماری جانوں کو بھی خطرہ ہے۔ اس وقت خلائی قبیلے والے فاتح ہیں۔ وہ جنگلوں میں خلائی گنیں لیے ڈھونڈتے پھر رہے ہوں گے۔ وہ ہم پر پیچھے سے یا کسی درخت یا چٹان کے اوپر سے وار کر سکتے ہیں۔ کیٹی نہ سہی مگر میں اور ناگ تو ہلاک ہو سکتے ہیں"

عنبر نے کہا۔

"تو پھر کیا ہمیں ہاتھ پر ہاتھ ڈال کر بیٹھے رہنا چاہیئے۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"ہمیں شکالی کے باپ کا بھی کھوج لگانا ہے اور ان لڑکیوں کو بھی موت کے منہ سے بچانا ہے جن کو آدم خور خلائی قبیلے کے لوگ ہڑپ کرنے کے لیے اغوا کر کے لے گئے ہیں"

شکالی نے کیٹی کے اس مشورے کو پسند کیا۔ ناگ بولا۔

"اس سلسلے میں ہم فرعون مصر کی ممی کو بھول

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گئے ہیں وہ ہمیں غیب کی باتیں بتا دیا کرتی ہے
کیوں نہ اس سے جا کر پوچھا جائے کہ شکالی کا
باپ کہاں ہو گا اور یہ بے گناہ لڑکیاں کہاں ہوں
گی۔"

عنبر، کیٹی اور شکالی نے ناگ کی تجویز کو فوراً مان لیا اور
وہ ایک موٹر کار جیسی بند خلائی گاڑی میں بیٹھ کر واپس
اپنے راکٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی وہ خلائی جہاز
سے فاصلے پر ہی تھے کہ انہوں نے پہاڑیوں کے پیچھے سے
آگ کے شعلے اور دھواں بلند ہوتا دیکھا۔

کیٹی نے گھبرا کر کہا۔

"اُفوہ ۔۔۔ لگتا ہے ہمارے خلائی جہاز کو آگ لگا
دی گئی ہے۔"

کیٹی کا اندازہ غلط نہیں تھا۔ جب وہ خلائی جہاز کے قریب
پہنچے تو دیکھا کہ جہاز سارے کا سارا آگ کے شعلوں میں لپٹا
دھڑا دھڑ جل رہا تھا۔ ناگ نے افسوس کے ساتھ کہا۔

"بڑے دکھ کی بات ہے کہ فرعون مصر کی ممی کو ہم
جہاز سے باہر نہ نکال سکے۔"

عنبر گاڑی سے نکل کر اپنے جہاز کو جلتے دیکھ رہا تھا
بولا۔

"فرعون مصر کی ممی تو جل کر راکھ ہو چکی ہو گی۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"افسوس تو اس بات کا ہے کہ اب ہم یہاں اس
سیارے پر قید ہو کر رہ گئے ہیں۔"

پھر اس نے شکالی سے پوچھا کہ کیا اِن کے پاس کوئی
ایسا خلائی جہاز نہیں ہے کہ جس کی مدد سے وہ وقت
آنے پر اِس سیارے سے پرواز کر کے کسی دوسرے
سیارے پر چلے جائیں۔ شکالی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے
کہا۔

"ہم نے ایسا کوئی خلائی جہاز نہیں بنایا۔"

ناگ گہرا سانس بھر کر بولا۔

"یہ تم لوگوں کی بھول تھی۔ اگر تم لوگوں نے خلائی
سائنس میں ترقی کی ہوتی اور اچھے سے اچھا
سائنسی اسلحہ تیار کیا ہوتا تو آج تمہارے ملک پر یہ
تباہی نہ آتی۔"

عنبر نے کہا۔

"پُر امن زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری ہے
کہ آپ ہر وقت دشمن سے لڑائی کرنے
کے لیے تیار ہوں اور آپ کے پاس دشمن سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زیادہ بہتر اسلحہ ہو۔"

کیٹی ٹہلنے لگی۔

"اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم نیا خلائی جہاز کیسے تیار کریں گے؟"

عنبر نے کہا۔

"وہ تو بعد کی بات ہے پہلے تو ہمیں اِس شہر کی اغوا کی ہوئی بے گناہ لڑکیوں اور شکالی کے باپ کی جان بچانی ہوگی۔"

ناگ بولا۔

"اس کے لیے ہمیں باقاعدہ پروگرام بنانا ہوگا۔ جھیل پار پہاڑیوں کے پار چٹانی قلعے میں اگر ہم داخل ہو بھی گئے۔ تو ہمیں لڑکیوں کو زندہ نکال لانے کے لیے بڑی عقل مندی سے کام لینا ہوگا۔ کیونکہ آدم خور خلائی قبیلے کے لوگ ہمیں ہلاک نہ بھی کر سکے تب بھی وہ اِن لڑکیوں کو ضرور قتل کر ڈالیں گے جن کو ہم بچانا چاہتے ہیں۔"

ناگ کی بات غور کرنے کے قابل تھی۔ عنبر کہنے لگا۔

"ناگ بھائی۔ بات تو تم نے بڑی ٹھیک کہی ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ تم بوڑھے ہو گئے ہو۔ تم شاید

ہی اِس مشن میں ہماری کوئی مدد کر سکو۔"

ناگ نے سر جھکا لیا اور بولا۔

"میں کوشش کروں گا۔ بہرحال میں آرام سے تو نہیں بیٹھ سکتا۔"

عنبر ناگ کیٹی اور شکالی اپنی خلائی گاڑی میں بیٹھ کر واپس شاہی محل میں آ گئے۔ وقت کا یہاں یہ معاملہ تھا کہ دن کی روشنی یہاں جلدی ختم ہو جاتی تھی اور رات بہت لمبی ہوتی تھی۔ جس وقت عنبر ناگ کیٹی کا خلائی جہاز یہاں اترا تو سورج غروب ہو رہا تھا۔ اب جب وہ چلتے ہوئے خلائی جہاز کو چھوڑ کر محل میں آئے تو رات ہو گئی تھی۔

شاہی محل میں سوائے اِن چار انسانوں کے پانچواں کوئی نہیں تھا۔ شکالی سارے محل سے واقف تھی۔ اِس لیے محل کے اس کمرے میں روشنی کر دی جس میں یہ لوگ بیٹھے تھے۔ یہ روشنی بلور کی ایک نکونی ٹیوب سے نکل رہی تھی۔ شکالی باورچی خانے میں چلی گئی۔ اور جب واپس آئی تو اس نے شیشے کا ٹرے اٹھا رکھا تھا۔ جس میں پھلوں کا رس، ایک خاص قسم کے بیج کو پیس کر بنائی گئی روٹی، پرندے کا گوشت رکھا تھا۔ عنبر نے کہا۔

"تمہیں اور کیٹی کو کھانے کی ضرورت ہے تو کھاؤ ہمیں تو بھوک ہی نہیں لگتی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ بولا۔

"بھوک تو مجھے بھی نہیں لگ رہی۔ پہلے ہی کم لگتی تھی جب سے بوڑھا ہوا ہوں باقی کی بھوک بھی مرگئی ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"پھر بھی کچھ نہ کچھ کھا لو ناگ!"

شکالی نے خاص جنگلی بیج کو پیس کر اس کے آٹے سے بنائی ہوئی سرخ روٹی کا ایک ٹکڑا کاٹ کر ناگ کو دیا اور بولی۔

"ایک ٹکڑا اس روٹی کا کھا کر دیکھو۔ بڑی مزے دار ہوتی ہے۔ ہم لوگ تو یہی روٹی کھاتے ہیں۔"

ناگ کا دل بالکل نہیں چاہتا تھا۔ بڑھاپے کی وجہ سے اس کا معدہ بھی کام نہیں کرتا تھا۔ کیٹی نے بھی جب اسے مجبور کیا تو ناگ نے سرخ روٹی کا ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈال لیا اور آہستہ آہستہ بوڑھے آدمیوں کی طرح چبا چبا کر کھانے لگا۔ جب وہ روٹی کا ٹکڑا چبا کر کھا رہا تھا تو اسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کے جسم میں ایک نئی طاقت داخل ہو رہی ہے۔ ناگ نے روٹی کا دوسرا ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈال لیا۔

عنبر نے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے بوڑھے ناگ کو یہ روٹی پسند آئی ہے۔"

ناگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ مگر وہ اپنے جسم میں ایک نئی زندگی محسوس کرنے لگا تھا۔ دوسرا نوالہ بھی وہ نگل گیا جس کے ساتھ ہی جب اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا تو وہاں سے جھریاں اور سلوٹیں غائب ہو رہی تھیں۔ ناگ نے خوشی سے چیخ کر کہا۔

"عنبر! میں پھر سے جوان ہو رہا ہوں۔"

کیٹی شکالی اور عنبر نے چونک کر ناگ کی طرف دیکھا۔ ناگ کے چہرے سے آہستہ آہستہ جھریاں غائب ہو رہی تھیں۔ سر کے سفید بال سیاہ ہونا شروع ہو گئے تھے اور گردن جو پہلے بڑھاپے کی وجہ سے جھکی ہوئی تھی اب اوپر کو اٹھ رہی تھی۔

عنبر نے کہا۔

"واقعی ناگ! تمہاری جوانی واپس آ رہی ہے۔"

دیکھتے دیکھتے ناگ کے چہرے اور ہاتھوں کی ساری جھریاں غائب ہو گئیں۔ سر کے بال پھر سے کالے گھنگھریالے ہو گئے۔ چہرہ ایک نوجوان لڑکے کی طرح چمکنے لگا۔ گردن اوپر کو اٹھ آئی۔ ناگ پھر سے جوان ہو گیا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ ہوا میں خوشی سے لہرا کر کہا۔

"میں بوڑھا نہیں رہا۔ مجھ پر جادو کا اثر ختم ہو گیا۔ عنبر کیٹی اب میں تمہارے لیے بھرپور کام کر سکوں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر کیٹی اور ٹھکالی نے اسے مبارک باد دی۔ ناگ نے کہا۔

"تم لوگ اسی جگہ ٹھہرو۔ میں سانپ بن کر سارے محل کی تلاشی لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے یہاں دشمن کا کوئی آدمی چھپا ہوا ہو۔"

اس تجویز کو سب نے پسند کیا۔ ناگ نے اندر کو سانس کھینچا اور وہ چھوٹا سا کالا سانپ بن کر کمرے سے نکل کر محل کے دوسرے کمروں کی طرف رینگنے لگا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

سیاہ شیشے کا عقاب

ناگ سارے محل کے کمروں میں گھوم گیا۔ جگہ جگہ پہرے دار سپاہیوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ اسے کہیں کوئی زندہ شخص نہ ملا۔ ایک زینہ محل کی اوپر والی منزل کو جاتا تھا۔ ناگ زینہ طے کر کے اوپر والی منزل پر آگیا۔ یہاں ایک بیڈ روم خالی پڑا تھا۔ اس کمرے کے دروازے پر جو سپاہی پہرہ دیتا تھا اس کی لاش فرش پر گری ہوئی تھی۔ ناگ محل کی چھت پر آگیا۔ چھت بھی خالی تھی۔ چھت پر چار بُرج بنے تھے۔ ہر بُرج میں پہرہ دینے والا سپاہی مُردہ پڑا تھا۔ ناگ رینگتا ہوا نیچے بیڈ روم میں آگیا۔ یہاں سے باہر راہ داری میں آیا تو یہاں اندھیرا تھا۔ اندھیرے میں اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ ناگ جلدی سے رینگتا ہوا دیوار کے ساتھ لگ گیا اور اس نے گردن گھما کر پیچھے دیکھا۔ وہ اندھیرے میں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک بلی کی طرح کا مگر بلی سے بڑا جانور اس کی طرف بڑھتا چلا آرہا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کے قریب آکر اس بڑی بلّی نے غرّا کر اس پر حملہ کر دیا۔ ناگ تیزی سے دیوار کے اوپر چڑھ گیا۔ بلّی نیچے کھڑی اس کی طرف لال لال آنکھوں سے تکتی غرّاتی رہی۔

ناگ دیوار پر رینگتا محل کی پہلی منزل والے کمرے میں آگیا۔ یہاں عنبر کیٹی اور شکالی بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

ناگ نے انسانی شکل اختیار کر کے انہیں بتایا کہ اوپر ایک موٹی بلی نے اس پر حملہ کر دیا تھا۔ شکالی نے کہا۔

"اسے ہم کھوشی کہتے ہیں۔ یہ مردا خور جانور ہے لاشوں کی بو پر وہاں آیا ہوگا۔"

اب انہوں نے مشورہ شروع کر دیا کہ آدم خور خلائی قبیلے کی طرف اپنا مشن کب اور کہاں سے شروع کیا جائے۔ شکالی نے کہا۔

"یہاں کی رات بہت لمبی ہوتی ہے۔ ہمیں رات کے اندھیرے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جھیل کے کنارے والے پہاڑ کو پار کر کے خلائی قبیلے کے چٹانی قلعے تک پہنچنا چاہیئے کیونکہ دن کی روشنی میں ہم ادھر گئے تو دشمن ہمیں دیکھ لے گا۔"

عنبر نے کہا۔

"دشمن دیکھ بھی لے گا تو کیا ہوگا۔ وہ مجھے تو ہلاک نہیں کر سکتا۔ میں تو ان کے قلعے میں سیدھا چلا جاؤں گا۔"

شکالی بولی۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ کچھ معلوم نہیں ہماری خلائی گن میں سے جو شعاع نکلتی ہے اس کا تمہارے جسم پر کیا اثر ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ تمہیں حملہ کرتے دیکھ کر اگر وہ تمہیں ہلاک نہ کر سکے تو وہ کم از کم ان تمام لڑکیوں کو مار ڈالیں گے جو اس وقت ان کے قبضے میں ہیں اور اس طرح ہمارا مقصد فوت ہو جائے گا۔ ہم اپنے مشن میں ناکام ہو جائیں گے۔ ہمارا مقصد تو ان لڑکیوں کی جان بچانا ہے۔"

ناگ بولا۔

"پھر تمہاری کیا رائے ہے؟"

شکالی نے کہا۔

"ہمیں چھپ کر دشمن کے قلعے میں داخل ہونا ہوگا۔ تاکہ ہم اُن کو خبر بھی نہ ہونے دیں اور اُن کی بے خبری میں معصوم لڑکیوں کو وہاں سے نکال کر لے آئیں۔"

ناگ کہنے لگا۔

"کیا ان پر میرے زہر کا اثر نہیں ہوگا؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکالی نے کہا۔

"تمہارے زہر کا اثر ہو سکتا ہے۔ مگر تم کس کس کو مارو گے؟ اور پھر تمہارے حملے سے بھی یہی ہو گا کہ دشمن لڑکیوں کو ہلاک کر دے گا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم کو بھی کسی خلائی گن کا فائر بھسم کر دے"

کیٹی کہنے لگی۔

"اس کا نتیجہ تو یہی نکلتا ہے کہ ہمیں چوری چھپے کمانڈوز کی طرح دشمن کے قلعے میں گھسنا چاہیئے۔"

"بالکل ٹھیک ہے"۔ شکالی بولی۔ "میں بھی یہی کہہ رہی ہوں"

عنبر نے کہا۔

"تو پھر ہم کس کا انتظار کر رہے ہیں۔ ابھی، اسی وقت اپنا مشن شروع کرتے ہیں"

ناگ نے پوچھا۔

"یہ جو آدم خور خلائی قبیلے والے ہیں ان کی کوئی خاص بات ہو تو ہمیں بتا دو۔ کیونکہ تم تو انہیں جانتی ہو گی"

شکالی نے کہا۔

"یہ آدم خور خلائی قبیلہ ہمارے لیے ہمیشہ ایک راز بنا رہا ہے۔ اگر میرے باپ نے ایٹمی سائنس کو ترقی

دی ہوتی اور ہم نے بھی خلائی جہاز بنائے ہوتے تو اس قبیلے کے قلعے پر اوپر سے حملہ کر سکتے تھے۔ مگر میرے باپ نے امن کی خاطر اس قسم کا اسلحہ نہیں بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم میں سے آج تک کوئی بھی ان کے قلعے میں نہیں جا سکا۔ بس ان کے بارے میں کہانیاں ہی مشہور ہیں کہ یہ لوگ کسی دوسری دنیا سے آ کر یہاں پہاڑیوں میں قلعہ بنا کر آباد ہو گئے تھے۔

انہیں عام تلوار اور خنجر ہلاک نہیں کر سکتا۔ صرف خلائی گن کی شعاع ہی انہیں مار سکتی ہے۔ ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ ان کی پہاڑیوں میں ایک خاص قسم کے شیشے کی ڈلیاں نکلتی ہیں جن کو یہ آدم خور بڑے شوق سے اپنے گلے میں پہنتے ہیں۔ ویسے یہ جنگلی جانور بھی کھاتے ہیں لیکن دشمن کی جوان لڑکیوں کو خاص طور پر بڑے شوق سے بھون کر کھاتے ہیں"

عنبر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ان کی خلائی بندوقوں پر قبضہ کر کے اسی بندوق سے ان پر حملہ کرنا ہو گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیونکہ ہمارے پاس تو کوئی خلائی گن نہیں ہے۔
شکالی بولی۔

"وہ ہمارے سپاہیوں کی بھی ساری خلائی گنیں اُٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے ہیں"

اس قسم کی باتوں کے بعد شکالی نے محل کی بتی گل کر دی۔ اور وہ رات کے اندھیرے میں شاہی محل سے نکل کر شہر میں آگئے۔ شہر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ مکان خالی سنسان پڑے تھے۔ آدم خور قبیلے والوں نے سب کو مار ڈالا تھا اور جوان لڑکیوں کو اُٹھا کر لے گئے تھے۔ اس سیارے کا یہی ایک شہر تھا جس کی آبادی بہت ہی کم تھی۔ اصل میں یہ لوگ بڑے آرام اور سکون سے سادہ زندگی بسر کرنا چاہتے تھے مگر آدم خور قبیلے نے ان پر تباہی نازل کر دی تھی۔

چلتے چلتے عنبر ناگ کیٹی اور شکالی شہر سے باہر نکل گئے۔ شکالی کو راستہ آتا تھا۔ وہ ان کی گائیڈ بنی ہوئی تھی۔ یہاں انہیں ایک گاڑی مل گئی جو موٹر کار کی طرح کی تھی اور ایٹمی توانائی سے چلتی تھی۔ وہ اس میں بیٹھ کر جھیل کی طرف سفر کرنے لگے۔

گھپ اندھیری رات میں وہ ایٹمی گاڑی کو ویران راستوں پر تیز چلاتے ہوئے جھیل کے کنارے کنارے چلتے مغرب کی جانب انہیں پرانی طرز کی ایک کشتی نظر پڑی۔

"ہم اس کشتی میں جھیل کے پار جائیں گے"

کیٹی نے یہ کہہ کر کشتی کی رسّی کو اپنی طرف کھینچا۔ عنبر ناگ اور شکالی جب کشتی میں بیٹھ گئے تو کیٹی نے رسّی کو توڑ ڈالا اور خود بھی آکر بیٹھ گئی۔ وہ چپو چلاتے کشتی کو جھیل کی دوسری طرف لے جانے لگے۔ نیلی جھیل کافی بڑی تھی۔ اندھیری رات میں وہ تاریک نظر آرہی تھی۔ اپنی دنیا کے وقت کے حساب سے وہ آدھے گھنٹے تک جھیل میں سفر کرتے رہے۔ آدھ گھنٹے کے بعد کشتی جھیل کے دوسرے کنارے سے جا لگی۔

اس کنارے پر بھی جھاڑیاں اور نوکیلے پتوں والے درختوں کے جھنڈ تھے۔ یہاں اندھیرا اور خاموشی تھی۔ مگر ستارے آسمان پر بہت تھے جس کی دھیمی دھیمی روشنی میں انہیں ہر شے دھندلی دھندلی دکھائی دے رہی تھی۔ شکالی انہیں لے کر بڑے پہاڑ کی طرف آگے آگے چلی۔ پہاڑ پر جہاں سے چڑھائی شروع ہوتی تھی وہاں اونچے گھنے درخت نہیں تھے بلکہ چھوٹی چھوٹی گول گول والی جھاڑیاں اوپر تک چلی گئی تھیں۔

یہ آہستہ آہستہ چڑھائی چڑھنے لگے۔ آدھی رات تک وہ چڑھائی چڑھتے گئے۔ آدھی رات کے بعد وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے۔ یہاں انہوں نے ایک جگہ کھڑے ہو کر نیچے دیکھا کہ ایک وادی ہے جس کے درمیان ایک بہت بڑا قلعہ بنا ہوا ہے۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قلعے کے ارد گرد اونچی اونچی ڈھکی اور بالکل سیدھی اوپر کو گئی ہوئی چٹانوں نے ایک بہت بڑی پہاڑ ایسی دیوار کھڑی کر رکھی تھی۔ شکالی نے کہا۔

"یہ وہ قلعہ ہے۔ اس قلعے میں ہم میں سے آج تک کوئی داخل نہیں ہوا۔ اس میں آدم خور خلائی قبیلے کے لوگ رہتے ہیں"

عنبر نے نیچے تاریک چٹانوں والے پُراسرار قلعے پر نگاہیں جما کر پوچھا۔

"یہ لوگ خلائی سائنس میں ترقی تو نہیں کر گئے ہیں؟ میرا مطلب ہے ان کے پاس اس قسم کے راڈار تو نہیں ہیں جو انہیں قلعے کے پاس آنے والے دشمن سے خبردار کر دیں؟"

شکالی نے کہا۔

"نہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے ابھی تک اس قسم کا کوئی راڈار نہیں بنایا کیونکہ ہمارے کچھ سپاہی ایک بار رات کے وقت اس قلعے کے باہر سے ہو کر واپس آ گئے تھے۔ اگر ان کے پاس راڈار ہوتا تو ہمارے سپاہی کبھی واپس نہ آتے"

ناگ کہنے لگا۔

"کوئی بات نہیں میں اندر جا کر ان کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔ میں تو عقاب بن کر بھی ان کے قلعے کے اوپر چکر لگا سکتا ہوں"

کیٹی نے کہا۔

"مگر تمہیں بڑی ہوشیاری سے کام لینا ہوگا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ نیچے سے خلائی گن کا فائر کر کے تمہیں مار گرائیں"

شکالی بولی۔

"ہاں ناگ بھیا! تمہیں اس معاملے میں بہت احتیاط کرنی پڑے گی۔ کیونکہ ان کی خلائی گن کا فائر ایک میل تک جاتا ہے"

ناگ نے کہا۔

"میں نے ہمیشہ احتیاط سے کام لیا ہے شکالی تم بے فکر رہو"

عنبر ایک آہ بھر کر بولا۔

"کاش اس وقت ماریا ہمارے ساتھ ہوتی۔ اس کو تو کوئی دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔ خدا جانے وہ کہاں ہو گی"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ اور کیٹی اداس ہو گئے۔ کیٹی بولی۔

" ماریا بہت یاد آتی ہے۔ عنبر بھیا! "

عنبر بولا۔

" خدا نے چاہا تو کہیں نہ کہیں، کبھی نہ کبھی تو اس سے ضرور ملاقات ہو گی "

ناگ نے کہا۔

" ماریا بہن سے ملے بہت دیر ہو گئی ہے "

شکالی نے ایک طرف اشارہ کیا۔

" عنبر بھیا وہ روشنی دیکھو "

عنبر ناگ اور کیٹی نے اس طرف دیکھا جدھر شکالی نے اشارہ کیا تھا۔ اِدھر قلعے کے اندر چٹانوں کے اوپر کوئی شے چمک کر بجھ جاتی تھی۔

شکالی نے کہا۔

" یہ ان لوگوں کے پہرے دار ہیں۔ وہ رات کو ایک دوسرے کو شیشے کی روشنی سے خبردار کرتے رہتے ہیں۔ اِن کے پاس شیشے کی چوڑیاں ہیں۔ وہ رات کے اندھیرے میں چمکتی ہیں "

ناگ بولا۔

" کیوں نہ میں عقاب بن کر جاؤں اور ان پہریداروں کی دُرست پوزیشن معلوم کروں کہ چٹانی دیواروں میں وہ کہاں کہاں پہرہ دے رہے ہیں "

شکالی نے کہا۔

" اچھا خیال ہے "

کیٹی تھوڑی سی تشویش کے ساتھ بولی۔

" اندھیری رات ہے دشمن کوئی گن غائبہ نہ کر دے "

ناگ گردن اٹھا کر بولا۔

" تم مجھے بوڑھا ناگ سمجھتی ہو اب بھی؟ ارے میں پورا جوان اور بہادر ناگ ہوں۔ میں نے اس قسم کی بہت سی مشکلیں دیکھی ہیں۔ ہزاروں سال سے سفر کر رہا ہوں۔ کیا تم نہیں جانتیں؟ "

" جانتی ہوں ناگ بھیا " کیٹی نے کہا۔ " پھر بھی مجھے تمہارا بہت خیال رہتا ہے۔ کیونکہ تم کئی بار مرتے مرتے بچے ہو۔ ہمیں تمہاری زندگی بہت عزیز ہے "

ناگ نے کہا۔

" پھر بھی یہ کام میں ہی کر سکتا ہوں۔ تم لوگ میرا انتظار کرو۔ میں قلعے کے اوپر کا ایک چکر لگا کر ابھی واپس آتا ہوں "

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر کا بھی دل نہیں چاہتا تھا کہ ناگ جائے مگر وہ بھی مجبور ہوگیا۔ چنانچہ ناگ نے گہرا سانس لے کر چھوڑا تو وہ سیاہ عقاب بن گیا تھا۔ اس نے ایک جست لگائی اور اوپر کو اُٹھا۔ پھر فضا کو چیرتا ہوا نیچے وادی کی طرف غوطہ لگا گیا۔ عنبر کیٹی اور شکالی وہیں پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھ کر ناگ کا انتظار کرنے لگے۔

ناگ عقاب کی شکل میں پہاڑ کی ڈھلان کے ساتھ ساتھ اُڑتا چلا گیا۔ پھر وہ نیچے اُتر آیا۔ اب اِس کے سامنے آدم خور خلائی قبیلے کے قلعے کی اونچی اونچی چٹانی دیواریں اوپر کو اُٹھی ہوئی تھیں۔ ناگ اِن کے اوپر سے ہو کر کافی بلندی پر سے آگے نکل کر قلعے کے اوپر آگیا۔ رات کے گھپ اندھیرے اِسے اتنی بلندی سے قلعے کی چھت صاف نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ نیچے آگیا۔ اب وہ چٹان کی دیوار کے اوپر اُڑنے لگا۔ وہ اتنا نیچے آگیا تھا کہ اُسے چٹانوں کے اوپر بنے ہوئے مورچے سے نظر آرہے تھے۔

ناگ نے سوچا کہ تھوڑی سی نیچی پرواز کر کے ان چٹانوں کے مورچوں کی جاسوسی کی جائے کہ ان میں پہریدار موجود ہیں کہ نہیں —— اگر ہیں تو کتنے ہیں۔ ناگ عقاب کی شکل میں تھا جس کا رنگ سیاہ تھا۔ وہ زیادہ بڑا عقاب

نہیں بنا تھا۔ اس کا سائز ایک چیل جتنا تھا۔ وہ تیزی سے غوطہ لگا کر ایک چٹانی مورچے کے اوپر سے گزر گیا۔ جونہی وہ اِس مورچے کے اوپر سے گزرا تھا وہاں سے کسی نے شیشے کو چمکا کر دوسرے مورچے والے کو خبردار کر دیا۔

ناگ دوسرے مورچے سے غوطہ لگا کر آگے نکل ہی رہا تھا کہ ایک ہلکی سی "ٹخ" کی آواز آئی اور اس کے پھیلے ہوئے پَر کے ساتھ کوئی چیز ٹکرائی۔ ناگ نے کوئی خیال نہ کیا۔ مگر اُسے محسوس ہوا کہ وہ اپنے پَروں کو ہلا نہیں سکتا اور نیچے گر رہا ہے۔ ناگ نے وہیں گہرا سانس لیا کہ کوئی دوسرے پرندے کا روپ اختیار کر لے مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکا۔

ناگ گھبرا گیا وہ نیچے ہی نیچے گرتا جا رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ قلعے کی ایک بارہ دری کے آگے فرش پر گر پڑا۔ ناگ پریشان تھا کہ اس کے جسم کے ساتھ کیا شے لگی تھی کہ جس کے بعد اس کا جسم بیکار ہوگیا۔ اس نے ایک بار پھر گہرا سانس لے کر سانپ کا روپ اختیار کرنا چاہا مگر وہ ایک بار پھر ایسا نہ کر سکا۔

اِسے اپنی طرف آتی قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اس نے اُڑنے کی کوشش کی مگر وہ تو اپنی جگہ سے ذرا بھی نہ ہل سکتا تھا۔ ناگ نے اپنی عقابی گردن اُٹھا کر اندھیرے میں دیکھا۔ دو آدمی عجیب سے خلائی لباس میں اس کی طرف بڑھ رہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھے۔ وہ اس کے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔

پھر ایک آدمی نے اُسے فرش پر سے اُٹھا لیا اور اس کے پَر پھیلا کر بولا۔

"یہ تو بڑا قیمتی عقاب ہے۔ اِسے چیف ناتھن کے پاس لے چلتے ہیں۔ وہ ہمیں انعام دے گا۔"

دوسرا بولا۔

"اس میں لگا پلوٹونیم کا کیل تو نکال لو۔"

پہلا بولا۔

"بڑے احمق ہو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ چیف ناتھن کا آرڈر ہے کہ جس عقاب کو پلوٹونیم کی گولی لگ جائے اِسے اسی طرح میرے پاس لایا جائے۔"

وہ عقاب یعنی ناگ کو لے کر قلعے کے نیچے چلے آئے۔ وہ باتیں بھی کرتے جا رہے تھے۔

"یہ پلوٹونیم کا کیل خوش بختی کی علامت ہے یہ تو آدھی رات کو کسی کسی عقاب کو لگتی ہے۔"

ناگ بے بس تھا، وہ عقاب کی شکل میں تھا اور کوئی دوسری شکل اختیار نہیں کر سکتا تھا۔ وہ ان کی باتیں بھی سن رہا تھا اور دیکھ بھی رہا تھا کہ وہ قلعے کے روشن برآمدوں میں سے گزر رہے ہیں۔ جہاں چھت سے سفید روشنی کی پھوار

پڑ رہی تھی۔ یہاں جگہ جگہ خلائی قبیلے کے آدم خور نیلا چست خلائی لباس پہنے ہاتھوں میں خلائی گنیں لیے پہرہ دے رہے تھے۔ سامنے ایک بہت بڑا دروازہ آگیا۔

دروازے پر خلائی سپاہی کھڑے تھے۔ دروازہ کھل گیا۔ ناگ نے ایک ایسا ہال کمرہ دیکھا جس کا فرش، دیواریں اور چھت سفید اور سیاہ شیشے کی ٹائیلوں سے بنائی گئی تھی۔ درمیان میں سفید سنگ مرمر کا ایک تخت بچھا تھا۔ اس تخت پر ایک مضبوط قد کاٹھ کا خلائی آدمی ہاتھ میں شیشے کا گولا تھامے بیٹھا تھا۔

دونوں آدمیوں نے جاتے ہی جھک کر سلام کیا اور سیاہ عقاب پیش کرتے ہوئے کہا۔

"چیف ناتھن! ہم یہ آپ کی خدمت میں پیش کرنے لائے ہیں۔ یہ قلعے کے اوپر اُڑ رہا تھا کہ ہم نے اس پر پلوٹونیم کا کیل فائر کیا جو اسے لگ گیا؟"

چیف ناتھن کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ اس نے پوچھا۔

"پلوٹونیم کا کیل اس کے جسم سے نکالا تو نہیں؟"

"نہیں چیف۔ یہ تو خوش قسمتی کی علامت ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"شاباش!"

یہ کہہ کر چیف ناتھن تخت سے اُتر کر نزدیک آیا عقاب کو اس نے پکڑ لیا۔ دونوں کو اپنے گلے میں سے شیشے کی دو ڈلیاں اتار کر انعام کے طور پر دیں اور اپنے خاص کمرے میں آگیا۔ یہاں ایک سُرخ آنکھوں اور طوطے کی ناک والی عورت بیٹھی تھی۔ چیف ناتھن نے اسے عقاب دکھا کر کہا۔

"اب میں اس سیارے پر قبضہ کر لوں گا۔ یہ سیاہ عقاب کبھی کسی کے ہاتھ نہیں آتا۔ یہ بڑا اچھا شگون ہے۔ چرنکی!"

اس عورت کا نام چرنکی تھا۔ اس نے عقاب کو ہاتھوں میں لے کر دیکھا اور کرخت آواز میں بولی۔

"یہ تو زندہ ہے۔ اسے مار ڈالو!"

چیف ناتھن نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یہ مرگیا تو مجھ پر بد قسمتی چھا جائے گی ـــــ"

چرنکی نے کہا۔

"اور اگر یہ اُڑ گیا تو کیا ہوگا؟"

چیف ناتھن کہنے لگا۔ میں اسے کالے شیشے کا عقاب بنا کر اپنے تاج میں لگا کر رکھوں گا۔"

ناگ یہ ساری گفتگو سن رہا تھا۔ جب اس نے سُنا کہ اسے شیشے کے سیاہ عقاب میں تبدیل کیا جائے گا تو وہ کانپ گیا۔ اسے اپنی اور عنبر، کیٹی، ہنسکالی کی بھی فکر پڑ گئی کہ ان لوگوں پر کیا گزرے گی؟ وہ تو شیشے کا عقاب بن کر کچھ بھی نہ کر سکے گا۔

لیکن وہ تو اب بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ تو بے بس اور مجبور تھا۔ چیف ناتھن عقاب کو لے کر اپنے کمرہ خاص کے نیچے ایک چھوٹی سی لیبارٹری میں آگیا۔ یہاں شیشے کا ایک سلنڈر میز پر رکھا تھا۔ دیوار پر کئی چھوٹے چھوٹے کمپوٹر لگے تھے۔ چیف ناتھن نے ناگ کو سلنڈر کے اندر رکھا تو ناگ نے پھڑ پھڑا کر بھاگ جانے کی آخری کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کے پَر سمٹے ہوئے تھے۔ وہ صرف اپنی گردن ہی ہلا سکتا تھا۔ اس نے سانپ کی شکل اختیار کرنے کی کوشش کی مگر اس میں بھی ناکام رہا۔

چیف ناتھن نے ناگ کو سلنڈر میں بند کر دیا۔

وہ دیوار کے پاس ایک کمپوٹر کے بٹن نیچے دبانے لگا۔ سلنڈر میں بجلی کی تیز تیز لہریں لرزنے لگیں۔ ناگ کو اپنے جسم میں سردی داخل ہوتی محسوس ہوئی۔ پھر اس کا جسم برف کی طرح سرد ہو گیا۔ اور اس کے بعد جسم پتھر کی طرح سخت ہو گیا۔ اب وہ دیکھ تو سکتا تھا مگر اپنی آنکھیں اِدھر اُدھر نہیں ہلا سکتا تھا۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی آنکھیں بھی شیشے کے پتھر میں بدل گئی تھیں۔

ناگ کالے شیشے کا عقاب بن چکا تھا۔

چیف ناتھن نے اِسے سلنڈر میں سے نکال کر غور سے دیکھا اور قہقہہ لگاتا ہوا اوپر اپنے کمرے میں آگیا۔ یہاں طوطے کی ناک والی چڑیل بھی موجود تھی۔ اس نے عقاب اس کی طرف بڑھا کر کہا۔

"یہ عقاب شیشے کا کالا عقاب بن گیا ہے۔ اِسے میرے تاج میں لگا دو۔"

چڑیل نے اسی وقت چیف ناتھن کے تاج میں کالے عقاب کو اِس طرح جڑ دیا کہ وہ اپنی جگہ سے ذرا بھی نہ ہل سکتا تھا۔ چیف ناتھن نے تاج اپنے سر پر پہن لیا اور بولا۔

"میری خوش قسمتی میرے ساتھ ہے۔ میں اِس سیارے کے حکمران اچھال کو اب وہ جہاں بھی ہے گرفتار کر کے ہلاک کر ڈالوں گا۔ پھر میں اِس سیارے کا بادشاہ ہوں گا۔ سیارے کا مالک ہوں گا۔"

چڑیل بولی۔

"حکمران اچھال اب تک تو تیرے ہاتھ نہیں آیا اب تو اُسے کہاں سے تلاش کرے گا؟"

چیف ناتھن بولا۔

"میرے آدمی اِسے خفیہ طور پر سیارے کے مغربی جنگلوں اور پرانے بادشاہوں کے کھنڈروں میں تلاش کر رہے ہیں۔ اب وہ اِسے پکڑنے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ میری خوش قسمتی اس کالے عقاب کی شکل میں میرے ساتھ ہے۔"

ناگ سب کچھ سُن رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ شکالی کا باپ اور اِس سیارے کا نیک دل حکمران اچھال ابھی اس ظالم آدم خور چیف ناتھن کے ہاتھ نہیں لگا تھا۔ مگر ناگ کے لیے یہ معلومات کس کام کی تھیں کہ جب وہ یہ کیٹی عنبر اور شکالی کو نہیں بتا سکتا تھا۔

چیف ناتھن نے طوطے کی ناک والی مکروہ صورت چڑیل سے کہا:

"اِس وقت کتنی جوان لڑکیاں ہمارے پاس قید میں ہیں؟"

چڑیل نے کہا۔

"اس کا مجھے کچھ پتہ نہیں۔ اپنے سرجن ڈلانگ سے پوچھو جو اِن لڑکیوں کو تمہاری دعوت کے لیے تیار کر رہا ہے تاکہ تم لوگ اِن لڑکیوں کو مزے سے ہڑپ کر سکو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چیف ناتھن نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"تم بھی تو لڑکیوں کو بڑے مزے لے لے کر کھاتی ہو چرنکی۔"

چرنکی نے ناک سکیڑ کر کہا۔

"کھاتی ہوں مگر چھوٹی لڑکی مجھے زیادہ پسند ہے۔ اور اس گروہ میں تو چھوٹی لڑکی ایک ہی ہے جس کو تمہارے خونخوار ڈلانگ نے اپنے لیے رکھ چھوڑا ہے۔"

چیف ناتھن ہنستا ہوا باہر نکل گیا۔

اب وہ اپنے بیڈ روم میں آیا۔ اس نے ناگ والا تاج اتار کر شیشے کی میز پر رکھ دیا۔ اور شاندار بستر پر سونے کے لیے لیٹ گیا۔ اس کی خلائی گن اس کے سرہانے رکھی تھی۔ ایک تکونا ٹرانسیٹر قسم کا آلہ قریب ہی موجود تھا جس پر اس نے کسی سے ایک بات کی اور پھر میز کا بٹن دبا دیا۔ کمرے میں پھیلی ہوئی سفید روشنی آہستہ آہستہ دھیمی ہوتی گئی۔ چیف ناتھن نے سرہانے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔

ناگ عقاب کی شکل میں اس کے پلنگ کے پاس ہی پڑی ہوئی میز پر رکھا تھا۔ وہ اگرچہ پتھر کا بن چکا تھا اور کالے شیشے کی طرح چمک رہا تھا۔ مگر وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ وہ

چیف ناتھن کی آنکھوں کو تک رہا تھا۔ جو بند تھیں۔ چیف ناتھن سو گیا تھا۔ ناگ سوائے بے بسی سے بیٹھے رہنے کے اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

عنبر، کیٹی اور شکالی رات کے اندھیرے میں پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھے ناگ کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ جب کافی دیر ہو گئی اور ناگ واپس نہ آیا تو کیٹی پریشان ہو کر اٹھی اور نیچے وادی کی تاریکی میں جھانک کر بولی۔

"مجھے تو ناگ کا دُور دُور تک نشان نہیں ملتا۔"

شکالی نے کہا۔

"کہیں وہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو گیا ہو۔"

عنبر نے شکالی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"کیا اس خلائی قبیلے والوں کے پاس کوئی ایسی شعاعی گن بھی ہے جو ہوا میں اُڑتے پرندوں کو گرا دے؟"

شکالی کچھ سوچ کر بولی۔

"مَیں نے کبھی اس قسم کی شعاعی گن کے بارے میں سنا نہیں۔ ویسے بھی اس قبیلے کے سلسلے میں ہماری معلومات زیادہ نہیں ہیں۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"ہمیں اس طرح بیٹھے نہیں رہنا چاہیئے۔ اگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ واپس نہیں آیا تو وہ ضرور کسی مشکل میں پھنس چکا ہے۔ ہمیں اس کی مدد کے لیے بھی آگے بڑھنا چاہیے"۔

عنبر اُٹھ کھڑا ہوا۔

"ہم پیچھے قلعے کی طرف چلتے ہیں، آؤ میرے ساتھ"

کیٹی اور شنکالی عنبر کے ساتھ ساتھ پہاڑ کی ڈھلوان اترنے لگیں۔ جنگلی جھاڑیوں اور نوکیلے پتوں والے درختوں کے نیچے سے ہوتے ہوئے یہ لوگ جب قلعے کی بلند چٹانوں والی دیواروں سے تھوڑے فاصلے پر پہنچے تو شنکالی نے انہیں رکنے کا اشارہ کیا۔

عنبر نے سرگوشی کی۔

"مجھے ان چٹانی دیواروں کے اوپر بنے ہوئے بُرج نظر آ رہے ہیں"۔

شنکالی نے کہا۔

"ہاں ان میں خلائی قبیلے کے پہرے دار ہوتے ہیں"۔

کیٹی بھی غور سے ان چھوٹے چھوٹے بُرجوں کو دیکھ رہی تھی۔ انہیں ان میں کوئی خلائی آدمی نظر نہیں آ رہا تھا۔ مگر شنکالی نے بتایا کہ وہ ان مورچوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ ہمیں بڑی احتیاط

سے کام لینا ہو گا۔

عنبر بولا۔

"رات گزر رہی ہے۔ ہمیں صبح ہونے سے پہلے پہلے قلعے کے اندر داخل ہو کر کسی جگہ چھپ جانا چاہیے"۔

کیٹی نے شنکالی سے پوچھا کہ اس قلعے کا دروازہ بھی ہے؟ شنکالی نے کہا۔

"میں نے کسی ایسے دروازے کے بارے میں نہیں سنا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اِس قسم کا خفیہ دروازہ انہوں نے ضرور رکھا ہو گا"۔

عنبر کو اچانک ایک خیال آیا۔ اس نے کہا۔

"یہ خلائی قبیلے والے پانی کہاں سے حاصل کرتے ہیں؟"

شنکالی نے جواب دیا۔

"وہ جو پیچھے پہاڑی ہے وہاں ایک جھیل ہے اِن لوگوں نے اِس جھیل میں سے ایک نہر نکال رکھی ہے جو اِن کے قلعے میں سے گزر کر نیچے وادی کے نالے میں شامل ہو جاتی ہے"۔

عنبر بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہمیں اس نہر کے ذریعے قلعے میں داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔"

کیٹی نے عنبر کی اس تجویز کو پسند کیا۔ مگر شکالی نے اس خطرے کا اظہار کیا کہ ہو سکتا ہے اس نہر پر زبردست پہرہ لگا ہو اور ہم پکڑے جائیں۔ عنبر بولا۔

"اگر ہم اس طرح بات بات پر ڈرتے رہے تو ہم اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ ہمیں جرأت سے کام لیتے ہوئے خطروں کو قبول کرنا ہوگا۔"

عنبر نے شکالی اور کیٹی کو ساتھ لیا اور اس پہاڑی کی طرف جھاڑیوں اور درختوں کے عقب میں ہو کر چلنے لگے جس پہاڑی میں سے ایک نہر نکل کر قلعے میں داخل ہوتی تھی۔

○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر بچھو

وہ قلعے کی چٹانوں کے پیچھے آ گئے۔

یہاں ایک چھوٹی سی نہر اوپر والی پہاڑی سے نکل کر قلعے کی ایک بہت بڑی چٹان کے نیچے داخل ہو رہی تھی۔ عنبر کیٹی اور شکالی کچھ فاصلے پر جھاڑیوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئے اور یہ جائزہ لینے لگے کہ یہاں خلائی پہرے دار کس جگہ پر ہیں۔ اچانک انہیں کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

انہوں نے اپنے سانس روک لیے اور سر جھاڑیوں میں کر لیے۔ چاپ قریب آتی گئی۔ پھر عنبر نے دیکھا کہ ایک خلائی انسان جس نے خلائی لباس پہن رکھا تھا، ہاتھ میں گن لیے پہرہ دیتے جھاڑیوں کے قریب سے گزر رہا ہے۔ عنبر نے شکالی سے معلوم کر لیا تھا کہ یہ لوگ دم گھٹنے سے بھی مر جاتے ہیں۔ عنبر نے بڑی آہستہ سے شکالی اور کیٹی کے کاندھوں کو دبایا۔ یہ اشارہ تھا اس بات کا کہ وہ اس خلائی پہرے دار پر حملہ کرنے والا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکالی نے اسے منع کرنا چاہا کیونکہ یہ خطرناک کام تھا۔ مگر عنبر گھاس پر رینگتا جھاڑیوں میں سے نکل چکا تھا۔ کیٹی اور شکالی اندھیرے میں سانس روکے۔ عنبر کو تکنے لگیں۔ عنبر خلائی پہرے دار کی طرف رینگ رہا تھا۔ خلائی پہرے دار چٹان کے پاس جا کر رُک گیا اور جھک کر اس مقام کو تکنے لگا۔ جہاں سے نہر کا پانی آواز پیدا کرتا قلعے کے اندر داخل ہو رہا تھا۔

اس سے اچھا موقع عنبر کو نہیں مل سکتا تھا۔ وہ خلائی پہریدار کے چار قدم کے فاصلے پر تھا۔ وہ آہستہ سے اُٹھا۔ پہرے دار کی طرف بڑھا ہی تھا کہ خلائی پہرے دار نے اپنے پیچھے گھاس کے چُرمُر ہونے کی آواز سن لی اور پیچھے گھوم کر دیکھا۔ اس کا ہاتھ خلائی گن پر چلا گیا۔ لیکن عین اس وقت عنبر ایک بھوکے چیتے کی طرح بجلی کا کوندا بن کر خلائی پہرے دار پر گرا۔ اور اس کی گردن کو دبوچ کر نیچے گرا لیا۔

عنبر نے اس کی گردن کو اپنے فولادی پنجوں میں اس طرح جکڑ لیا تھا کہ خلائی پہرے دار کے حلق سے ہلکی سی آواز بھی نہ نکل سکی۔ عنبر کے ہاتھ تو لوہے کے ہاتھ بن گئے تھے۔ خلائی پہرے دار کا جسم ٹھنڈا ہو گیا تو وہ اسے گھسیٹ کر جھاڑیوں میں لے آیا۔ شکالی نے تعجب سے کہا۔

"تم نے کمال کر دکھایا عنبر بھیا۔۔۔"

کیٹی نے آہستہ سے کہا۔

"اب اس لاش کو کیا کرو گے؟ کیا اس کو بھون کر کھانے کا ارادہ ہے؟"

عنبر بولا۔

"میں اس کا لباس خود پہن کر خلائی پہرے دار بن رہا ہوں"

ان خلائی پہرے داروں نے آنکھوں پر ایک نیلی سی عینک پہن رکھی تھی جس نے ان کے چہرے کے اوپر والے حصے کو چھپا دیا تھا۔ یہی شے عنبر نے نوٹ کی تھی اور اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس پر حملہ کیا تھا۔

عنبر نے تیزی سے خلائی پہرے دار کی وردی اتار کر خود پہن لی اور ہاتھ میں خلائی گن بھی تھام لی۔ پھر سرگوشی میں بولا۔

"ہم نہر میں داخل ہو کر قلعے میں جائیں گے"

چٹان کے نیچے جہاں نہر کا پانی قلعے میں داخل ہو رہا تھا وہاں اس کے منہ پر فولاد کا ایک جنگلا لگا تھا۔ شکالی بولی

"اس جنگلے میں سے ہم نہیں گزر سکیں گے"

عنبر نے کہا۔

"اس کا بھی ابھی انتظام ہو جاتا ہے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ کہہ کر عنبر نے فولاد کے جنگلے میں ہاتھ ڈال کر ایک ہلکا سا جھٹکا دیا۔ اس کے ساتھ ہی جنگلا اپنی جگہ سے اکھڑ کر عنبر کے ہاتھ میں آگیا۔ شکالی اور کیٹی نہر میں اتر گئیں۔ عنبر ان کے آگے آگے تھے۔ نہر کا پانی ان کے گھٹنوں تک آتا تھا۔ پانی کا بہاؤ کافی تیز تھا۔ ان کے سر چٹان کے اندر داخل ہوتے ہی چھت سے ایک فٹ نیچے رہ گئے۔ عنبر آگے آگے تھا کہ اگر کیٹی یا شکالی کو پانی کا تیز بہاؤ اگر گرا بھی دے تو وہ انہیں تھام سکے۔ یہ پانی کی سرنگ آگے جاکر ایک طرف کو مڑ گئی۔ کیٹی نے شکالی سے پوچھا۔

"یہ پانی کی نہر باہر کہاں نکلتی ہے؟"

شکالی بولی۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں۔ قلعے کے اندر ہم میں سے کبھی کوئی نہیں گیا۔"

سرنگ میں اندھیرا تھا۔ پھر دور ہلکی سی روشنی ہوتے لگی۔

"میرا خیال ہے یہاں نہر باہر نکلتی ہے۔"

روشنی قریب آرہی تھی۔ پھر وہ ایک کھلی جگہ پر آگئے۔ یہ قلعے کا ایک باغ تھا جس میں سے یہ نہر گزر رہی تھی۔ نہر کی دونوں جانب سفید چمکیلے پتھر کی روشیں بنی تھیں۔ عنبر کیٹی اور

شکالی نہر میں سے نکل آئے اور بھاگ کر قلعے کے باغ کے ایک درخت کے پیچھے جاکر چھپ گئے۔

اگرچہ عنبر نے خلائی وردی پہن رکھی تھی پھر بھی یونہی کسی دوسرے پہرے دار کے سامنے نہیں جانا چاہتا تھا۔ کیونکہ ہو سکتا تھا کہ ان لوگوں کا کوئی خفیہ کوڈ نام ہو جو عنبر کو معلوم نہیں تھا۔ اس کے باوجود وہ ہر قسم کا خطرہ مول لینے پر تیار تھا۔ اس وقت پوزیشن یہ تھی کہ انہیں شکالی کے والد اچھالی، بے گناہ معصوم لڑکیوں اور ناگ کو موت کے منہ سے بچانا تھا۔ یہ تین حصے ایک ہی مشن سے جڑے ہوئے تھے۔

سامنے باغ کی دوسری طرف ایک دو منزلہ شاندار عمارت تھی جس کے دروازے پر روشنی ہو رہی تھی۔ اور ایک خلائی پہرے دار دروازے کے سامنے ٹہل کر پہرہ دے رہا تھا۔

شکالی نے آہستہ سے کہا۔

"یہ قلعے کے شاہی محل کا دروازہ ہے۔ اس محل میں قلعے کا سربراہ چیف ناقش رہتا ہے۔"

کیٹی نے پوچھا۔

"ہمیں سب سے پہلے ان معصوم لڑکیوں کا کھوج لگانا چاہئے۔ جن کو ہو سکتا ہے یہ خلائی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آدم خور دو ایک روز تک ہڑپ کر جائیں "۔

شکالی نے قلعے کے دروازے کی طرف دیکھ کر کہا۔

" یقینی بات ہے کہ اِن لڑکیوں کو قلعے کے نیچے کسی تہہ خانے میں رکھا گیا ہوگا "۔

عنبر کہنے لگا۔ مجھے ناگ کی خوشبو نہیں آ رہی، لگتا ہے اِسے بھی کسی خفیہ جگہ پر رکھا گیا ہے جہاں سے اِس کے جسم کی بُو ایک ہلکی سی لہر بھی باہر نہیں نکل رہی "۔

کیٹی نے کہا۔

" میرا خیال ہے ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ صبح ہونے ہی والی ہے "۔

عنبر بولا۔

" تم یہاں ٹھہرو میں اِس پہرے دار کو قابو کرتا ہوں۔ میرے اشارے پر تم فوراً قلعے کے دروازے میں داخل ہو جانا "۔

یہ کہہ کر عنبر باغ کے درختوں کی اوٹ میں سے چھپ کر محل کے دروازے والی دیوار کی طرف بڑھا۔ دیوار کے پاس جاکر وہ زمین پر لیٹ گیا۔ یہاں چبوترے پر ایک تکونا پتھر بت کی طرح کھڑا کیا گیا تھا۔ عنبر اِس کے پیچھے چھپ

گیا اور اس نے زمین پر سے ایک چھوٹا سا پتھر اُٹھا کر سامنے گرایا۔ پتھر کے گرنے کی آواز پر محل کے باہر والا پہرے دار چونکا۔ اس نے گھوم کر پیچھے دیکھا۔ فوراً اپنی خلائی گن کا اِدھر رُخ کیا اور آہستہ آہستہ چبوترے کی طرف بڑھا۔

عنبر نے بھی خلائی گن اپنے ہاتھ میں لے رکھی تھی۔ وہ اِسے چھپ کر ہی ختم کرنا چاہتا تھا۔ عنبر اگرچہ خلائی لباس میں تھا۔ لیکن اِسے خفیہ کوڈ لفظ معلوم نہیں تھا جو یقیناً اِن لوگوں نے مقرر کر رکھا تھا اور جسے بتائے بغیر کوئی پہریدار آگے نہیں جا سکتا تھا۔

خلائی پہرے دار کو عنبر نے اپنی خلائی گن کے نشانے میں لے رکھا تھا۔ جونہی یہ خلائی آدمی عنبر کے قریب آیا، عنبر نے خلائی گن کا بٹن دبا دیا۔ گن میں سے زرد رنگ کی ایک باریک شعاع نکل کر خلائی پہرے دار کے جسم سے ٹکرائی اور کسی قسم کی آواز پیدا کیے بغیر اِس مہلک شعاع نے خلائی پہرے دار کے جسم کو بھسم کر دیا۔

عنبر تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا محل کے دروازے میں داخل ہو گیا۔

کیٹی اور شکالی بھی جھاڑیوں میں سے نکل کر دوڑتی ہوئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

محل کے دروازے میں داخل ہو گئیں۔ عنبر نے انہیں دیوار کے ساتھ لگ جانے کا اشارہ کیا۔ محل کی ڈیوڑھی میں دھیمی دھیمی روشنی ہو رہی تھی۔ صاف شفاف راستہ آگے ایک کھلے صحن میں جا رہا تھا۔ وہ دبے پاؤں چلتے صحن میں آئے تو یہاں اوپر محل کی کھڑکیاں نظر آئیں جو بند تھیں۔ نیچے برآمدہ تھا۔ شکالی نے سرگوشی کی۔

"اس برآمدے سے کوئی خفیہ راستہ نیچے جاتا ہو گا۔"

وہ جھکے جھکے دوڑ کر برآمدے میں کود گئے۔ اور ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ ایک لمحہ انہوں نے انتظار کیا کہ کسی نے ان کو وہاں جاتے ہوئے تو نہیں دیکھا۔ چاروں طرف گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ عنبر برآمدے میں ایک طرف چلنے لگا۔ شکالی اور کیٹی اس کے پیچھے پیچھے تھیں۔

برآمدہ بائیں طرف کو گھوما تو عنبر ایک دم بھونچکا ہو کر رہ گیا۔

اس سے چند قدم کے فاصلے پر دو خلائی پہرے دار ایک دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ انہوں نے عنبر کو دیکھ لیا تھا۔ عنبر چونکہ ان جیسے ہی خلائی لباس میں بھی تھا اس لیے انہوں نے اس پر شک نہ کیا مگر بلند آواز میں پوچھا۔

"کہاں جا رہے ہو تم ان عورتوں کو لے کر؟"

عنبر نے ان کی زبان میں فوراً جواب دیا۔

"چیف ناتھن کے حکم سے میں یہ دو لڑکیاں شہر سے نکال کر لا رہا ہوں، یہ وہاں چھپی ہوئی تھیں انہیں دوسری لڑکیوں کے ساتھ رکھا جائے گا۔"

ایک پہرے دار نے آگے بڑھ کر کیٹی اور شکالی کو دیکھا۔ ان دونوں نے بھی فوراً اداکاری شروع کر دی۔ وہ صورت حال کو سمجھ گئی تھیں۔ ان دونوں نے اپنے چہروں پر ہاتھ رکھ کر رونا شروع کر دیا۔

عنبر نے انہیں ڈانٹ کر کہا۔

"خاموش رہو بدبختو! تمہاری زندگیاں ختم ہو چکی ہیں۔ تمہیں بھون کر چیف ناتھن کے دستر خوان پر سجایا جائے گا۔"

پھر وہ پہرے داروں کی طرف دیکھ کر بولا۔

"چیف ناتھن نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں انہیں اپنی نگرانی میں دوسری لڑکیوں کے ساتھ بند کر دوں۔"

چیف ناتھن اس محلے کا حکمران تھا۔ اس کے حکم سے کوئی منہ نہیں موڑ سکتا تھا۔ دونوں پہرے داروں نے خفیہ تہہ خانے کو جاتا دروازہ کھول دیا۔ عنبر نے کیٹی کو شکالی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو ہلکا سا دھکا دے کر کہا۔

"چلو نیچے۔ خبردار جو آواز نکالی۔"

عنبر انہیں سیڑھیاں اتار کر نیچے سرنگ میں لے آیا جہاں روشنی ہو رہی تھی۔ دونوں خلائی پہرے دار اوپر ہی رہے۔ شکالی نے کہا۔

"عنبر! تم نے مجھے زور سے کیوں دھکا دیا؟"

عنبر نے آہستہ سے کہا۔

"اگر ایسا نہ کرتا تو انہیں شک ہو جاتا۔"

کیٹی بولی۔

"باتیں بند کرو اور یہ دیکھو۔ بدنصیب لڑکیاں کہاں بند ہیں؟"

عنبر نے کہا۔

"ضرور یہیں کہیں ہوں گی۔"

وہ برآمدے میں تیز تیز قدم اٹھاتے چلے جا رہے تھے۔ یہ سرنگ آگے جا کر ایک طرف کو گھومی تو انہیں لڑکیوں کے آہستہ آہستہ رونے کی آوازیں سنائی دیں۔

"یہ آوازیں انہی لڑکیوں کی ہیں۔" شکالی نے ٹھٹھک کر کہا۔

بائیں طرف ایک ہٹا کٹا خلائی پہرے دار ایک سٹول پر بیٹھا

تھا۔ اس کے پیچھے ایک دروازہ تھا۔ لڑکیوں کی آوازیں اِسی دروازے کے پیچھے سے آ رہی تھیں۔ یہ پہرے دار عنبر اور کیٹی وغیرہ کو دیکھ کر جلدی سے چوکس ہو کر اُٹھا۔ اُس نے خلائی گن عنبر پر تان کر کہا۔

"کون ہو؟ کیوں آئے ہو؟"

عنبر نے مسکرا کر کہا۔

"اپنے آدمیوں کو بھی نہیں پہچانتے؟"

موٹے پہرے دار نے کہا۔

"ان لڑکیوں کو کہاں سے لائے ہو؟"

عنبر نے یہاں بھی وہی بیان دہرایا جو اس نے اوپر والے خلائی پہرے داروں کے سامنے دیا تھا۔ یہ موٹا پہرے دار بولا۔

"اپنا کارڈ دکھاؤ۔ کارڈ کے بغیر یہ دروازہ نہیں کھولا جا سکتا۔ تم خود بھی جانتے ہو گے۔"

یہ کارڈ کی ایک نئی مصیبت سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔ عنبر نے ایک قدم آگے بڑھ کر کہا۔

"کارڈ بھی دکھائے دیتا ہوں۔"

اتنا کہہ کر عنبر جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹٹولنے لگا۔ اس دوران میں عنبر نے کیٹی اور شکالی کو اشارہ کر دیا تھا۔ وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک دم سے روتی ہوئی آگے بڑھیں اور انہوں نے خلائی موٹے پہرے دار سے لپٹ کر کہا۔

"ہمیں بچاؤ۔ ہمیں بچاؤ۔ ہم مرنا نہیں چاہتیں"

موٹا پہرے دار گھبرا گیا۔ اس نے دونوں لڑکیوں کو اپنے جسم سے الگ کرنے کی کوشش کی تو پیچھے سے عنبر نے اِس کے سر پہ ایک ایسا ہاتھ مارا کہ اس کی کھوپڑی اِس کی گردن میں گھس گئی۔ اور وہ دھڑام سے گر پڑا۔

عنبر نے کہا۔

"کیٹی اِس کی خلائی گن سنبھال لو"

کیٹی نے جلدی سے خلائی گن موٹے پہرے دار کے ہاتھ سے نوچ کر اپنے ہاتھ میں لے لی۔ دروازہ بند تھا۔ اس پر بھاری تالا لگا تھا۔ اندر سے لڑکیوں کے رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔ عنبر نے تالے پر گن کا فائر کیا۔ ایک شعلہ چمکا اور تالا نیچے گر پڑا۔

انہوں نے دروازہ کھولا تو اندر پچاس ساٹھ لڑکیاں ایک کمرے میں بھیڑ بکریوں کی طرح گھسی رو رہی تھیں۔ عنبر نے انہیں مخاطب کر کے کہا۔

"بہنو! خاموش ہو جاؤ۔ ہم تمہیں یہاں سے نکالنے آئے ہیں۔ ہمارے ساتھ آؤ"

عنبر نے شکالی اور کیٹی کو ہدایت کی کہ وہ اِن لڑکیوں کو
کر اس کے پیچھے پیچھے آئیں۔ لڑکیوں کو خاص طور پہ ہدایت
دی گئی کہ وہ کوئی آواز نہ نکالیں ورنہ وہ موت کے منہ
نہیں بچ سکیں گی۔ لڑکیاں بے چاری پہلے ہی سہمی ہوئی
ں۔ فوراً چپ کر گئیں۔ کئی ایک اچھے خاندان کی لڑکیوں نے
رے کے حکمران اچھال کی بیٹی شکالی کو پہچان لیا تھا۔ انہوں
دوسری لڑکیوں کو بتا دیا کہ یہ شکالی ہے اور اِنہیں بچانے
ہے۔ پریشان غمزدہ لڑکیوں کے چہروں پہ اُمید کی کرن
نے گی۔ لیکن اب بھی انہیں ڈر تھا کہ خدا جانے وہ باہر
نکل سکیں گی یا نہیں"

عنبر کچھ فاصلہ رکھ کر آگے آگے چلا جا رہا تھا۔ برآمدے
سے گزر کر وہ اوپر دروازے کی طرف جانے والی سیڑھیوں
پاس آکر رُک گیا۔ لڑکیوں کا قافلہ بھی وہیں ٹھہر گیا۔
لی کو عنبر نے سمجھا دیا کہ وہ اوپر جا رہا ہے۔ اس کی سیٹی
آواز پہ وہ تمام لڑکیوں کو لے کر تیزی سے باہر آجائے۔
عنبر یہ ہدایت دے کر اوپر سیڑھی چڑھنے لگا۔ سیڑھی
آخر میں دروازہ بند تھا۔ باہر وہی دونوں پہرے دار کھڑے
۔ عنبر نے سیڑھیوں میں سے انہیں آواز دی کہ وہ باہر آرہا
۔ پہرے دار نے دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔ عنبر نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس پر خلائی گن کا فائر کر دیا۔ اور اس کے بھسم ہونے تک وہ چھلانگ لگا کر دروازے پر آ گیا تھا اور اس نے دوسرے خلائی پہرے دار پر فائر کر دیا۔ وہ بھی وہیں جل کر بھسم ہو گیا۔

عنبر نے ہلکی سی سیٹی منہ سے بجائی۔

شکالی اور کیٹی تمام لڑکیوں کو لے کر اوپر آ گئی۔

اوپر برآمدہ تھا۔ سامنے صحن تھا اور صحن کے آگے محل کی ڈیوڑھی اور پھر دروازہ تھا۔ یہاں کے پہرے داروں کو عنبر پہلے ہی ختم کر چکا تھا۔ اس نے رات کے اندھیرے میں صحن والے باغ میں نکل کر اوپر والے محل کی کھڑکیوں پر نگاہ ڈالی۔ تمام کھڑکیاں بند تھیں اور ان پر گہری خاموشی چھائی تھی۔ عنبر نے واپس آ کر لڑکیوں سے کہا۔

"جتنی تیز تیز چل سکو چل کر صحن کا باغ عبور کر کے محل کی ڈیوڑھی سے سامنے والے درختوں میں آ جاؤ۔ خبردار کسی قسم کی کوئی آواز پیدا نہ ہو۔ میں کیٹی اور شکالی تمہارے آگے ہوں گے۔ جلدی کرو۔"

یہ کہہ کر عنبر شکالی اور کیٹی جھک کر برآمدے سے دوڑے اور صحن والا باغ عبور کر کے محل کی ڈیوڑھی میں پہنچ گئے۔

اندھیرے میں دوڑتی ساری لڑکیاں ان کے پیچھے پیچھے چلی آ رہی تھیں۔ عنبر ڈیوڑھی میں کھڑا رہا۔ اس نے اپنی نگرانی میں تمام لڑکیوں کو کیٹی اور شکالی کے ساتھ محل کے دروازے سے گزار دیا۔ جب اس نے دیکھا کہ ساری لڑکیاں درختوں میں جا کر چھپ گئی ہیں تو وہ بھی وہاں آ گیا۔

شکالی نے کہا۔

"ہمیں ان لڑکیوں کو نہر والے شگاف کے راستے قلعے سے باہر لے چلنا ہوگا۔ صبح ہونے والی ہے۔"

وقت بہت کم تھا۔ انہوں نے لڑکیوں کو ساری صورت حال سمجھا دی اور کہا کہ یہ ان کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ انہیں نہر والی سرنگ میں سے گزر کر قلعے سے باہر جانا ہوگا۔ ساری کی ساری ٹولی اپنے ساتھ لے کر عنبر شکالی اور کیٹی بڑے باغ میں سے گزر کر نہر میں اتر گئیں۔ باقی ساری لڑکیاں بھی ان کے پیچھے نہر میں اتر گئیں۔ وہاں پانی میں کافی آواز پیدا ہوئی لیکن چونکہ وہاں کے پہرے دار پہلے ہی ختم کر دیئے گئے تھے اس لیے کوئی خطرہ پیدا نہ ہوا۔ یہ ساری ٹولی نہر میں جھک کر چلتی پانی کی سرنگ میں داخل ہوگئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہاں گہری تاریکی تھی۔ شکالی اور کیٹی لڑکیوں کی ہمت بڑھا رہی تھیں۔ وہ بھی موت کے منہ سے بچ کر آ رہی تھیں اس لیے بڑے حوصلے سے اس تاریک سرنگ میں سے گزر رہی تھیں۔

کافی دور آگے جا کر نہر کا دہانہ آ گیا۔ سب سے پہلے اس میں سے عنبر باہر نکلا۔ اس کے بعد شکالی، کیٹی اور پھر ایک ایک کر کے تمام بدقسمت لڑکیاں باہر نکل آئیں۔ نہر سے باہر آ کر وہ عنبر اور شکالی کی طرف دیکھنے لگیں۔ ایک لڑکی بولی۔

"یہ لوگ ہمیں پھر پکڑ لیں گے۔ انہوں نے ہمارے تمام گھر والوں کو مار ڈالا ہے۔ ہم اپنے گھروں میں گئیں تو یہ وہاں بھی آ جائیں گے۔"

شکالی نے انہیں تسلی دی اور کہا۔

"فکر نہ کرو میری بہنو! تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں تمہارے بادشاہ اچھال کی بیٹی ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ تمہیں بچا کر یہاں تک لانے میں کامیاب ہو گئی ہوں۔ اب تم یہاں سے دور، پہاڑ کی دوسری جانب جھیل کے کنارے ایک خفیہ مقام پر اُس

وقت تک چھپی رہو گی جب تک کہ ہم اس آدم خور قبیلے کو ختم کر کے اس قبیلے پر قبضہ نہیں کر لیتے۔ آؤ ہمارے ساتھ۔ ہمیں صبح ہونے سے پہلے پہلے پہاڑ کی دوسری جانب پہنچنا ہے۔"

اب شکالی اِن کی راہ نمائی کر رہی تھی۔

عنبر اور کیٹی اِس کے پیچھے تھے اور اِن کے پیچھے ساٹھ ستر لڑکیوں کا جلوس ٹولیوں کی شکل میں اندھیرے پہاڑی جنگل کی چڑھائی چڑھ رہا تھا۔ شکالی نے لڑکیوں سے کہا۔

"جتنی جلدی چل سکتی ہو چلو۔ کیونکہ اگر صبح ہونے سے پہلے دشمن کو تمہارے فرار کا علم ہو گیا تو وہ خلائی ہتھیار لے کر پیچھے سے حملہ کر دیں گے اور شاید تم سب کو بچانا ہمارے لیے ناممکن ہو جائے۔"

لڑکیوں نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو شکالی۔ ہم کہیں سانس لینے کے لیے بھی نہیں رکیں گی۔"

اور لڑکیوں نے ایسا ہی کیا۔ پیچھے موت لگی ہو تو انسان کیا کچھ نہیں کرتا۔ لڑکیاں تیزی سے پہاڑ کی چڑھائی چڑھ رہی تھیں۔ آدھے گھنٹے کے اندر اندر یہ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے۔ اب ڈھلان یعنی پہاڑ کی اترائی شروع ہو گئی۔ یہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سفر آسان تھا۔ مگر اترائی اترتے وقت انہیں زیادہ وقت
لگ گیا۔

بڑی مشکل سے وہ گرتے پڑتے جھیل کے پاس آ گئے۔
شکالی انہیں لے کر جھیل کے کنارے کنارے جنوب کی
طرف چل پڑی۔ یہاں اتنے گھنے درخت تھے کہ انہیں راستہ
بنانا مشکل ہو رہا تھا۔ پھر بھی وہ آگے ہی آگے بڑھتے
چلے گئے۔ شکالی سے عنبر نے پوچھا۔

"کتنی دور رہ گئی ہے تمہاری خفیہ کمین گاہ؟"
شکالی بولی۔

"اس گھنے جنگل کے درمیان میں ہے"
شکالی نے چلتے چلتے عنبر اور کیٹی کو بتایا کہ اس جنگل کے
وسط میں اس کے باپ نے اپنے دادا کے لیے ایک مقبرہ بنایا
تھا۔ جو زمین کے اندر ہے۔ ہم ان لڑکیوں کو وہاں چھپا
کر رکھیں گے۔ کیٹی نے کہا۔

"کیا یہ مقبرہ اتنا بڑا ہے کہ اتنی ساری لڑکیاں
وہاں آ جائیں؟"
شکالی کہنے لگی۔

یہ مقبرہ زمین کے اندر کافی پھیلا ہوا ہے"
عنبر نے پوچھا۔

"ان لڑکیوں کی خوراک کا کیا بندوبست ہو گا؟"
شکالی نے کہا۔

"مقبرے کے ایک ائیر بکس میں ہنگامی صورت حال
سے نمٹنے کے لیے خوراک کی گولیوں کا بہت بڑا
ذخیرہ رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس مقبرے کو دو ایک بار
شاہی خاندان نے ایک دشمن خلائی مخلوق کے حملے
کے وقت پناہ کے طور پر استعمال کیا تھا۔ میں اپنے
خاندان کے ساتھ ہی اس مقبرے میں گئی تھی"

"یہ خوراک کی گولیاں دو سو انسانوں کے لیے ایک
ماہ تک کافی ہیں"
کیٹی نے کہا۔

"کیا خبر تمہارے والد اور اس کا مشیر بھی اسی مقبرے
میں چھپے ہوئے ہوں"
شکالی نے گہرا سانس بھر کر کہا۔

"کاش ایسا ہوتا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ اگر میرے
والد دادا کے مقبرے پر گئے ہوتے تو شاہی محل
میں ان کے کمرے کا پلنگ الٹا کر دیا گیا ہوتا۔ یہ ہمارے
خاندان کی خاص نشانی ہے کہ اگر کسی مصیبت یا گڑ
بڑ میں پھنس کر شاہی خاندان کا کوئی آدمی خفیہ مقبرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں جاتا ہے تو وہ اپنے کمرے کا پلنگ اُلٹا کر دیتا ہے تاکہ مدد کو آنے والے شاہی خاندان کے آدمیوں کو ان کا پتہ چل سکے۔ میں نے شاہی محل میں اپنے والد کے کمرے میں جاتے ہی سب سے پہلے پلنگ کو دیکھا تھا۔ وہ سیدھا پڑا تھا۔"

یہ قافلہ صبح ہوتے ہی جنگل میں خفیہ مقبرے پر پہنچ گیا۔ اس مقبرے کے اوپر ایک چھوٹا سا ٹیلہ تھا۔ اس ٹیلے میں سے ایک پوشیدہ سُرنگ نیچے مقبرے میں جاتی تھی۔ ساری کی ساری لڑکیاں، کیٹی اور عنبر جب سُرنگ میں سے گزر گئے تو شکالی نے خفیہ بٹن دبا کر سرنگ کا دروازہ بند کر دیا۔

مقبرہ اگرچہ زمین کے اندر تھا مگر کافی کھلا تھا۔ چھت بھی اونچی تھی۔ لڑکیاں تھکان سے نڈھال ہو رہی تھیں۔ شکالی نے دیوار میں بنے ہوئے ایک ہوا بند بکس میں سے خوراک کی گولیاں نکال کر سب کو کھانے کو دیں۔ گولیاں کھانے سے اِن کی بھوک اور پیاس ختم ہو گئی اور جسموں میں پھر سے طاقت آ گئی۔ اب عنبر نے اِن لڑکیوں سے کہا کہ وہ سب آرام سے رہیں۔ اس کے بعد عنبر نے شکالی اور کیٹی سے ایک میٹنگ کی اور انہیں کہا۔

"اب تم لوگوں کا میرے ساتھ جانا ٹھیک نہیں ہیں

اکیلا ہی واپس جاؤں گا۔ مجھے ناگ کا بھی کھوج لگانا ہے۔ اور شکالی کے باپ کا بھی پتہ معلوم کرنا ہے۔"

کیٹی نے کہا۔

"عنبر بھیا! اگر تمہیں شکالی کا باپ قلعے میں کہیں مل بھی گیا تو اِسے کیسے یقین آئے گا کہ تمہیں اس کی بیٹی نے بھیجا ہے؟"

شکالی نے اپنی ایک ایلومونیم کی انگوٹھی اتار کر عنبر کو دی اور کہا۔

"یہ انگوٹھی ہمارے خاندان کی خاص نشانی ہے اور میرے باپ نے مجھے خاص طور پر بنا کر دی تھی۔ یہ انگوٹھی میرے باپ کو دکھاؤ گے تو اِسے یقین آ جائے گا کہ تم اِس کے ہمدرد ہو اور تمہیں مَیں نے ہی بھیجا ہے۔"

عنبر نے انگوٹھی اپنی چھنگلی میں پہن لی۔ ایک خلائی گن اس نے شکالی اور کیٹی کے پاس ہی رہنے دی۔ ایک خلائی گن اپنے پاس رکھی اور انہیں دوبارہ مقبرے کے اندر ہی رہنے کی ہدایت کر کے زیرِ زمین مقبرے سے باہر نکل آیا۔

جنگل میں دن نکل چکا تھا۔ سورج کی روشنی اور دھوپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاروں طرف پھیلی تھی۔ عنبر نے خلائی قبیلے والوں کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ وہ اس لباس سے نجات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ شہر میں کسی مکان کے اندر جا کر کوئی دوسرا لباس تیار کر کے پہنے۔ چنانچہ وہ جھیل کے کنارے آکر شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔

شہر اسی طرح ویران پڑا تھا۔ لاشیں آہستہ آہستہ ہڈیوں کا پنجر بننے لگی تھیں۔ چوڑی گلیوں اور کشادہ بازاروں میں کوئی جانور بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ عنبر کچھ دیر ویران شہر میں پھرتا رہا۔ اتنے میں آسمان پر خدا جانے کدھر سے کالے بادل آ گئے۔ ان بادلوں نے سورج کو چھپا لیا۔ شہر پر ہلکا ہلکا اندھیرا چھا گیا۔ بادلوں میں دھیمی گرج پیدا ہونے لگی، اور پھر بارش شروع ہو گئی۔ عنبر اس سیارے سینا تھون میں پہلی بار بارش دیکھ رہا تھا۔

یہ بارش بالکل ہماری زمین کی طرح ہو رہی تھی۔ عنبر ایک گلی میں سے گزر رہا تھا۔ جس کے گھروں کے دروازے کھلے تھے اور ٹوٹا پھوٹا سامان اِدھر اُدھر بکھرا ہوا تھا۔ بارش سے بچنے کے لیے عنبر ایک مکان میں داخل ہو گیا۔ اس مکان کا کمرہ تکونا تھا۔ فرش پر سبز رنگ کا قالین سا بچھا تھا جس پر گھر کے برتن وغیرہ بکھرے ہوئے تھے۔ خلائی قبیلے والوں نے یہاں بڑی تباہی مچائی تھی۔ گلی میں بھی کئی ایک لاشوں کے پنجر ابھی تک پڑے تھے۔ مکان میں کوئی لاش نہیں تھی۔

تھوڑی دیر بعد بارش رک گئی۔ عنبر مکان سے نکل کر گلی میں آیا اور چوک کی طرف چلنے لگا۔ جونہی وہ چوک میں آیا اس پر ایک مکان کی دیوار کے پیچھے سے ایک خلائی آدمی نے فائر کر دیا۔ گن میں سے شعاع نکل کر سیدھی عنبر کے سینے پر پڑی۔

وہ ایک دھکا لگنے سے زمین پر گر پڑا۔ اِسے یقین تھا کہ وہ مر نہیں سکتا۔ عنبر مرا نہیں تھا۔ لیکن اس کی دونوں ٹانگیں آپس میں قریب آتے آتے جڑ گئیں۔ عنبر نے انہیں الگ کرنے کی بہت کوشش کی مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں بازو اوپر کو اٹھ گئے اور جسم پر سیاہ نوکیلے بال نمودار ہونے لگے۔ اس نے اپنی جگہ سے اٹھ کر دوڑنے کی کوشش کی مگر وہ ایسا نہ کر سکا۔ خلائی قبیلے والا انسان بھی دور کھڑا اسے حیرت سے تک رہا تھا۔ اس نے عنبر پر ایک اور فائر جھونک دیا۔

گن کی شعاع دوسری بار عنبر کے جسم کو لگی تو وہ انسانی قد کا سیاہ کالا بچھو بن گیا۔ اس کے بازوؤں کے اوپر دو بڑے بڑے پَر نکل آئے۔ عنبر کا ذہن بھی بچھو کا ذہن ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گیا۔ اِسے کچھ یاد نہیں رہا تھا کہ وہ عنبر ہے اور ناگ کی تلاش میں آیا ہے۔

خلائی انسان نے جب عنبر کو بچھو بنتے دیکھا تو اس کے طوطے اُڑ گئے۔ اس نے عنبر بچھو پر ایک اور فائر کر دیا۔ اس فائر کی شعاع بچھو عنبر کے جسم سے لگتے ہی واپس ہو کر خلائی انسان کے جسم میں جا کر لگی اور وہ شعلے کی طرح بھڑک کر راکھ ہو گیا۔ عنبر کے جسم پر خلائی گن کی شعاع کا کیمیاوی اثر کچھ ایسا ہوا تھا۔ کہ وہ انسان سے اُڑنے والا انسانی سائز کا بچھو بن گیا۔ تھا۔ جب بچھو بن جانے کے بعد اِس پر خلائی شعاع پھینکی گئی تو وہ اس کے جسم سے ٹکرا کر واپس خلائی انسان کے جسم سے ٹکرا کر اِسے بھسم کر گئی۔

عنبر بچھو کی دونوں ٹانگیں آپس میں جڑ کر اس کی دم بن گئی تھی۔ جس میں زہر بھرا تھا۔ وہ دیوانہ وار اپنے دونوں بازو چلا رہا تھا۔ عنبر بچھو کو خلائی انسان سے دشمنی ہو گئی۔ اس کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ زرد لباس والے خلائی انسان اس پر فائر کر کے اِسے بچھو بنایا ہے۔ وہ اپنے دشمنوں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔

عنبر بچھو یہ تو بھول گیا کہ وہ عنبر تھا اور ناگ اور شکالی

کے باپ اچھال کی کھوج میں نکلا تھا۔ اِسے یہی یاد رہا کہ زرد لباس والے خلائی انسان اِس کے دشمن ہیں۔ عنبر بچھو ویران سڑک پر آیا تو سامنے سے چار زرد لباس والے خلائی انسان نظر آئے۔ انہوں نے بھی سڑک پر ایک انسانی سائز کے خوف ناک بچھو کو دیکھا تو چاروں نے اِس پر اپنی گن سے فائر کر دیا۔ چاروں گنوں کی شعاعیں عنبر بچھو کے جسم سے ٹکرا کر واپس گولیوں کی طرح خلائی انسانوں سے ٹکرائیں اور چاروں کے چاروں شعلے بن کر بھڑک اُٹھے۔

عنبر بچھو کے منہ سے ایک ڈرا دینے والی غراہٹ کی آواز نکلی اور وہ دوسرے چوک کی طرف چلنے لگا۔ وہ سڑک پر بڑے بچھو کی طرح چل رہا تھا۔ اب ایسا ہوا تھا کہ ساری کی ساری لڑکیوں کے بھاگ جانے اور کئی پہرے داروں کی ہلاکت کے بعد قلعے کا حکمران چیف ناتھن غصے سے تھر تھرانے لگا۔ اس نے حکم دے دیا کہ شہر میں جا کر لڑکیوں کو واپس لایا جائے اور جن لوگوں نے انہیں یہاں سے بھگایا ہے۔ انہیں ہلاک کر دیا جائے۔

قلعے کے اکثر زرد لباس والے خلائی انسان شہر میں آ گئے تھے اور لڑکیوں کو ویران شہر کے مکانوں میں تلاش کر رہے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر بچھو چوک میں پہنچا تو تین خلائی انسان وہاں بھی کھڑے
ے۔ انھوں نے جو ایک بہت بڑے بچھو کو آتے دیکھا تو
برا کر اس پر فائر شروع کر دیئے۔ ان کا بھی وہی حشر
ا جو پہلے والے خلائی انسانوں کا ہوا تھا۔ تینوں خلائی انسان
بر بچھو کے جسم سے واپس لوٹتی قاتل شعاعوں کے لگنے سے
ک بھسم ہو گئے تھے۔

یوں عنبر بچھو نے سارے شہر میں گھوم پھر کر اپنے
ارے دشمنوں کو ختم کر دیا۔ اب اپنے پروں کی مدد سے
نے ہوا میں اڑنا شروع کر دیا۔ وہ شاہی محل کے
پر آگیا جو ویران پڑا تھا۔ یہ شکالی کے باپ اچھال کا
ل تھا۔ عنبر بچھو کو دو زرد لباس والے خلائی انسان محل کی
ھت پر ایک بارہ دری کی طرف جاتے دکھائی دیئے۔ عنبر
چھو اڑتے اڑتے ان کے سروں پر آگیا۔

دونوں خلائی انسانوں نے اڑنے والے بچھو کو دیکھا تو
ہشت زدہ ہو کر خلائی گنیں نکالیں اور اس پر فائر کر دیا۔
ہ فائر ان کی موت کا پیغام تھا۔ عنبر بچھو کو فائر کی شعاعیں
یں اور اس کے سیاہ بالوں والے جسم سے ٹکرا کر واپس
ونوں خلائی انسانوں کے جسموں سے واپس جا کر ٹکرائیں۔
ونوں کے جسم شعلے بن کر بھڑک اٹھے۔

عنبر بچھو نے اب سارے شہر کے اوپر اڑنا شروع
کیا۔ وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر زرد لباس والے خلائی انسانوں کو
بھسم کرنے لگا۔ اب شہر میں کوئی خلائی انسان باقی نہیں رہا
تھا۔ چیف ناتھن نے قلعے سے زرد لباس والے خلائی انسانوں
کی جتنی فوج بھیجی تھی وہ سب کی سب عنبر بچھو کے ہاتھوں
ختم ہو گئی تھی۔ عنبر بچھو اڑتا اڑتا پہاڑ کی طرف چلا۔
وہ جھیل کے اوپر سے گزر گیا۔ سامنے بہت اونچا پہاڑ تھا۔
اس پہاڑ کی دوسری طرف وادی میں خلائی قبیلے کے چیف
ناتھن کا چٹانی دیواروں میں گھرا ہوا قلعہ تھا۔ ایک خلائی
انسان نے جو عنبر بچھو سے بچ گیا تھا۔ چیف ناتھن کو قلعے
میں سگنل کر دیا تھا کہ کسی سیارے سے ایک بہت بڑا
بچھو یہاں آگیا ہے جس نے ہمارے سارے آدمیوں
کو مار ڈالا ہے۔ میں بڑی مشکل سے جان بچا سکا ہوں۔
چیف ناتھن نے اسی وقت ہنگامی حالات کا اعلان کر
دیا تھا۔

قلعے کی دیواروں کے اوپر برجوں میں جو مورچے تھے۔
وہاں چار چار خلائی پہرہ داروں کے دستے لگا دیئے تھے۔
قلعے کا بڑا دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔ چیف ناتھن خود
قلعے کی چھت پر محل کے سب سے مضبوط کمرے میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس طرح چھپ کر بیٹھ گیا تھا کہ وہ باہر کا سارا منظر دیکھ سکتا تھا مگر اِسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

جب عنبر بچھوّ قلعے کے اوپر پہنچا تو نیچے سے اس پر فائر ہوا۔

خلائی گنوں میں سے شعاعیں نکل کر عنبر بچھو کے جسم پر پڑیں۔ یہ شعاعیں عنبر بچھوّ کے نوکیلے بالوں سے ٹکرا کر واپس اِن خلائی سپاہیوں کے جسموں سے جا کر ٹکرائیں۔ جنھوں نے یہ فائر کیے تھے۔ یہ سارے کے سارے سپاہی آگ کے شعلے بن کر ختم ہو گئے۔ چیف ناتھن نے جب یہ حالت دیکھی تو اسی وقت اعلان کر دیا کہ اِس بچھوّ پر فائر نہ کیا جائے۔ عنبر بچھوّ قلعے کے اوپر دو تین چکر لگا کر نیچے محل کی چھت پر اُتر آیا۔ وہ چھت پر اِدھر اُدھر رینگنے لگا۔ پھر وہ ہوا میں اُڑتا ہوا شاہی محل کے باغ میں اُتر گیا۔

یہاں خلائی سپاہی چھپے ہوئے تھے۔ انھوں نے عنبر بچھو پر پتھروں کی بارش کر دی۔ عنبر بچھوّ کے جسم سے ٹکراتے ہی پتھروں کو آگ لگ جاتی اور وہ جل کر راکھ ہو جاتے۔ سپاہی پریشان ہو گئے۔ کیونکہ عنبر بچھو نے ان کو دیکھ لیا تھا اور اب وہ اِن پر حملہ کرنے آ رہا تھا۔ سپاہی بھاگے۔ مگر اِن میں سے دو سپاہیوں کو عنبر بچھو

اپنے بازوؤں میں جکڑ کر ڈس دیا۔ ان سپاہیوں کے جسموں میں عنبر بچھوّ کے زہر سے اتنی گرمی پیدا ہوئی کہ وہ پگھل کر بھاپ بن کر اُڑ گئے۔

اچانک عنبر بچھوّ کو ناگ کی خوشبو آئی۔ یہ خوشبو بڑی ہلکی تھی۔ عنبر کا دماغ بچھو کا دماغ تھا مگر اس میں دھندلی دھندلی سی انسانی یادداشت بھی تھی۔ ناگ کی خوشبو نے اُسے کچھ یاد کرایا۔ اِسے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ کسی دوست کی خوشبو ہے مگر یہ دوست ناگ ہے اتنا عنبر بچھو کو احساس نہیں تھا۔

وہ اپنے دوست کی خوشبو کی طرف بڑھا۔

ناگ پتھر کے عقاب کی شکل میں چیف ناتھن کے تاج پر بیٹھا تھا۔ اِسے بھی عنبر کی ہلکی ہلکی خوشبو آنے لگی تھی۔ مگر وہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ یہ تاج چیف ناتھن شاہی محل کے خفیہ کمرے میں اپنے ساتھ ہی لے گیا تھا۔ مکار عورت چھنکی بھی اِس کے پاس ہی بیٹھی تھی۔ یہ وہ چڑیل عورت تھی جو چیف ناتھن کو خاص طور پر لڑکیوں کو بھون کر پیش کیا کرتی تھی۔ عنبر بچھو کو ناگ کی اپنے کسی گمنام دوست کی خوشبو محل کے ایک کمرے سے آ رہی تھی۔ وہ اِس کمرے کی طرف بڑھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چیف ناتھن نے انسان جتنے بڑے بچھو کو اپنے شاہی محل کے خفیہ کمرے کی دیوار کی طرف آتے دیکھا تو سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس پر ہلاک کر دینے والا زہریلا مادہ پھینکا جائے۔ خلائی سپاہی اسی وقت زہریلے مادے کی پچکاریاں لے آئے اور انہوں نے دیوار کے اوپر کھڑے ہو کر عنبر بچھو پر اس کی پھوار ڈالنی شروع کر دی۔ عنبر بچھو پر زہریلے مادے کی پھوار گری تو اس نے جھنجلا کر اپنے جسم کو زور سے جھٹکا دیا۔ اپنے بالوں کو جھٹکا۔ پھر اپنی مقناطیسی نگاہیں اِن پچکاریوں پر جما دی جن سے زہریلی پھواریں نکل رہی تھیں۔

ایک دھماکے کے ساتھ اِن زہریلی پچکاریوں، اور جنہوں نے یہ پچکاریاں تھام رکھی تھیں انہیں آگ لگ گئی۔ ہر طرف شور مچ گیا۔ خلائی سپاہی ڈر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ عنبر بچھو کو ناگ کی اور ناگ کو عنبر کی دھیمی دھیمی خوشبو برابر آ رہی تھی۔ بچھو اس کمرے کی طرف بڑھا جس میں چیف ناتھن اور طوطے کی ناک والی چڑیل عورت چھنکی نے پناہ لے رکھی تھی۔ خونخوار بچھو کو اپنے محل کے کمرے کی طرف بڑھتے دیکھ کر چیف ناتھن نے دیوار کا بٹن دبایا اور اس کے شگاف میں اتر گیا۔ دوسری طرف جاتے ہی اس نے بٹن دبا کر دروازہ بند کر دیا۔

چڑیل عورت چھنکی چیختی چلاتی ہی رہ گئی۔ چیف ناتھن اِسے اپنے ساتھ نہیں لے گیا تھا۔ اب وہ کمرے میں اکیلی تھی۔ اور موت بچھو کی شکل میں اس کے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس نے کئی معصوم لڑکیوں کا خون کیا تھا۔ اب قدرت اس سے اس کے ظلم کا بدلہ لینے والی تھی۔

عنبر بچھو کو اسی کمرے سے ناگ کی خوشبو آ رہی تھی جو اب اور زیادہ مدھم پڑ گئی تھی۔ بچھو نے کمرے کے دروازے پر اپنے دونوں آگے سے مڑے ہوئے ہاتھی کی سونڈ جیسے ہاتھ زور سے مارے۔ دروازہ ٹوٹ کر اندر کی جانب گر پڑا۔ اس کے سامنے طوطے کی ناک والی چھنکی کھڑی تھی۔ چھنکی نے خنجر اُٹھا لیا تھا اور عنبر بچھو کو ہلاک کرنے کے لیے بالکل تیار کھڑی تھی۔

عنبر بچھو کے منہ سے سفید رنگ کی ایک پتلی سی تار نکل کر چڑیل عورت کے جسم پر پڑی اور اس تار نے مکڑی کے جالے کی طرح ظالم عورت کو لپیٹنا شروع کر دیا۔ چھنکی کی چیخوں سے کمرہ گونج اُٹھا۔ عنبر بچھو کو کچھ خبر نہیں تھی کہ یہ عورت کون ہے اِسے صرف اتنا معلوم تھا کہ اس عورت کے ہاتھ میں خنجر تھا اور وہ اُسے ہلاک کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جب چڑیل کا سارا جسم بچھو کے منہ سے نکلنے والی تار میں لپٹ گیا تو عنبر بچھو اس کی طرف بڑھا۔ چڑیل عورت بے بس ہو کر فرش پر پڑی تھی۔ بچھو اس کے پاس آکر اس پر جھک گیا۔ بچھو کا زہریلا سانس چڑیل عورت کے منہ سے ٹکرایا تو اس کے چہرے کا رنگ سانس کی گرمی اور زہر سے کالا پڑ گیا۔ عنبر بچھو نے گھوم کر اپنی دُم سے چڑیل عورت کو ڈس دیا۔ ڈستے ہی چڑیل عورت کے جسم سے بھاپ اٹھنی شروع ہو گئی اور دیکھتے دیکھتے وہ سارے کی ساری بھاپ بن کر غائب ہو گئی۔

ظلم اپنے انجام کو پہنچ گیا تھا۔ سچ ہے جو کسی پر ظلم کرتا ہے۔ قدرت اسے کبھی معاف نہیں کرتی۔ اسے ایک نہ ایک دن اس ظلم کی سزا مل کر رہتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم کسی پر ظلم نہ کریں۔ ایک دوسرے سے پیار و محبت کا سلوک کریں اور امن و سلامتی سے رہیں۔

عنبر بچھو نے دیوار کو سونگھا۔
(ناگ کی) اس کے دوست کی خوشبو اسی دیوار کی دوسری طرف سے آ رہی تھی۔ عنبر بچھو نے پیچھے ہٹ کر دیوار کو زور سے ٹکر ماری۔ دیوار دوسری طرف نیچے اترتی سیڑھیوں پر گر پڑی۔ عنبر بچھو چھلانگ لگا گیا۔ سیڑھیوں کی دوسری

طرف پہاڑیوں کے درمیان ایک گہرا تنگ راستہ ایک وادی کی طرف چلا گیا تھا۔ عنبر بچھو یہاں ہوا میں اوپر اٹھا اور اڑتا ہوا گہری گھاٹی کے اوپر سے گزر کر پہاڑی کی دوسری طرف وادی میں آ گیا۔ یہاں عنبر بچھو نے دیکھا کہ ایک آدمی جس نے سر پر سیاہ عقاب والا تاج پہن رکھا ہے ایک شیشے کی بلبلہ نما گاڑی میں بیٹھا بڑی تیز رفتاری سے چلا جا رہا ہے۔ گاڑی زمین سے ایک فٹ بلند ہو کر اُڑ رہی تھی۔ عنبر بچھو کو اس گاڑی میں سے اپنے دوست ناگ کی خوشبو آ رہی تھی اس نے غوطہ لگایا اور گاڑی کے بُلبلے کے اوپر آ گیا۔

اس گاڑی میں چیف ناتھن بیٹھا اسے چلا رہا تھا۔ وہ قلعے سے ایک محفوظ مقام کی طرف فرار ہو رہا تھا۔ اس نے بہت بڑے اُڑن بچھو کو اپنی گاڑی کے اوپر دیکھا تو گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔ وہ بچھو پر فائر کر کے خود آگ کے شعلوں میں بھسم نہیں ہونا چاہتا تھا۔ اس نے کئی سپاہیوں کو اسی طرح ہلاک ہوتے دیکھ لیا تھا۔ گاڑی کی رفتار اتنی تیز ہو گئی کہ وہ زمین سے پانچ فٹ بلند ہو کر ہوا میں اُڑنے لگی۔

عنبر بچھو کا وہ مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ بچھو ایک چکر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگا کر گاڑی کے سامنے آ گیا۔ نیچے ہو کر اس نے گاڑی کو ٹکر مار دی۔ گاڑی کا ببلہ پھٹ گیا اور گاڑی اُلٹ گئی۔ چیف ناتھن اُچھل کر باہر گرا۔ اس کا تاج بھی دُور جا پڑا۔ سیاہ عقاب کا بت تاج سے الگ ہو کر زمین پر اوندھے منہ پڑ گیا۔

عنبر بچھو کو اسی سیاہ عقاب میں سے ناگ کی خوشبو آتی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ سیاہ عقاب کے قریب آیا تو چیف ناتھن نے گھبراہٹ میں اپنی جان بچانے کے لیے عنبر بچھو پر بے اختیار فائر کر دیا۔ یہ فائر اس کی اپنی موت کا فائر تھا۔ خلائی گن کی شعاع بچھو کے بالوں سے ٹکرا کر واپس چیف ناتھن کے جسم سے ٹکرائی اور وہ شعلے کی طرح بھڑک کر بھسم ہو گیا۔

عنبر بچھو زمین پر رینگتا ہوا سیاہ شیشے کے عقاب کے پاس آ گیا۔ اس عقاب میں سے اُسے اپنے کسی دوست کی خوشبو آ رہی تھی۔ ناگ بھی عقاب کی شکل میں اپنی آنکھوں سے اِسے دیکھ رہا تھا۔ ناگ کو بھی اس بچھو میں سے عنبر کی خوشبو آ رہی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عنبر پر کوئی حادثہ گزرا ہے۔ مگر نہ ناگ اس سے کوئی بات کرنے کے قابل تھا اور نہ عنبر ہی ناگ سے کچھ پوچھ سکتا تھا۔ بلکہ عنبر تو ناگ کو پہچان بھی نہیں رہا تھا۔ وہ تو محض اس لیے اس کے پاس آ گیا تھا کہ اسے سیاہ شیشے کے عقاب میں سے دوستانہ

خوشبو آ رہی تھی۔ اس کی حالت بالکل اس جانور کی طرح تھی جو اپنے مالک یا اپنے کسی ہمدرد محبت کرنے والے کی بُو محسوس کر کے اس کے پاس آ جاتا ہے اور اِسے کچھ نہیں کہتا۔ عنبر بچھو نے ناگ عقاب کو اپنے دونوں اگلے مڑے ہوئے ہاتھوں سے زمین پر سے اُٹھایا اور اپنے سر پر رکھ کر ہوا میں اُڑ گیا۔

ناگ کا دماغ پورا کام کر رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ عنبر کی یادداشت گم ہو چکی ہے اور وہ اُسے نہیں پہچان رہا۔ محض اس کی خوشبو کو محسوس کر رہا ہے۔ ناگ بھی کوئی حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ اپنی جُون بھی نہیں بدل سکتا تھا۔ عنبر سے کوئی بات بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اِسے پھر سے انسانی شکل میں بھی نہیں لا سکتا تھا۔ ناگ کو کیٹی اور شکالی کا خیال آنے لگا کہ اگر عنبر بچھو بن گیا ہے تو ضرور اِن دونوں پر کوئی مصیبت آن پڑی ہو گی۔ وہ نہ جانے کس حالت میں کہاں ہوں گی۔ ناگ انہیں پہاڑ کی چوٹی پر چھوڑ کر گیا تھا کہ خود مشکل میں گرفتار ہو گیا۔

عنبر بچھو ناگ عقاب کو لے کر ہوا میں اُڑا جا رہا تھا۔ جب وہ جھیل کے اوپر پہنچا تو اِسے پانی کی سطح میں سے کوئی شے اُبھر کر باہر نکلتی نظر آئی۔ یہ ایک سفید ببلہ سا تھا جس کے اوپر ایک لمبی نکی لگی ہوئی تھی۔ عنبر بچھو نے اِسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غور سے دیکھا اور اس کے اوپر چکر لگانے لگا۔ عنبر کو بچھو بننے کے بعد یہ بھی یاد نہیں رہا تھا کہ وہ ثنکالی اور کیٹی کو لڑکیوں کے ساتھ پہاڑیوں کے درمیان ثنکالی کے دادا کے زیرِ زمین مقبرے میں چھوڑ آیا ہے۔

جھیل کے پانی میں سے باہر کو نکلے ہوئے بلبلے کی نلکی نے دائیں بائیں گردش کرنا شروع کیا۔ عنبر بچھو ہوا میں اوپر ہو گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد بلبلہ اوپر کو ابھرنے لگا۔ پھر ایک بند آبدوز کشتی پانی کی سطح پر آگئی۔ یہ چاندی کی طرح چمک رہی تھی۔ عنبر بچھو اس کا پتہ چلانے کے لیے اس پر اترنے لگا۔ تو آبدوز کشتی جلدی سے پانی کے اندر ڈبکی لگا گئی۔ عنبر بچھو بھی اس کے ساتھ ہی پانی میں اتر گیا۔ ناگ عقاب بھی اس کے ساتھ ہی تھا۔

جھیل کے پانی میں آبدوز ایک طرف تیرتی چلی رہی تھی۔ عنبر بچھو اس کے اوپر چپٹا ہوا تھا۔ آبدوز میں سے کسی نے اس پر فائر نہیں کیا تھا۔ آبدوز کشتی جھیل کے اندر ایک غار میں داخل ہو گئی۔ غار میں ایک جگہ کشتی رک گئی۔ عنبر بچھو نے دیکھا کہ غار کے اوپر آتش فشاں پہاڑ کی طرح ایک چوڑا سوراخ چوٹی تک چلا گیا تھا۔ عنبر اڑتا ہوا اس سوراخ میں بلند ہوتا پہاڑ کی چوٹی پر آگیا۔ یہ پہاڑ جھیل کے باہر نکلا ہوا تھا۔ اس

کے چاروں طرف جھیل کا پانی پھیلا تھا۔ عنبر بچھو وہیں پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھ گیا۔ ناگ عقاب کو اس نے سر پر سے اتار کر اپنے سامنے رکھ لیا۔

تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ دو آدمی جنہوں نے لمبے لمبے چغے پہنے ہوئے تھے پہاڑ کے سوراخ کی سیڑھی چڑھ کر اوپر آئے۔ انہوں نے بچھو کو دیکھا تو ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ ان کے ہاتھوں میں خلائی گنیں تھیں۔ بچھو کو سخت غصہ آ گیا۔ وہ خلائی گن کو اپنا دشمن سمجھتا تھا۔ وہ پھنکارا۔ ایک آدمی فائر کرنے ہی والا تھا کہ دوسرے نے اسے فوراً روک دیا۔

"ٹھہرو۔"

پھر اس نے حیرانی سے کہا۔

"اس بچھو کے ہاتھ میں میری بیٹی کی انگوٹھی ہے۔"

آپ کو یاد ہوگا کہ جب عنبر زیرِ زمین مقبرے سے چلنے لگا تھا تو ثنکالی نے اسے اپنی انگلی سے انگوٹھی اتار کر دی تھی۔ کہ یہ میرے باپ کی دی ہوئی ہے۔ اس انگوٹھی سے وہ تمہیں پہچان لے گا کہ تم اس کے دوست ہو اور میں نے تمہیں بھیجا ہے۔ یہ انگوٹھی بچھو بننے کے بعد بھی عنبر کی انگلی میں پڑی رہی تھی۔ ان آبدوز والے دو آدمیوں میں سے ایک سیاتھون سیارے کا حکمران اور ثنکالی کا مغرور باپ اچھال تھا اور دوسرا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کا مشیر ڈلانگ تھا۔ یہ دونوں خلائی قبیلے کے حملے کے بعد اس آبدوز میں بیٹھ کر یہاں آکر چھپ گئے تھے۔ اب جو اچھال نے بچھو کے ہاتھ میں اپنی بیٹی کی انگوٹھی دیکھی تو دنگ سا ہو کر رہ گیا۔ عنبر بچھو بھی اچھال کی طرف دیکھ رہا تھا کہ اس نے حملہ نہیں کیا تھا۔ اچھال نے بلند آواز میں عنبر بچھو سے پوچھا۔

"تم اصل میں کون ہو؟"

○

اس کے بعد کے سنسنی خیز حالات اور عنبر بچھو اور ناگ عقاب کے رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات عنبر ناگ ماریا کی واپسی کی قسط نمبر ۱۰۴ میں پڑھیے جس کا نام "خلائی کمرہ" ہے۔

○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

میرے نام

پیارے انکل خوش رہیں یونہی سدا کہانیاں اچھی لکھیں

السلام علیکم۔

انکل کہانی بہت دیر بعد ملی "عنبر ہوشیار" بہت مزے دار اور لطف اندوز تھی اب انکل اگر عنبر ناگ ماریا کیٹی کا سفر "خلاء" میں شروع ہو گیا تو بڑا مزا آئے گا۔ انکل بے فکر رہیں میں اپنی پڑھائی سے غافل نہیں رہوں گی۔ انکل نہ میں عنبر ناگ کی کہانیاں چھوڑ سکتی ہوں اور نہ ہی پڑھائی۔ انکل میں نے اس امتحان میں تینوں سیکشنوں میں اوّل پوزیشن لی ہے اور ۵۵۰ میں سے ۴۳۸ نمبر حاصل کیے ہیں اور انشاء اللہ ایک دن لائق بن کر ملک اور قوم کی خدمت کروں گی انشاءاللہ اور اللہ کرے آپ بھی یونہی عنبر ناگ کی قسطیں لکھتے رہیں۔ (آمین)

فقط زوبیہ احسان بٹ

پیارے انکل اے حمید السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ کیونکہ آپ کے ساتھ آپ کے لاکھوں پڑھنے والوں کی دعائیں ہر وقت شامل رہتی ہیں۔ اس مہنگائی کے زمانے میں کسی کو یہ پتہ چل جائے کہ اس کی یہ چیز عوام میں مقبول ہو رہی ہے تو وہ اس کتاب یا اس سلسلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی قیمت کو آہستہ آہستہ اوپر اٹھائے گا۔ یعنی پہلے ۵ روپے پھر ۸ روپے پھر ۱۲ روپے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے جو یہ جانتے ہیں کہ آپ کی یہ داستان (عنبر ناگ ماریا) کتنی مقبول ہو رہی ہے پھر بھی اپنی کتاب کی قیمت میں تھوڑا بہت فرق بھی نہیں کیا ہے یعنی (۵/-)، اس سے آپ کی ذہنی کیفیت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ان لوگوں کی فہرست میں شامل نہیں ہیں اور یہی آپ کی مقبولیت کا سب سے بڑا راز ہے۔

بعض مصنفین حضرات اپنی ناولوں کو خاص طور پر بچوں وغیرہ کو اپنی طرف راغب کرنے کے لیے اپنی کہانیوں میں عریانیت، جاسوسی اور تخریب کاری کے نئے نئے اور جدید طریقوں سے روشناس کراتے ہیں کہ جن کو پڑھ کر بچے وغیرہ ان غلط طریقوں پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو کہ مصنف نے بڑی آسانی سے اپنی ناول میں لکھ دیا ہے۔

خیر پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی کہ جس طرح ہر دور میں اچھے اور برے دونوں ہی ساتھ رہے ہیں۔ بعض ان میں اچھے مصنفین ہیں جو کہ بہت اچھا لکھتے ہیں کہ جن کا نام لوگ عزت سے لیتے ہیں۔ آپ بھی انہی اچھے لوگوں کی فہرست میں شامل ہیں۔ یہ میں آپ کو صرف چڑھا نہیں رہا بلکہ سچائی بتا رہا ہوں۔ کہ واقعی آپ کی کہانیوں میں ایک اچھا ادب پڑھنے والا اپنے پسند کی ہر چیز تلاش کر سکتا ہے۔

آپ کو ملک بھر میں جو مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی ہے وہ صرف اور صرف آپ کی محنت اور اللہ کی رحمت کا نتیجہ ہے اور کچھ نہیں۔

(عنبر ناگ ماریا) کی داستان بہت خوب اور بہترین انداز میں اپنے سفر کی طرف رواں دواں ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے دوسرے سائنس فکشن وغیرہ کے ناول میں بڑی ہی دلچسپی سے پڑھتا ہوں کیونکہ جب بھی میں آپ کی کوئی کہانی ختم کرتا ہوں مجھے یہ احساس نہیں ہوتا کہ میں نے یہ ایک یا دو گھنٹے بیکار چیز میں برباد کیے ہیں۔ بلکہ ان ایک دو گھنٹوں میں اپنی معلومات میں اضافہ ہوتے ہوئے محسوس کرتا ہوں۔

میری تو یہی خواہش ہے کہ آپ اسی طرح لکھتے رہیں اور ہم اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ آپ کی تاریخی اور سائنٹیفک کہانیوں سے کچھ نہ کچھ ضرور حاصل کرتے رہیں۔ شکریہ

فقط آپ کا پرستار اور ملنے کا متمنی سید سلمان سلیم

۸/۲۷۹ عزیز آباد، فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸۔

ڈیئر انکل اے حمید آداب

ہم عنبر ناگ ماریا سیریز بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ ہمیں یہ سلسلہ بہت پسند ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہم بھی انکل عنبر، انکل ناگ کے دور میں پہنچے ہوئے ہوں شاید آپ یقین نہ کریں۔ انکل کیا یہ فرضی کردار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیں یا حقیقت میں ایسا ہے کیونکہ اسی بات پر ہم لوگوں کی بحث ہوتی ہے ہم کہتے ہیں کہ یہ حقیقی کردار ہیں جبکہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ فرضی کردار ہیں۔

انکل اگر یہ حقیقی کردار ہیں تو ہمیں ان سے ضرور ملوائیں کیونکہ ہمیں عنبر ناگ ماریا سے ملنے کا بہت شوق ہے۔ اور ہمیں اُن کی مدد کی سخت ضرورت ہے کیونکہ وہی ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ اُمید ہے آپ ہماری یہ خواہش ضرور پوری کریں گے۔ خدا حافظ زاہد عباس انیس معرفت

مسٹر جاوید مکان ۲۵۴-E چوک شیر پلاؤ بھٹہ منڈی روڈ مقام حیات سرگودھا۔

ڈیئر انکل اے حمید صاحب السلام علیکم

انکل میں آپ سے چند باتیں پوچھنا چاہتا ہوں اُمید ہے آپ جواب ضرور دیں گے مگر پھر سوچتا ہوں آپ جیسے مصروف انسان کے پاس اس بے مقصد خط کے لیے کیا ٹائم ہو گا مگر پھر بھی اللہ کے بھروسے پر خط لکھ رہا ہوں اور آپ نے خود ہمیں اپنی ناولوں میں یہ تعلیم دی ہے کہ مایوسی کفر ہے۔

سوال:- کیا ناگ عنبر ماریا کے کردار سچے ہیں اور کیا واقعی یہ سچی داستان ہے۔ انکل آپ اس سوال کا مفصل جواب دے کر شکریے کا موقع دیجئے۔ یقین کریں لائبریری کے تمام ممبران پوچھتے ہیں کہ کیا واقعی عنبر ابھی تک زندہ ہے کیا ناگ اور ماریا اب بھی دنیا میں موجود ہیں پلیز انکل آپ جواب ضرور دیجئے گا۔ پھر میں آپ کے جواب کو لائبریری میں فوٹو سٹیٹ کروا کر چسپاں کر دوں گا۔ انکل آپ جب بھی کراچی آئیں تو مجھے مطلع کر دیجئے گا اور میری لائبریری پر ضرور آئیے گا۔ خدا حافظ

محمد اظہار الحسن۔ شمع لائبریری بازار گولیمار نمبر ۲۔ کراچی ۱۸

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

۱۰۱ خلائی جہاز کی ممی ۴/۵۰
۱۰۲ غیبی خلائی شیطان ۴/۵۰
۱۰۳ ماریا دوزخ میں ۴/۵۰
۱۰۴ خلائی کمرہ ۴/۵۰

عنبر ناگ ماریا اور کیپٹن خلادمیتر

اے حمید

اقرأ

نیا مکتبہ اقرأ
۱۴- بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور۔۸

نیا مکتبہ اقرأ

۱۸/-